نصر من اللہ و فتح قریب

رسالہ الحقیدین محرر المستلسیہ ۱۲

در مطبع فتح الاخبار باہتمام محمد عثمان خان طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد بندہ
گنہگار امیدوار رحمت پروردگار اغنی بندہ خدا اور امت محمد مصطفی اور معتقد
ومحب اہل بیت واصحاب مجتبی مخصوص بالابتدا والاقتدا مرید جناب مفسر ومحدث
فخر ولایت ہندوستان مستند فضلاء جہان سالک مسالک صراط مستقیم عارف
معارف رضای رحیم زبدہ اہل دانش وتحقیق خلاصہ ارباب تدقیق وتصدیق سیاح امواج
علم الیقین محیط اعظم وحدت متین حضرت پیر ومرشد برحق یگانہ مطلق مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز مصلح الدین متوطن شہر بریلی خدمت
مسلمانان ہندوستان میں عرض کرتا ہی کہ اس عاصی کو بالفعل اتفاق
مطالعہ کتاب مستطاب تحفہ اثنا عشریہ دربیان حقایق وبطلان مذہب شیعہ
ہوا فی الحقیقت جو اس کتاب متبرک کو دیکھی اور ہدایت الہی مددگار ہو

تو بہت خلق گرداب ضلالت سی نکلی اور راہ صراط مستقیم کی پکڑی لیکن کتاب موصوف
نہایت مبسوط اور زبان فصیح مین ہی اور کم استعداد لوگ خصوص اس زمانہ مین اگرچہ
چرچا اردو زبان کا بہت ہوا ہی اسکی مطالعہ سی معذور ہین اسواسطی اس حقیر نی
تھوڑی سی باتین کتاب مذکور سی استنباط کر کی اور چند امر کتب تواریخ مثل
خلاصۃ الاخبار و روضۃ الصفا و حدیقۃ الاقالیم سی کہ بعض مخاصم جناب انکو معتمد
سمجھتی ہین اور بعض تصنیف علمای شیعہ ہین مع چند اشعار کی کتاب منطق الطیر سی لکھا ہی
اور اس رسالہ کا تحفۃ المسلمین رکھا ہی اور التماس ناظران ان اوراق سی یہہ ہی
کہ اس عاصی کو دعاء خیر سی یاد فرماوین اور ترتیب اس رسالہ کی اوپر چند
اذکار اور ایک خاتمہ کی ہی تاریخ نہم شہر محرم الحرام [illegible] ہجری قدسی کو ہوا
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ذکر اول در کیفیت پیدایش
مذہب شیعہ اب اول حال پیدایش مذہب شیعہ کا لکھا جاتا ہی کہ دیکھنی
والونکو اصلیت اسکی معلوم ہو واضح ہو کہ جب سی مذہب شیعہ نی نشو ونما پایا ہی
اسنی بہت رنگ گرگٹ کیسی ہر وقت مین بدلی ہین اور جو بانی مبانی اس
مذہب کی گذری ہین انہون نی ہر ایک وقت کی مناسب ایک مذہب نیا تراشا ہی
تفصیل اسکی یہہ ہی کہ عہد خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم مین فتح کثیر ملک
کفار یہود و مجوس و بت پرستان وغیرہ عنایت ایزدی سی بدست صحابہ
کرام و تابعین عظام واقع ہوی اور قتل اور قید ہونا سبب انکی

کی ہوئی اور ریاست جن کی تھی نہایت دولت کو غارت کی ہوئی کفار نے عہد خلیفہ اول
و دوم میں براہ غیرت بہت کوشش ہمیشہ جدال و قتال کی کرتے لیکن کچھ
پیش نہ گئی لاعلاج ہوکر جب اس طرح گذارہ نہ دیکھا کہ گویا اسلام کی ہوئی اور اپنی
انکو بظاہر شمار مسلمانان میں داخل کیا اور در پردہ براہ خباثت النفس درپی بجھانی
نور اسلام کی رہی اور برسوں دن انہوں نے کوشش بلیغ کرتی رہی کہ کسی طور سے
فرقہ مسلمانان میں فتنہ و فساد و بغض و عناد پیدا ہو اور تدبیر اسکی درپی ہوتی
رہی انہیں میں عبد اللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی ایک شخص شریر النفس تھا کہ اسنی
کتابیں سلف کی بہت پڑھی تھیں اور آدمی با علم اور فتنہ انگیزی میں سخت
کار اور گرم سرد زمانہ کی دیکھی ہوئی یعنی گربہ باران دیدہ تھا حضرت
عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں اگرچہ مسلمان ہو گیا تھا کہ حضرت
عثمان اسکو اچھی طرح رکھیں لیکن حضرت نے جیسا کہ وہ چاہتا تھا التفات
اور عمل نہ فرمایا اس سبب سے عبد اللہ نے ہر جگہ غیبت حضرت عثمان کی
بیان کرنی لگا یہ خبر خلیفہ کو پہونچی آپ نے اوس یہودی کو شہر سے
نکلوا دیا بعد اسکی ابن سبا نکو شہر مصر میں گیا بہت خلقت نے اسکا علم
اور بظاہر مسلمان دیکھ کر اسکی ساتھ اتفاق کیا اور بزرگی اسکی کرنی
لگی جب اسنی دیکھا کہ لوگ بابت اسکی اعتقاد سی رکھنی لگی ایک مذہب بنا
کھڑا کیا کہ نصاری کہتی ہیں کہ عیسی پھر اس جہان میں آوینگی مسلمان

زیا

زیادہ تر مستحق ہین کہین کہ محمد پہر آوینگی ایک گروہ کثیر نی نصیحت اسکی مانی جب
یہہ بات بہی مستحکم ہوی تب کہنی لگا کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر تہے ہر ایک پیغمبر کے
وزیر تہی ہمارے پیغمبر کے وزیر علی تہی اور حق خلافت اونکا تہا عثمان نے لیا تہہ جور و ستم
کی لیلیا چنانچہ عبدالرحمن بن عوف نے ہاتہہ علی کا پکڑا کہ ساتہہ اونکی بیعت
کری عمرو بن العاص نے اوسکو سبکا کو بیعت عثمان سی کرائی اور عثمان نے
خلافت ناحق لی جب یہہ دونو باتین مردمانکی دلمین قایم ہوئین کہا امر بالمعروف
کرنا فرض ہی بموجب حکم خدا عزوجل اور ہم ابہی ساتہہ عثمان کی کچہہ نہین کر سکتی
لیکن حکم اوسکا اور کارداران اوسکا نکرین اور جو ظلم انکا اپنی آپ سی باز رکہین
اور واضح ہو کہ یہان سی تقیہ شروع ہوا اور یہہ سنا جا کہ ایسی ایسی باتین
بیان کرکی لوگونکو اوپر قتل عثمان کی دلیر کری مردمان کو یہہ مذہب خوش
آیا اور یہہ تشریف لائی جناب محمد رسول اللہ کی دنیا مین مقرر ہوی اور حضرت
عثمان کو کافر کہنا شروع کیا اور یہہ باتین پوشیدہ رکہتی تہی غرض اس
مین ہم اتفاق اور لوگونکی امر معروف کرنی پہر سب کارداران کی سب خلقت
متفق ہوگئے کہ حضرت عثمان کو خلافت سی خارج کرکی دوسری کو خلیفہ کرین
حضرت عثمان کو بہی خبر پہونچی کہ مردمان شہر مین جمع ہوتی ہین اور آپ کو
خارج کرنی خلافت سی رکہتی ہین اس حیص بیص مین ہا جو مقدمہ اصلاح پر آیا تہا
ابن سبا اور صحابہ ربیع سکی ساتہہ کلمات درشت انکو اور احتمال خیانت امیر

سی برہم کرتی تہی اُسمین نقش مراد اُسکی ایمان کا درست ہوا کہ اوباش مصری خلیفہ
ثالث کو شہید کیا اور خلافت خاتم الخلفا امیر المومنین علی مرتضی قایم ہوئی ہمرہان
نی خوف کیا کہ یہہ کام اسلام کا برقرار رہا اور جہاد جاری ہوا اور یہہ فرقہ مدینہ
منورہ مین پہونچ گیا تہا کہ شہادت خلیفہ ثالث واقع ہوئی اُس فرقی نی اپنی کیلکو محبین
و مخلصین آپکا یعنی جناب مرتضوی کا ظاہر کیا اور لقب اپنا شیعہ علی یعنی گروہ علی
مشہور کیا اور اس سبب سے انکو کمال خوشی حاصل ہوا اور رچا تہا جو فتنہ و فساد کہ سالہا
سال سی تیار کیے تہی اور براہ خباثت اُنکی دلونمین پوشیدہ تہی اونکو بی دغدغہ
ظاہر کرین پس اُس نابکار یہودی نی ہر یک فرقہ کو بطور علیحدہ فریب دینا
شروع کیا اور جیسی جسکی استعداد دیکہی ویسا اوسکو بہکایا یعنی سبق دیا اول
اظہار کمال محبت خاندان نبوی کرکی ہر یک کو ترغیب و تحریص اوپر محبت اہل
بیت کی کرنی لگا اور میل کرنا بطرف مخالفان اہل بیت کی بیان کیا
یہہ بات مقبول ہر خاص و عام اہل اسلام کے ہوا اس سبب سی لوگونکو اونکو اعتقاد
اور نصیحت و خیر خواہی اُس منافق گندم نما جو فروش کی ہوا جب یہودی نی لوگون
کی ایک جماعت کو اس امر میں گرفتار کر لیا اور مجمع کو تلقین کیا کہ جناب مرتضوی
بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم افضل مردم و قرابتی یعنی داماد و وصی
و برادر انکی ہین اور آیات کلام مجید جو بیچ فضایل جناب حضرت مرتضی کی ہین اور
جو حدیث بیچ مناقب حضرت امیر کی تہین اونکو باتین اپنی طرف سی

ملا کر منتشر کیا جس وقت دیکھا کہ شاگرد اوسکے یعنی چیلے ساتھ تفضیل جناب مرتضوی کے
اوپر تمام صحابہ کے قائل ہوئے اور یہ بات انکے ذہن میں مستحکم ہوئی ایک جماعت
جو خاص حبشی اور نسبتی ایک بہودیا کہا کہ جناب مرتضوی وصی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تھے پیغمبر نے اونکو بموجب حکم کلام مجید انما ولیکم اللہ ورسولہ خلیفہ
کیا لیکن صحابہ نے نہایت غلبہ و مکر کرکے وصیت پیغمبر کو ضائع کیا اور اطاعت
خدا و رسول خدا کی و حق مرتضی علی تلف کیا اور واسطے طمع دنیا کے دین سے
پھر گئے اور منازعت میں جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کو خلیفہ اول
سے فدک ہوا تھا اور آخر بصلح و صفا ملا دست ہو گئے آمیز کرکے ہر ایک شخص کو
بہت نصیحت کی کہ اس بھید کو کسو پر ظاہر نکریا اور جو لوگو یعنی تمہارے
اسحاب میں گفتگو ہو تو میرا نام نہ لینا اور بلکہ مجھکو برا کہنا اور مجھ سے تبرا اور
بیزاری بیان کرنا کسو واسطے کہ غرض میری اس بیان سے بیان حق ہے
و اظہار واقع ہے نام و نشان میرا لیکن گفت و شنود ان مقدمات کی و برا کہنا
و طعن صحابہ کرام بیچ لشکریان حضرت امیر جاری ہوا اور لڑائی جھگڑے
آپسمیں ہونے لگے آخر جناب حضرت امیر علی نے بر ملا خطبہ فرمایا اور اس گروہ
سے بیزاری اور تبرا ظاہر کیا اور بعض کو بوعید ضرب تہدید فرمائے
عبد اللہ بن سبا شیطان نے جو دیکھا کہ تیر اوسکا نشانہ پر بیٹھا ارادہ فتنہ
و فساد جو مقصود تھا عقیدہ اہل اسلام میں داخل ہوا آپسمیں لڑائی

جهگڑه هونی لگا ایک گروه که جو بهت خاص تها گوشه مین لیجاکر اول عهد و پیمان
قسم لیکر کها که جناب مرتضی سی جو باتین ظاهر هوتی هین مقدور بشر کا نهین هے جیسے معجزه
خوارق عادات و اخبار غیب و زنده کرنا مرده کا اور بیان کرنا حقایق الهیه کا اور
حساب باریک و جواب بنافی الفور و بلاغت عبارت و فصاحت لفظونکی اور زهد و تقوی و شجاعت
زیاده حد سے اور طاقت ایسی که جهان کی لوگون نے دیکهی نه سنی کچهه جانتی هو که
یهه سب باتین کهان سے هین سب نے عاجز هوکر انکار کیا پهر اوسنے عهد و پیمان جدید لیکر
کها که یهه سب خواص الله هونیکے هین که لاهوت نے جلوه کسوت ناسوت مین فرمایا هے
اور بعض کلمات انکو که بیچ حالت غلبه حال که اولیا الله کو هوتا هے مثل * انا حی لا یموت
* وانا باعث من فی القبور * وانا مقیم القیامة * ایسی هوتی تهی دلیل اس قول کی
انهی کی گردانی آخر یهه خبر بهی جناب مرتضی کو پهونچی آپ نے اوس گروه کو
مع ابن سبا یهودی تهدید جلا دینی بیچ آگ کی فرمائی اور توبه کرائی اور جلاوطن
فرمایا یهه مردود ابن سبا یهودی بقول شخصی طبیعت خناسی کی لیکر موجود هوے
کی هرگز اعتبار * جو که مائی هین ملی تو بهی لهو هتی هی * جهان گیا یهی باعث
خبیث کرتا رها اور شاگرد اپنی آذربیجان و عراق مین منتشر کئی اور جناب
حضرت امیر کو بسبب پیش هونی لڑائی اشقیا اهل شام اور مقدمات خلافت
سے فرصت نه تهی جو آپ متوجه حال اس فرقه مردود کی هوتی لیکن بایان
جناب منصوص کے چار فرقه هوے اول فرقه شیعه اولی و شیعه مخلصین بالکه پیشوا

اہل سنت وجماعت کی ہین اور جناب مرتضوی نی خطبونمین مدح اس فرقہ کی فرمائی ہی اور رئیس اونکی پسند فرمائی اور تین فرقہ وسوسہ اس دجال صورت شیطان اور سیرت یہود یعنی عبد اللہ بن سبا سی پیدا ہوئی اول فرقہ تفضیلیہ کہ جناب مرتضوی کو اوپر کل صحابہ کی تفضیل دیتی تہی اور یہہ فرقہ ادنا شاگرد عبد اللہ بن سبا کا تہا اور جناب امیر نی انکی حق مین تہدید فرمائی کہ جو کوئی مجہکو شیخین پر فضیلت دیگا اسی کو حد مفتری لگین گی دوسری فرقہ سبیہ کہ اونکو تبرائیہ کہتی ہین کل صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو ظالم و غاصب بلکہ کافر و منافق جانتی ہین اور یہہ گروہ اوسط شاگرد اوس ابن سبا خبیث کا ہی تیسری فرقہ شیعہ غلاۃ کہ سب مین بڑی شاگرد اوس مردود ازلی کی ہین جناب مرتضوی کو خدا کہتی ہین جو بعضی لوگون نی اونکو قایل یعنی تقریر مین مات کیا کہ جناب مرتضوی مین آثار بشریت کی کہ خلاف آثار الٰہیت ہونگی موجود ہین تب بعضے اونمین سی اللہ کہنی سی پہری اور کہنی لگی اللہ جلشانہ نی معاذ اللہ انکی جسم مین حلول کیا ہی اسی معلوم ہوا کہ شیعہ تین فرقہ ہین اور شیعہ اولی مخلصین کہ شیعہ اہل سنت وجماعت کی تہی جب ان فرقونکی بدعات دیکہی تو لقب انپا اہل سنت وجماعت رکہا الیس بہر فرقہ شیعہ باقی ماندہ ایک وقت مین سب پیدا ہوئی اور بانی مبانی ان تینو فرقونکا ایک یہودی بن عبد اللہ بن سبا نامی کو خبیث الباطن نفاق پیشہ تہا ایک کو تین رنگ مین رنگا اور

داماد و محرم کنبہ اور اصل مدار ہر برکت سعیہ کا ہر اک بنا صحابہ کرام و ازواج مطہرات
جناب سرور عالم کا ہی بس جاننا چاہیے کہ **خلیفہ اول** جناب حضرت ابا بکر صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ رفیق جان نثار اور خسر جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے
ہیں کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ دختر خلیفہ اول زوجہ جناب پیغمبر خدا کی ہیں
خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رفیق جان نثار اور خسر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے
حضرت ام المومنین حفصہ دختر حضرت عمر زوجہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ہیں اور حضرت عمر داماد جناب حضرت علی
المرتضی کے ہیں **خلیفہ سوم** حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ رفیق جان
نثار اور داماد جناب پیغمبر خدا کے ہیں یعنی دو صاحبزادی حضرت رقیہ و حضرت
ام کلثوم کے شادی ہے **خلیفہ چہارم** جناب حضرت علی المرتضی اسد اللہ الغالب مظہر العجائب کرم اللہ وجہہ رفیق
جان نثار برادر عم زاد و داماد جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ہیں پس اہل درجات محبت
دینی وہ ہی کہ جو متعلق جناب پیغمبر خدا ہیں اور جو قرب عظیم ایسی رکھتے
ہیں کہ نسبت ہے ادنی طالبین ہیں **اول** اولاد و اقارب آپکی دوم ازواج
مطہرات آپکی کہ جنکی تکریم میں اللہ تعالی عز اسمہ فرماتا ہے النبی
اولی بالمومنین من انفسہم و ازواجہ امہاتہم **سوم** اصحاب آپکی کہ انہوں نے
ملازمت و رفاقت آپکی دل و جان سے اختیار کی اور واسطے نصرت آپکی یعنی
خیر البشر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی جان و مال اپنی نثار کی اور اقارب و
برادران و پسران و پدران و ازواج و مادران و خواہران و جمیع خویش

دا اجار ب اپنی کو واسطہ خوشنودی سرور ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی چھوڑ دیا واضح ہو کہ فرقہ شیعہ غلاۃ شاگرد ارشد یعنی پیری ابن سبا یہودی
کی کہ جو جناب حضرت مرتضیٰ علیؑ کی خدا ہونیکی قایل و معتقد ہین لعنۃ اللہ علیہ
فرقہ ہوئی دوسری شیعہ سبیہ تفضیلیہ شاگرد اوسط ابن سبا یہودی
مذکور کی تین فرقہ ہوئی ایک کیسانیہ اوسکی چھتیہ فرقہ ہوئی دوسرا زیدیہ
اوسکی نو فرقہ تیسری امامیہ اثنا عشریہ اوسکی انتیس فرقہ تمام ۳۹ ہوئی تفضیلیہ
یہہ فرقہ اونا شاگردونمین ہی انکا یہہ حال ہی کہ انکو سنی اپنی عین مجتہی مین
اور شیعہ ایکطرف سی رانده اور دوسری طرفسی درمانده اور ریز الطلت
یہہ ہی کہ ہر ایک فرقہ اپنی اپکو بہتر اور بہشتی اور دوسری فرقون
اپنی برادران حقیقی یعنی ہمرنگونکو کافر و دوزخی جانتا ہی بلکہ جدا اوسکی
کہ ایک تیلی کی شہر مین نقل مشہور ایک توہ کی روٹی کیا چھوٹی کیا
موٹی اور سبحان اللہ کی شان سی کہ اپنی ہی بیان سی باطل ہوتی ہین اور
کل فرقہ شیعونکی ایک کم اسی فرقہ ہین مع تفضیلیہ اور یہہ خدا
ہونی اکثر امامونکی بطور مختلف یعنی ایک فرقہ کسو امام کو خدا کہتا ہی
ہی دوسرا اوسکا انکار کرکی دوسری امام کو خدا کہتا ہے
شیعہ سبائیہ غلاۃ کہتی ہین کہ علی مرتضیٰ اللہ ہین اور آپ شہید
نہین ہوئی ابن ملجم لعین نی ایک شیطان کو مارا تھا کہ شیطان انکی

صورت بن گیا تھا فرقہ مفضلیہ کہتے ہین کہ نسبت جناب مرتضی کی
ساتھ اللہ تعالی کی نسبت مسیح کی ہی فرقہ شریعیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی
نے پنج جسم پیغمبر و عباس و علی و جعفر و عقیل کی حلول فرمایا فرقہ شیعہ
غلاۃ بزیغیہ کہتے ہین کہ حضرت امام جعفر صادق اللہ ہین اور در
حقیقت جعفر صادق نظر نہین آتی تھی اور جس صورت کو مردم دیکھہ کر
جعفر صادق کہتے تھی وہ ملی ہوئی تھی اور دیگر امام الوہیت نہین
رکھتے لیکن وحی طرف اونکی ہوتی تھی اور معراج سب امامونکو حاصل تھی
فرقہ شیعہ کاملیہ کہتے ہین کہ روح الہی نے کل اجسام انبیا و ائمہ
مین حلول فرمایا اور کل صحابہ رسول اللہ صلعم کو کافر کہتے ہین کہ انہون
نے بیعت علی مرتضی کی ترک کی اور علی کو بھی کافر کہتے ہین کہ آپ
نے ترک طلب حق کا کیا فرقہ مغیریہ کہتے ہین کہ حق
تعالی بصورت مرد کی ہی نورانی اور اوپر سر کے تاج ہی نور کا اور
دل اوسکا چشمہ ہی حکمتونکا فرقہ عمامیہ یعنی ربیعیہ کہتے ہین کہ خدا
بموسم بہار پردہ ابر مین طرف زمین کی اوترا فرماتا ہی بہ نشو و نما
اشیا کی سبب ہوتا ہی فرقہ خطابیہ کہتے ہین کہ امامان پسران
خدا ہین اور مرتضی بڑی خدا ہین اور جعفر صادق بھی خدا ہین
لیکن جعفر اور ابو الخطاب کو پیغمبر جانتے ہین اور اصحاب خطاب

لی اپنی یاروں کو وصیت کی کہ موافق مذہب اپنے کے جھوٹی گواہی دیا کرو اور قطعہ ہیں گو کہ جھوٹی ہے خطاب کرتے دست
نہیں ہے پیغمبر یہ بھی امام جعفر صادق کو معصوم نہیں جانتے ہیں اور ابو الخطاب کو فرقہ ذبابیہ محمد کو نبی علی کو پیغمبر

جانتے ہیں فرقہ ذمیہ کہتے ہیں کہ علی اللہ ہیں محمد کو واسطہ
دعوت مردم کی اپنی طرف سے بھیجا تھا محمد نے اپنی طرف لوگوں کو
دعوت کیا اس سبب سے محمد کو برا کہتے ہیں فرقہ اثنینیہ کہتے ہیں
کہ محمد و علی دونوں خدا ہیں فرقہ غلیانیہ حضرت علی کو خدا جانتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ علی افضل محمد سے ہیں اور محمد نے بیعت علی
سے کر کے متابعت انکی لازم پکڑی تھی فرقہ زیدیہ کہ انکو فرقہ
ہیں اپنے آپکو ساتھ زید بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب رضی
اللہ عنہم اجمعین کے نسبت کرتے ہیں برا کہنا صحابہ کرام کا جائز
نہیں رکھتے اور سب کو نیکی سے یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امامت
حق مرتضی کا تھا آپنے از خود واسطہ شیخین اور ذو النورین
کے چھوڑ دی اور بیعت خلفاء ثلاثہ خطا نہ تھی کیونکہ جناب مرتضی
راضی تھے اور معصوم ساتھ خطا اور باطل کے راضی نہیں ہوتا اور گروہ
زیدیہ نصف ملک یمن پر تسلط رکھتے ہیں اور نصف دیگر پر مردمان
مذہب شافعی اصحافیہ کہتے ہیں کہ کبھی زمین پیغمبر سے خالی
نہیں رہی ہے اور دریافت ہوا کہ مدار مذہب شیعہ اثنا عشریہ کا

چہار کتاب ہی کہ اونکو اصول اربعہ کہتی ہین اول کافی
مشہور کلینی دوم من لا یحضرہ الفقیہ سوم تہذیب چہارم
استبصار اور راویونکی اوپر عمل واجب جانتی ہین انہ جن لوگونسے
روایت کرتی ہین انکا حال عجیب ہی بعضی تو ہشامین و صاحب طاق
اور وہ لوگ کہ جو حق تعالی کو ازل مین جاہل جانتی ہین مثل زرارہ
بن اعین و بکر بن اعین و احولین و سلیمان جعفری و محمد بن مسلم
وغیرہ اور بعضی روایت بروہان فاسد مذہب ہی کہ معتقد
کسو امام کی نہین تہی یا منکر امامت امام وقت مثل بنی فضال
و ابن مہران و ابن بکیر وغیرہ اور بعضی کاذب یعنی جہوٹی اور
جہوٹا ہونا انکا نزدیک شیعہ کی ثابت ہی مثل محمد بن عیسی و ابو جعفر
طوسی و اس شخص سے روایت کرتا ہی کہ وہ دعوی صحبت امام و روایت
امام سی کرتا ہی حالانکہ اوسکی تکذیب کے اور امام نے اوسکو کبہی اس شخص سے
ملاقات نہین کے مثلاً مکان کہ دعوی روایت کا حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام کرتا ہی اور نیز ابو جعفر طوسی ابن معلم سی اور وہ ابن بابویہ سی روایت
کرتا ہی کہ وہ نوشت جہوٹی یعنی جعلی رکہتا تہا شیعہ جریر کہتی
ہین کہ امامت اوپر رضامندی دو شخص کے ہی اور ابو بکر و عمر کو
امام جانتی ہین اور جو لوگون نے باوجود ہونے مرتضی کی بیعت الثنی کی اونہون نے

نی خطا کی اور عثمان و طلحہ و زبیر و عائشہ کو کافر کہتی ہین فرقہ تبریہ
و توجہہ کہتی ہین کہ بیعت ابوبکر و عمر خطا نہ تہی کسواسطے کہ مرتضی نی اسپر
سکوت فرمایا اور سکوت کرنا معصوم کا اوپر حق کی ہوتا ہے اور یہہ مقدمہ
عثمان کی توقف کرتی ہین فرقہ شیعہ ذکیہ یہہ حرف طلحہ و زبیر و عائشہ کو
کافر کہتی ہین اور کہتے ہین کہ صحابہ کو نیکی سی یاد کرتی ہین و ہذا القیاس اسکے تہوڑا سا لکہہ دیا
اور مذہب انکی کہ حنفی مذہب انکا پیدا ہوا یعنی بانی مبانی اس مذہب کے ہین
انکا حال عجیب ہے کوئی خود دعوی خدائی کا کرتا ہی چنانچہ حکم بن ہاشم کہ شہر مرو
مین پیدا ہوا تہا اور اپنی گروہ کو مقنع لقب کیا تہا اور یہہ شخص فیلسوف
یعنی اوسکو حکمت اور شعبدہ بازی اور طلسم رجاعت وغیرہ خوب جانتا تہا
چنانچہ انسی ایک ماہی یعنی مچھلی بیچ چاہ شہر نخشب کی بنائی تہی وقت شعبدہ
وہ مچھلی کوہ سی نکلتی تہی اور پانچ فرسنگ یعنی ساڑہی سترہ کوس تک اوسکی
روشنی رہتی تہی قبل از طلوع فجر غائب ہو جاتی تہی یہہ اپنی آپکو چہارم خدا کہتا
تہا اور کوئی دعوی پیغمبری کا کرتا ہی چنانچہ مختار بن ابی عبیدہ ثقفی شیعہ
تہا کہ یہی اول رسم تعزیے کی عاشورہ محرم الحرام مین جاری کی
وار ادین شریف اسلام مین نوحہ اور سینہ کوبی منع ہی باطن مین تو یہہ
کافر تہا اور بہت کام زبون اسی ظہور مین آئی کہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر
صلیبی جناب امیر المومنین حضرت علی کو اپنی کوفہ مین قبل اسکے دعوی پیغمبری

کا کرتا تہا اور کہتا تہا کہ حضرت جبرئیل میری پاس آتی ہین اور مجھکو لشکرہای
وامرا و صوبہ داران کی خبر دیتی ہین اور ظاہر مین حضرت امام زین
العابدین علیہ السلام کی امامت کا انکار کرتا تہا اور محمد بن الحنفیہ
کی طرف ہو کر شام کی ملک مین گیا اور ابن زیاد مردود قاتل جناب
حضرت امام حسین علیہ السلام کو اسنی بعد بہت لڑائیونکی شکست دیکر اور
بڑی کوشش کرکی واصل جہنم کیا بعد اوسکی مصعب بن زبیر برادر عبد اللہ
بن زبیر نی کہ داماد حضرت سید الشہدا کی تہی اور شادی انکی حضرت سکینہ دختر
امام سید الشہدا سی ہوئی تہی باعث اون قبایح کی کہ مختار مذکور سی ظاہر ہوئی تہین
خروج فرمایا اور فوج کشی کرکی مختار کو قتل و واصل جہنم کیا اور اس لڑائی
مین عمر بن حضرت علی بہی بقول صاحب خلاصۃ الاخبار شہید ہوئی

ذکر دوم فرقہ ہای شیعہ کہ امامت پر اختلاف رکہتی ہین اول
کیسانیہ امامت جناب امام حسین و حضرت امام حسن علیہما السلام کا انکار کرتی
ہین مختاریہ انکار امامت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا کرتی ہین
امامیہ اثنا عشریہ انکار امامت زید شہید کا کہ چچا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
کی ہین کرتی ہین اور اسمین بہی فرقہ شیعہ مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ پانچ ۵
امام ہین بعضی سات کہتی ہین بعضی اٹہ بعضی بارہ بعضی تیرہ امام کہتی ہین
شیعہ غلاۃ کہتی ہین کہ امام اس امت کی دو شخص ہین محمد مصطفی صلی اللہ

علیہ

علیہ وآلہ وسلم وعلی ورباقی نایب ہین جو کوئی کہ لیاقت اس کام کی رکہتا ہو اولاد
علی سی جلولیہ کہتی ہین کہ امام وہ شخص ہے جسکی جسم مین بعد اتعالی حلول فرماوین
یعنی اوسکی جسم مین درآوین لاحول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم کیانیہ
کہتی ہین کہ امام بعد پیغمبر صلعم کی علیؑ ہین اونکی بعد محمد بن الحنیفہ اور ہر یک فرقہ
اما مونسی اخبار وشریعت اور سند نقل کرتا ہی امامیہ کہتی ہین کہ بعد شہادت
حضرت امام حسینؑ محمد بن الحنیفہ پسر حضرت مرتضی نی دعوی امامت کا کیا تہا
لیکن آخر با مامت امام زین العابدینؑ کی رجوع کی حالانکہ محمد بن الحنیفہ نی
تمام زندگی دعوی امامت کا کیا اور امام زین العابدینؑ کی امامت کا انکار
کیا باوجود اسکی کہ حجر اسود نی گواہی بامامت امام زین العابدینؑ کی دی
کیانیہ اسکا انکار کرتی ہین کہ حجر اسود نی گواہی امامت محمد بن الحنیفہ کی دی
اور قاضی نور اللہ شوستری پیشوای شیعہ کتاب مجالس المومنین مین لکہتا ہی کہ
بعد وفات محمد بن الحنیفہ شیعہ ابو ہاشم پسر محمد بن الحنیفہ کو امام اعتقاد کہتی
ہین زیدیہ کہتی ہین کہ بعد امام حسینؑ زید بن علی بن حسینؑ امام ہوئے
اور علی بن حسینؑ کو امام نہین جانتی باقریہ امام باقر کو امام مہدی
جانتی ہین اور کہتی ہین حی لا یموت یعنی زندہ ہین نہین مرتی اور بعید غیرہ
ہین ناووسیہ یہی حق امام جعفر صادقؑ یہہ ہی اعتقاد رکہتی ہین اسمعیلیہ
یہی حق اسمعیل بن جعفر صادقؑ یہہ ہی اعتقاد رکہتی ہین اور حنفیہ

موسی کاظم کو امام نہین جانتی اور دعوی اونکا دربارہ امامت جھوٹا سمجھتی ہین قرامطیہ کہتی ہین کہ بعد اسمعیل پسر اونکی محمد نام امام ہوے جبتک قیامت ہوینگا اور احکامات شریعہ کا انکار کرتی ہین افطحیہ عبداللہ بن جعفر کو بعد جعفر صادق کے امام جانتی ہین موسویہ کہتی ہین کہ امام بعد از جعفر صادق موسی کاظم ہین ممطوریہ کہتی ہین کہ وہ حی لایموت ہے امامیہ اثنا عشریہ کہتی ہین کہ امامت تا امام عسکری تہی نفسیہ امامت محمد ملقب نفس زکیہ پسر عبداللہ بن حسن مثنی کو کہتی ہین کہ وہ ماری نہین گئی بلکہ پوشیدہ ہین بعد عیدی ظاہر ہونگے اثریہ امامیہ کہتی ہین کہ معاذ اللہ منہا اللہ تعالی بعض چیز کا ارادہ کرتا ہی پہر نادم ہوتا کہ خلاف مصلحت کی تہی مصرعہ نہانکی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا * اور مثل مشہور ہی ادہر جو کی دو منی کا دہی آل بتال و اکر شیعہ منکر امامت موسی کاظم علی رضا و محمد تقی ہین اور کل فرقونکا یہی حال ہی اور یہہ بحث بہت بڑی ہی اس جا میں گنجائش تھوڑا سا منجملہ اختلاف کل فرقہ لکھدیا تھا نمونہ اجرور جن صاحبونکو شوق ہو تحفہ اثنا عشریہ کو دیکہین فکر سوم در بیان اختلاف اماماں با خود ہا ایسی ہی ایسمین اماموں کی بہی امامت پر اختلاف ہوئی چنانچہ فیما بین محمد بن الحنفیہ و حضرت امام زین العابدین و درمیان محمد اسحاق و عبداللہ و موسی و اسمعیل پسران حضرت

امام جعفر صادق باہم امامت پر اختلاف ہوا اور درمیان امام حسن
عسکری و جعفر بن علی کی اختلاف ہوا اور نوبت لڑائی کی یہانتک پہونچی

ذکر چہارم در بیان متفرق ہونی فرقہ ہای شیعہ لعنہم اللہ

واقف رہا ہو کہ سنہ ہجری کی قدسی مین اول لقب شیعہ جماعہ مہاجرین و انصار و
تابعین کی شروع ہوا سنہ ۳۷ مین شیعہ تفضیلیہ ظاہر ہوے ابتدا اس مذہب کی
ابو الاسود دیلمی سی کہ واضع علم نحو اور شاگرد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا تھا اور
بموجب امر اور تعلیم انکی اسنی قواعد نحو کی تالیف کی باغوای عبد اللہ ابن سبا
یہودی مذکور ہوے بعد اوسکی ؛ شیعہ سبئیہ سنہ ۴۰ مین ؛ کیسانیہ سنہ ۶۴ ؛
مختاریہ سنہ ۶۶ ہشامیہ سنہ ۱۰۹ ؛ زیدیہ سنہ ۱۲۲ ؛ جوالقیہ و شیطانیہ سنہ ۱۴۳ ؛ زراریہ
و مغوضیہ و بدائیہ و ناؤسیہ و غمائیہ سنہ ۱۴۵ مین اسماعیلیہ سنہ ۱۵۰ مبارکیہ
سنہ ۱۵۹ ؛ واقفیہ سنہ ۱۸۳ ؛ حسنیہ سنہ ۱۹۵ ؛ اثنا عشریہ از امامیہ سنہ ۲۵۵ ؛
مہدویہ از اسماعیلیہ سنہ ۲۹۹ ؛ حمیریہ و قرامطیہ سنہ ۳۱۹ مین اور ان دو نون فرقون
یعنی حمیریہ و قرامطیہ نی عجب کام نامعقول باوجود بیان کرنی اپنی آپکو
مسلمان اور دعوی محب اہل بیت و شیعہ علی کی کئی مسمی ابو سعید بن حسن
بن بہرام جنابی منطی کہ اس قوم کا سردار تھا بہت سی یہ قوم ساتھ
لیکر مکہ معظمہ مین ایام حج مین گیا اور تین ہزار حاجی شہید کئے اور سر اونکی
اور اسباب لوٹ لیا بعد اوسکی مسمی ابو طاہر اوسکا ایام حج

مین بیت المقدس شریف مین گیا اور مسجد مکہ معظمہ مین گہوڑی پر سوار اور
پیالہ شراب کا ہاتہہ مین لیتا ہوا گیا اور گہوڑی لنی اوسکی مسجد ممدوح مین
پیشاب کیا اور حاجیونکو قتل کیا صاحب حدیقة الاقالیم لکہتا ہی کہ چاہ
زمزم مین لاشین مردونکی بہردین اور کہا کہ خدا تمہارا آسمان پر ہی اور گہر اوسکا
زمین پر لا چار مین غارت کرتا ہون اور از روی استہزا کی لوگونکو کہا
کہ خانہ کعبہ کی اندر گہسی مگر تب بہی ہمارے تلوار سی نجات نملی اور کہا کہ تین آدمیون
نی دنیا کو تباہ اور خراب کیا ہی ۱ شبانی ۲ طبیب ۳ سرمالی یعنی موسی
و عیسی و محمد صلی اللہ علیہم اجمعین نے اور حجر اسود کو خانہ کعبہ سی کہود کر
لیگیا مطلب یہہ تہا کہ لوگ بی اعتقاد ہوکر حج کا آنا چہوڑ دین ۳۳۹
ہجری مین خلیفہ عباسی مطیع لامر اللہ ابو القاسم فضل بن المقتدر نے
تیس ہزار دینار دیکر حجر اسود خرید کیا اوسوقت ابن حکم محدث حاضر
تہی انہون نے حدیث شریف پڑہی مضمون یہہ تہا کہ حجر اسود نہ آگ
مین جلیگا اور نہ پانی مین ڈوبیگا اسکا ابو طاہر مردود نے
تمسخر کیا اور آگ پانی منگوا کر امتحان کیا ویسا ہی ہوا کہ نتیجہ دیا
پہر ابو طاہر نے کہا اس دین متین کی بنیاد بہت مضبوط ہی اوکہڑ
نہین سکتے ذکر پنجم اعتقاد فرقہ شیعہ بحضرت احدیت جل
جو فرقہ ہای شیعہ عقیدہ جناب پاک حضرت خداوندی جلشانہ

مین کہتی ہین شہور ایسا گذرا کہ بندگان کو خدا جانتی ہین اور کچہہ اور بہی
لکہا جاتا ہی اول انکہ ذات و صفات او تعالی قدیم ہی ہمیشہ سی ہمیشہ کو رہینگی سوا
اوسکی جو چیز ہی نو پیدا ہی شیعہ کاملیہ و عجلیہ و زناقیہ و قرامطہ و سرار یہ کہتی ہین
کہ آسمان و زمین بہی قدیم ہین ہمیشہ سی ہین ہمیشہ کو رہینگی اور یہ نزار ایسے قرآن کے
اوپر پیدایش آسمان و زمین کے دلالت کرتی ہین قولہ تعالی ہو الذی
خلق السموات والارض فی ستۃ ایام قولہ تعالی ائنکم لتکفرون بالذی
خلق الارض فی یومین اور خطبہ ہی حضرت امیر مین کتاب شیعہ نہج البلاغت
مین مذکور ہی اوسمین تصریح ہی کہ بیچ ازل کی کچہہ نہ تہا اللہ تعالی نی سب
چیز عدم محض سے پیدا کی اور ایسی ہی فنا ہونی آسمان و زمین پر آیات
کلام اللہ دلالت کرتی ہین قولہ تعالی اذا السماء انشقت واذا السماء انفطرت
دوم اللہ تعالی زندہ ہی ساتہہ حیات کے اور عالم ہی ساتہہ علم کی اور قادر
ساتہہ قدرت کی علی ہذا القیاس صفات خاص اوس تعالی کی ثابت ہین
جیسا کہ اسماء اوپر اوس ذات پاک کے بولتی ہین اور کل فرقہ امامیہ کہتی
ہین کہ اللہ تعالی صفات نہین رکہتا یہ عقیدہ بہی خلاف کلام اللہ و خلاف
عترت کی ہی قولہ تعالی ولا یحیطون بشیء من علمہ قولہ تعالی انزلہ
بعلمہ اور کتاب شیعہ نہج البلاغت مین جو حضرت امیر کی خطبونمین
فرمایا ہی موجود ہمیشہ اظہار سی متواتر صفات او تعالی مرحمت ہین

فرقہ اسماعیلیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نہ موجود ہے نہ معدوم اور نہ زندہ ہے
نہ مردہ اور نہ سمیع ہے و نہ بصیر اور نہ اعمی یعنی نابینا ہے و نہ عالم اور نہ جاہل
نہ قادر و نہ عاجز و نہ واحد و نہ متعدد یہہ سب خلاف کلام مجید و عترت کی
ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالے مختار نہیں ہے جس وقت کسو چیز کو دوست رکہتا ہے
بے اختیار وہ چیز موجود ہو جاتی ہے مانند شعاع کی شمس سے اور یہہ خلاف کلام اللہ
کی ہے قولہ تعالے وربک یخلق ما یشاء و یختار و قولہ تعالے یفعل ما یشاء
حق ہے کہ اللہ تعالے ہر چیز پر قادر ہے لیکن شیخ ابو جعفر طوسی و شریف
مرتضی اور بہت پیشوایان شیعہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالے اوپر عین مقدور بندہ کے
قادر نہیں یہہ مخالف کلام مجید کی ہے قولہ تعالے واللہ علی کل شیء قدیر
شیطانیہ مطیع احول الطاق کہتے ہیں کہ اللہ تعالے کو کسو چیز کا علم نہیں
ہوتا ہے پہلے پیدا ہونے اوسکی سے اثنا عشریہ کے مقتدا مصنف کتاب کنز العرفان
بہی اسی قسم سے ہے کہتا ہے کہ اللہ تعالے جزئیات کو پہلے پیدا ہونے اونکے سے نہیں
جانتا یہہ بہی خلاف تمام کلام اللہ کی ہے قولہ تعالے واللہ بکل شیء علیم
قد احاط بکل شیء علما۔ اور نیز خبر دینی غلبہ روم اور ہر ماری کی قبل از وقوع
واقع تہی اور فرقہ ہای شیعہ حکمیہ و سالمیہ و شیطانیہ و میثمیہ
اقسام امامیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالے جسم ہے معہ طول و عرض و عمق جیسا کہ
روایت کی کلینی نے ابراہیم بن محمد الہمدانی سے اور لطف یہہ ہے کہ ان سب

عقاید کو بموجب روایات اماموں کی کہتی ہیں امامیہ اور تیرھویں فرقہ زیدیہ
کہتی ہیں کہ بعضی مراد الٰہی نہیں ہوتی اور مراد شیطان کی کفر واقع ہوتے ہیں
اہل سنت و جماعت کہتی ہیں کہ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ
اور مخالف ارادہ حق تعالیٰ کی ارادہ کسو کا پیش نہیں جاتا اس جگہ
مذہب امامیہ کا موافق مذہب مجوس کے ہی اور یقین کی تین مرتبہ ہیں
حق الیقین عین الیقین علم الیقین فرقہ شیعہ کو ایک بھی حاصل نہیں
شیعہ خمسیہ پانچ تن کو خدا کہتی ہیں اور قایل ہیں کہ یہہ پانچ تن شخص واحد
ہیں ایک روح ہی انمیں حلول کیا غلاۃ زراریہ قایل ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نی یہہ تمام بدنوں اماموں کی حلول فرمایا شیخ ابن مطہر حلی پیشوا شیعہ کا
اپنی خجالت مٹانی کو کتاب نہج الحق میں محل حلول کا ساتھہ حضرات صوفیہ
اہل سنت کی کہ یہہ لفظ اصحاب صفہ سی مشتق ہی نسبت کرتا ہی حالانکہ فرقہ
جلیلہ صوفیہ جو عقیدہ حلول کا قایل ہو اور معتقد اسکو کافر جانتی ہیں
اور یہہ سمجھنا انکا ناہمی کلام سے ہے بقول شخصی بیل نہ کودا کودی گون
یہہ تماشا دیکھی گون ناچ نجانی انگن ٹیڑھا بس اسقدر کافی ہی جو لکھا
العاقل تکفیہ الاشارۃ ذکر تشیع در نبوت کل فرقہ شیعہ حضرت
علی کو کل انبیا و مرسل علیہم الصلوۃ والسلام سی افضل اور جناب محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برابر جانتی ہیں اور اصطلاح فرقہ شیعہ غلاۃ

نصیریہ مین لفظ اللہ کا امام کو اور لفظ رسول نایب کو اور لفظ جبرئیل کا
واقع نویس کو کہتی ہین اور ہرگز شریعت سی کام نہین رکہتی شیعہ
معمریہ کہتی ہین کہ حضرت امام جعفر صادق نبی تہی اور پیچہی اونکی
ابو الخطاب نبی اور بعد اوسکی معمر نبی تہا باوجودیکہ جب دین اسلام
کا دعوی کرتی ہین اوسمین خاتم النبی جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہو چکی اور پہر نبی نہین ہوگا شیعہ غرابیہ کہتی ہین کہ حضرت جبرئیل
کو اللہ تعالی نے ہمیشہ وحی دیکر علی رضی اللہ تعالی عنہ کی پاس بہیجتی تہی اور حضرت
جبرئیل علیہ السلام وحی محمد الرسول اللہ صلعم کی پاس پہونچاتی تہی
پس حضرت جبرئیل کو اسی سبب سے لعنت کرتی ہین نقل کفر کفر نباشد
بدین الفاظ کہ لعنت اللہ علی صاحب الریش شیعہ ذبابیہ محمد کو نبی اور
علی کو اللہ جانتی ہین شیعہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ وعلی نبینا الصلوۃ
والسلام کی حق مین کہ جنکی اولاد سارا جہان ہی اور ملایک کو حکم واسطے
سجدہ کی ہوا اور پیغمبر صلعم نی اونکی اونکو سید ولد آدم فرمایا کہتی ہین کہ آدم وہی کرتی
ہین اور کہتی ہین کہ آپنی حسد او بعض ایمہ اطہار کیا اور میثاق
ولایت انکی پر اقرار نکیا اور عہد خدا تعالی کو ترک کیا اسواسطے
اللہ تعالی نی غضب فرمایا اور ہمیشہ غضب مین رہنگی معاذ اللہ من ذالک

محمد بن بابویہ پیشوا شیعون نے کتاب عیون اخبار الرضا مین حضرت امام
موسی رضا سے نقل کی ہی کہ حضرت آدم نے اپنے دلمین خیال کیا تہا کہ مین
خلق پر ممتاز ہون پہر حکم پروردگار عالم کا ہوا کہ ای آدم اوٹہا سر اپنا
ساق عرش کو دیکہ جو دیکہا تو لکہا تہا ✚ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ

امیر المومنین و زوجہ فاطمہ سیدہ نساء العالمین و الحسن و الحسین سید اشباب اہل الجنۃ
✚ حضرت آدم نے عرض کیا کہ یارب یہ کیسے کون ہین حکم ہوا کہ یہہ ذریت تیرے
ہین و بہتر ہین تجہسے اور کل خلق سے اگر نہ پیدا کرتا مین انکو نہ پیدا کرتا تجکو اور نہ بہشت نہ دوزخ
اور نہ آسمان و زمین اور اگر تو انکی طرف نظر حسد سے دیکہیگا تو نکال دونگا
اپنے قرب سے جو حضرت آدم نے حسد کیا اللہ تعالے نے شیطان کو آپ پر مسلط
کیا اور اسیطرح حضرت یونس اور موسی علیہما السلام کے حق مین واہیات کلمے
لکہتے ہین حالانکہ انہون نے نہ خلافت غصب کیے تہے اور نہ فدک وغیرہ بلکہ ہزارون
برس پہلے گذرے ہین اس فرقہ کی عادت یہہ ہی شعر نیش عقرب نہ از پی کین
است ✚ مقتضای طبیعتش اینست ✚ اور مثل مشہور ہی چاند پر خاک
ڈالے سے نہین پڑتی بلکہ ڈالنے والے کی سر پر گرتی ہی ✚ انکے قول و فعل کا کیا
اعتبار ✚ ذکر ہفتم دربارہ محبت اہل بیت فرقہ ہای شیعہ دعوی محبت
اہل بیت کا کرتے ہین اہل بیت لفظ عربی ہی معنے اسکے صاحب خانہ اصل مراد
اہل خانہ سے زوجہ ہوتی ہی کہ مشہور ہے بعد اوسکے رتبہ اولاد کا ہوتا ہے

اور بعد اونکی کنیزان وغیرہ خوادم کا ہوتا ہی سارا جہان جانتا ہی اور
شیعہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہما زوجہ
جناب پیغمبر خدا صلعم کو کہ جنکی حق مین اللہ تعالی نی آیۂ تطہیر فرمائی اور اونکو
مادر کل مسلمانان کی فرمایا لعن طعن کرتی ہین اہل بیت انکی نزدیک صرف
حضرت امیرؑ و حضرت فاطمہؑ و حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ ہین حالانکہ جناب
پیغمبر خدا صلعم نی انکو دعا مانگ کر اہل بیت مین شامل فرمایا اور اسیطرح
حضرت عباسؓ اپنی چچا کو اور اولادنکی کو دعا مانگ کی شریک اہل بیت
کی کیا واسطے شامل ہونی انعام الہی مین ورالا جو اصل اہل بیت ہین اونسی کل فرقہ
شیعہ دشمنی رکہتی ہین * برعکس نہند نام زنگی کافور * اور بارہوین پارہ کلام
مجید مین جس جگہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو فرشتون نی خوشخبری
پیدا ہونی حضرت اسرائیل یعنی حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب
علیہما السلام کی دی زوجہ انکی نی فرمایا کہ مین اور شوہر میرا کبرسن ہین تو فرشتون
نی کہا قولہ تعالی قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمت اللہ و برکاتہ علیکم اہل البیت
یعنی کہا او نہون نی کیا تعجب کرتی ہو تم امر اللہ سی رحمت اللہ کی اور
تمہارے اور برکتین او سکی اہل بیت * اور اہل سنت و جماعت سب اعتقاد
رکہتی ہین پس ظاہر ہی کہ محب اہل بیت کون فرقہ ہی اور حدیث شریف
ہی جناب پیغمبر خدا صلعم نی فرمایا ایک کلام اللہ دوسرے اہل بیت اپنی کو

واسطے اتباع دوسرے فرقے کی چھوڑا ہی سب مسلمانان کو اتباع ان دونو کا چاہیے
اہل سنت و جماعت سب کے معتقد ہیں بخلاف شیعوں کی کہ بعضی کا اقرار اور بعضی
کا انکار بلکہ تکفیر کرتے ہیں چنانچہ بیان انکا گذرا اور اپنے تئیں محب اہل بیت بیان
کرتے ہیں بہت بہتر ہیں فہمید و کر ہشتم قصہ فدک فرقہ شیعہ
حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ اول کے ذمہ پر یہ الزام رکھتے
ہیں کہ انہوں نے جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کو کہ پیغمبر خدا صلعم کی بیٹی
کو پدر انکی کی ارث ندی اور محروم کیا اور فاطمہ نے فرمایا کہ ای ابو قحافہ کے بیٹے
تو پدر اپنے سے میراث لیتا ہے اور میں میراث پدر اپنے سے نلوں اسپر ابو بکر صدیق
نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ ہم لوگ انبیا نہ کسو سے میراث لیتے
ہیں اور نہ ہم سے کوئی میراث لیتا ہے اور اس حدیث شریف کو جو حضرت
ابو بکر صدیق نے بیان کی تھی شیعہ خلاف نص کلام اللہ جانتے ہیں اور اس مقدمہ
میں دو آیت پڑھ لکھتے ہیں ایک قولہ تعالی ورث سلیمان داؤد
دوم قولہ تعالی وہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب
اور کہتے ہیں کہ ان آیات سے معلوم ہوا کہ انبیا وارث ہوتے ہیں اور انکے
وارثان بھی میراث لیتے ہیں جواب حضرت ابو بکر نے جو جناب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا اس سبب سے منع میراث کا کیا نہ براہ
عداوت و بغض جیسا کہ شیعہ تاویل کرتے ہیں اور ظاہر ہے اگر میراث

پہونچتی تو ازواج مطہرات کو بھی پہونچتی اور حضرت عائشہ صدیقہ کہ زوجہ جناب
پیغمبر خدا صلعم کی ہین دختر حضرت ابو بکر صدیق کی تہین اگر جناب سیدہ
فاطمہ الزہرا سے عداوت ہوتی تو اپنی بیٹی و دیگر ازواج کو کیون محروم رکہتے
اور نیز حضرت عباس عم حقیقی جناب پیغمبر صلعم کو قریب نصف میراث
کی شرعا پہونچتی تہی اور یہہ حضرت ابتدای خلافت ابو بکر سے کیسی رفیق اور شریک
رہی تہی اونکو بہی کس واسطے محروم رکہتے کس لیے کہ کمال موافقت ظاہر ہے
لیکن مراد میراث سے آیات شریفہ مین علم و نبوت و کمالات نفسانی مین نہ
وراثت مال و متروکہ کس واسطے دستور ہے کہ بعد انتقال باپ دادے کی وارث
ترکہ کا اور مالک بیٹا پوتا ہوتا ہے کہ سارے جہان مین یہہ بات جاری ہے اور
حکم الہی اس باب مین دربارہ فرایض بتفصیل نازل ہے اگر شیعہ کہین کہ نہین
ان آیات شریفہ سے وراثت مال و ترکہ ہی منظور ہے تو ہم کہتے ہین اللہ تعالی نے
وراثت مال و ترکہ مین سوای پسر و دختر اور اقربا ازواج و عم وغیرہ بموجب
حکم فرایض اللہ مستحق فرمایا ہے ذکر انکا بہی فرمایا جاتا علاوہ اسکے اس جگہ
آیات شریفہ مین وراثت منصب مراد ہے بالقطع کس واسطے اگر مال و ترکہ
منظور ہوتا تو حضرت داود علیہ السلام کی اٹہارہ ۱۸ پسر تہے
سترہ پسر کیونکر خارج ہوے جو حضرت سلیمان ع فقط ایک پسر وارث
ہوے اور بعد و نیز آیہ مین اگر لفظ آل یعقوب ع سے نفس ذات حضرت

یعقوب مراد ہو بطریق مجاز تو لازم آتا ہی کہ مال حضرت یعقوب
زمانہ انکی سی تا زمانہ حضرت زکریا علیہ السلام کہ زیادہ دو ہزار سال سے
ہوتی ہی باقی تھا غیر مقسوم اور تقسیم ہو سکی بعد از وفات حضرت
زکریا کی حصہ حضرت یحیی کا حضرت یحیی کو پہونچی اور اگر پہلے وفات زکریا
تقسیم ہوا ہوتا تو وہ مال زکریا کا ہوتا اور وہ پر تشتی من وجہ اخل ہوتا
اور اگر مراد آل یعقوب سی اولاد یعقوب ہو تو لازم آتا ہی کہ حضرت
زکریا علیہ السلام وارث جمیع بنی اسرائیل کے ہوں کیا زندہ کیا
مردہ پس ان دونوں امر سے صریح واضح کہ یہی مراد علم نبوت
و کمالات نفسانی ہی نہ مال و ترکہ اور جو شیعہ لکھتی ہیں کہ جناب پیغمبر خدا
صلعم نے فدک جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کو ہبہ فرمایا تھا یہ
محض غلطی ہے کچھ ثبوت اسکا کسی طور سے نہیں ہو سکتا اور
نیز ہمت علیا نفوس قدسیہ انبیاء علیہم السلام خصوص حضرت زکریا
کہ بکمال وارستگی و بے تعلقی کے مشہور ہیں تعلقات اس عالم بے
ثبات پر تعلق خاطر بغیر جناب حق جل و علی رکھتی اور بعض علماء اس
جگہ پر بحث کرتی ہیں کہ اگر انبیاء علیہم السلام کو میراث نہیں پہنچتا
تو حجرات یعنی گھر ازواج مطہرات کو کس واسطے دیتی تو یہیں غلطی واقع
ہی حجرات ازواج مطہرات و جناب فاطمۃ الزہرا بطور ملکیت تھی

نہ بطور میراث کلام مجید مین بہی بیوتہن فرمایا ہی یعنی اضافت بیوت کی
طرف ازواج مطہرات کی ہی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حجرہ
ہای تمام ازواج مطہرات و حضرت زہرا کو حوالہ اونکی فرمادیے جس سے قبضہ
ثابت ہوا کہ حیات جناب سرور کائنات مین تصرفات مالکانہ اسمین کرتی تہی
تہی اور قطع نظر اسکی خلفاء ثلاثہ نی جس طرح خلافت بوجہ عداوت یا حب
دنیا وغیرہ غصب کیے تہی اسیطرح فدک بہی ضبط کیا تو ہم کہتی ہین کہ جناب
حضرت مرتضی نے بعد آپکی جناب حضرت امام حسین نی کیون نہین دیا
وارثان ہی کو ملتا کہ حق حقدار کو پہونچتا انہون نے کیون ناحق اپنی خلافت
مین کیا اگر کیا تو جو شیعہ طعن خلیفہ اول پر کرتی ہین اوسمین یہ پانچون خلیفہ
شامل ہوتی اگر شیعہ کہین کہ مال غصب شدہ سمجہکر نہ لیا تو ہم کہتی ہین کہ خلافت
غصب شدہ کو کیون دونو حضرت نی قبول فرمایا ہی صاف ظاہر ہی
کہ جو حق تہا سو ہوا یہہ سب تلاش الزام ناحق ہی جو دلی کمان کی بقول شخصی
بات کا بتنگڑ بنادیا ذکر سیوم دربیان تقیہ واضح ہو کہ علماء فرقہ شیعہ تقیہ
آیہ شریفہ قولہ تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اسطور پر کرتی ہین کہ
اتقاکم سی تقیہ مراد ہی اگر یہہ معنی درست ہون تو اس سی لازم آتا ہی کہ حضرت
علی و حضرت ذکریا و حضرت امام حسین علیہم السلام نی سب کی نزدیک
تقیہ نہین کیا ہی ہرگز نزدیک خدا تعالی کی کرامت و بزرگی نہین رکہتی

اور منافق عہد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک خدا تعالی
کی عالی درجہ ہون کسواسطے کہ ہمیشہ تقیہ ہی کرتی رہی ؛ سبحانک ہذا بہتان
عظیم ؛ اور حقیقت مین معنی الفاظ کی ٹرا پرہیزگار تمہارا ہی اور تقیہ کیا
چیز ہی یعنی پوشیدہ رکھنا مذہب کا اور دلمین کچہہ اور ظاہر مین کچہہ کہ مذہب
شیعہ مین فرض ہی اور نفاق مین اور تقیہ مین کچہہ فرق نہین معلوم ہوتا
اور نفاق ایسی بری چیز ہی کہ ساری کلام مجید مین مذمت اوسکی موجود ہے
بلکہ سورہ بقر مین تین آیہ مذمت مشرکین مین اور تیرہ آیات مذمت منافقین
کی اور نہایت منافقین کا نیچکی درجہ دوزخ مین فرمایا ہی ؛ قولہ تعالی

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ؁

اور تقیہ اہل شیعہ کیا نہ وہ مختار یہ مین جاری ہوا کسواسطے کہ مدینہ
منورہ مین تسلط مروان مروانیہ کا تہا اگر یہہ لوگ ظاہر ہوتے کہ شیعہ ہین
تو پٹتی اور قتل ہوتی ماری ڈر کی ظاہر مین مروانیہ ہی بنی رہتے
اور باطن مین جو تہی سو تہی یہہ اصل ایجاد تقیہ کی اسطرح پیدا ہوئی لیکن
جو تقیہ واسطے بچاو کی بڑا قلعہ ہی اور حیلہ درست انکی ہاتہہ آیا اسکے
کل فرقہ مین جاری ہوا اور اسکے ذریعے سے بیخ بنیاد انکی کندہ ہوسکتی ہے اور کوئی
شیعہ کسو حال مین اسے خالی نہین رہتا اسواسطے تاویل جہوٹی کی فرض مقرر
کیا ہی اور جو قول جناب امیر اور دیگر اماموں کی اپنی مذہب کے خلاف

بابِ مدح صحابہ کرام اور تہدید و مذمت فرقہ شیعہ یعنی فرقہ گمراہ کی بابت
کرنا حضرت امیر کا خلفائے ثلاثہ سے انکو کہتے ہین کہ براہ تقیہ فرمائی اگر تقیہ درست
ہوتا تو دین اسلام کیون جاری ہوتا اور اگر درست و فرض ہی تو جناب
حضرت امام حسین ع نے بیعت یزید پلید کی کیون نہین کر لی کہ جان بھی
سلامت رہتی اور ترک فرض اور سنت پدر کہ پیشوای دین متین کے تھے
نہ ہوتا خوب سمجھ لے سیدھی بات کو اولنتے و سمجھتے ہین حدیقۃ الاقالیم مین
لکہا ہی کہ جب مقابلہ امام زید شہید بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
کا ساتھ ہشام بن عبد الملک مروان خلیفہ کے ہوا فرقہ روافض نے
کہ ہمراہ اونکے تھے کہا کہ ابو بکر و عمر کو برا کہو نہین تو ہم جدا ہو چلیگے
امام موصوف نے انکار کیا تو یہہ فرقہ الگ ہو گیا اور آپ شہید ہو گئے
پس اگر برا کہنا مناسب ہوتا تو ایسے وقت مین کہ انکی لڑائی سے ایسا
ساتھ انکی خلافت کی تھی بے شک کہتے اور اگر تقیہ درست ہوتا تو
بھی کتنی جان کیون کہوتے اور نیز لکھا ہی کہ کفر چار قسم کا ہوتا ہے
اول کفر کفار مشرکین کہ حق تعالے و محمد صلعم کو نہین پہچانتے اور اقرار
نہین کرتے دلسے نہ زبان سے دوم کفر جہود و شیطان کہ حق تعالے
و محمد صلعم کو دلسے پہچانتے ہین اقرار زبانسے اور دلسے
نہین کرتے سوم کفر نفاق کہ زبانسے اقرار اور دلسے انکار

چنانچہ فرقہ شیعہ کا ہی چہارم کفر اعتقاد کہ بدل خدا اور رسول اللہ صلعم کو نہ
پہچانتی ہین اور نہ زبان سے اقرار کرین مانند ابی طالب کی اور ظاہر ہی کہ
جو شخص ان چار قسمو نسی ہوگا مغفرت الہی سی خارج ہی اور قلب یعنی دل
بہی چند قسم معلوم ہوتا ہے اول قلب منیر اور اوسکو قلب سلیم بہی کہتے
ہین اور وہ قلب خلیل کا ہے دوم قلب منیر اور وہ قلب سیدنا محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا ہے پس قلب منیر وہ قلب ہی کہ اتباع انحضرت صلعم کری سوم قلب
منیب اور وہ قلب متقین کا ہی چہارم قلب سقیم اور وہ قلب کافر کا ہی اور قلب اعلام
تین قسم کی ہوتی ہین قلب متعلق بدنیا قلب متعلق بالآخرت قلب متعلق بمولا
خود اور بعضی کہتی ہین کہ قلب تین قسم ہوتا ہی اول قلب متعلق اور وہ قلب
کفار کا ہی دوم قلب معدوم اور وہ قلب منافق کا ہی سوم قلب ثابت
اور وہ قلب مومن کا ہے **ذکر دہم دربیان اعتقادات بعض فرقہ شیعہ**
فرقہ شیعہ اسماعیلیہ و خطابیہ و منصوریہ و باطنیہ و قرامطیہ و زراریہ کہتی ہین
کہ معنی کلام مجید اور حدیث شریف کی ظاہر لفظون پر نہین بلکہ اشارہ
دوسرے ہین کہ اوسکو سوای امام کی اور کوئی نہین جانتا چنانچہ وضو کے
معنی محبت امام سی رکہنا تیمم کی معنی امام کی ساتھہ دوستی محبت رکہنا
نماز سی مراد ارشاد رسول اللہ صلعم زکاۃ کی معنی پاک کرنا نفس کا
کعبہ کے معنی نبی دروازہ کی معنی علی صفا و مروہ حسین و حسن ہین

اور حدیقة الاقالیم مین لکھا ہی صفا و مروہ دو شخص مرد و عورت تھی کہ
بسبب کرنی زنا خانہ کعبہ مین غضب الہی سی سنگ یعنی پتھر ہو گئی اور جسکی
حکم خدا کی واسطہ توڑ ڈالنی بتون کی آیا یہہ دونو بھی توڑی گئی کیا خوب
مذہب شیعونکا اور عقاید ہین کہ کس شی کی تشبیہ جناب حضرت امام حسین
و حسن علیہما السلام کو دیتی ہین سات دفعہ جو طواف خانہ کعبہ کا کرتی ہین وہ
مراد سات امامونسی ہے احتلام کی معنی بھید کھول دینا غسل
کی معنی از سر نو عہد امام کرنا بہشت کی معنی آرام بدنکا تکلیف شرعیہ سے
یعنی نماز روزہ وغیرہ دوزخ کی معنی تکلیف بدنکی اسی واسطہ
انہون نی حاجیونکو قتل کیا مکہ معظمہ مین اور مال لوٹا اور حجر اسود کو
اکھاڑا تشیعہ مین علماء مکارہ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ بلاد آذربیجان
و خراسان و جرجان و مازندران وغیرہ مین جمع ہوئے ایک عالم کی نائب دشمن
کو نائب صاحب زمان قرار دیا اور رسم سجدہ کی بجا لایا اور ایسی خوش
آمد ولنسی بکمال تقرب بادشاہ سی حاصل کیا پہر بادشاہ کو ترغیب
دی کہ لوگون کو زبردستی مذہب مین اپنی لاوے جو کوئی انکار کرے
اوسکو قتل کر دیوے اور لوگونکو جمعہ و جماعت سی منع کری اور بلجہان
جنب مقرر کیا اور خطبہ مین تبرا کرنا حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت
و حضرت حفصہ و اکابر صحابہ کا اور نیز تبرا کرنا کوچہ و بازار مین شروع

کیا

کیا اور رسالہ در بارہ وجوب ہونی لعن و تبرا تصنیف کئی بادشاہ نی سب
قبول کیا جماعہ کثیر علماء اہل سنت قتل ہوئی مسجدین خراب ہوئین اور بہت
قبرین صلحا کی کہود ڈالین اور استخوان اونکی جلای مثل عین القضاۃ ہمدانی
و قاضی ناصر الدین بیضاوی وغیرہ اور بہت قبور عنایت الٰہی سی بچ رہے
مثل شیخ الاسلام احمد جامی و شیخ ابو الحسن خرقانی و ابو یزید بسطامی و شیخ
الاسلام عبد اللہ انصاری کی بلکہ تمامی مشائخ ہرات اتفاقاً رئیس افاغنہ قندہار
پہونچی اور بادشاہ اور اہل اوسکی کو قید کیا مردمان اوس دیار کی کہ مذہب شیعہ
رکھتی تہی اونہوں نی اپنی آپکو نواح ہندوستان و سندہ مین پہونچایا اور رفتہ
رفتہ مذہب اپنا ظاہر کیا اور آخر وزارت امارت صوبہ داری وغیرہ اعلی عہدے
انکو نصیب ہوئے اور رفتہ رفتہ ایسا ہوا کہ ایک فرقہ شیعہ نواح صورت مین رہتے ہیں
بوہرہ کرکی مشہور ہین اور بہت مالدار اور بڑی سخت قوم فاسد عقاید
ہین سنا ہی کہ جسوقت کوئی اونمین سی مرتا ہی تو مجتہد اونکا ایک خط بنام
حضرت جبرئیل علیہ السلام بدین عبارت لکہتا ہی کہ ای جبرئیل یہہ شخص مومن
تہا اور جنان اور جنین اوسکو فلانہ مکان بدین صفت دینا اور اکثر
فرقہ ہای شیعہ ناتہہ مردمان تتار یعنی چنگیز مقتول و مفقود یعنی نابود ہوئے

ذکر یازدہم باقی رہنا فرقہ ہای گمراہ کا وجہ اسکی یہہ ہے
کہ بعد انتقال جناب سرور کائنات صلعم زمانہ خلیفہ اول مین سماعت

گروہ مسلمانان سے مرتد ہوگئے تھے یعنی اصل دین اسلام سے پھر گئے اور انکار
کیا ۔ بنو فزارہ ۔ غطفان ۔ بنو سلیم ۔ بنو یربوع ۔ بعضے بنو تمیم ۔ بنو کندہ ۔
بنو بکر ۔ لیکن خلیفہ اول نے ان ساتوں فرقوں کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ
اور قتل کیا باقیماندہ کو پھر اسلام میں لائے اور ایک فرقہ عہد خلیفہ دوم
میں مرتد ہوا اور مذہب نصاریٰ اختیار کیا ایسے ہی عہد خلیفہ چہارم علی مرتضیٰ
میں پھر تین فرقہ یعنی ۔ خارجی ۔ ناصبی ۔ دشمن حضرت مرتضیٰ
و اہل بیت اور ۔ رافضی ۔ دشمن صحابہ کرام و ازواج مطہرات جناب
پیغمبر صلعم پیدا ہوئے اور جناب امیر المومنین کو فرصت محاربہ اہل شام
اور امور خلافت سے حاصل نہ ہوئی کہ آپ متوجہ حال بحال ان فرقوں کے
ہوتے اور استیصال ان گمراہوں کا فرماتے اور ثابت ہے کہ حضرت امیر المومنین
کو اتفاق جہاد مرتدین کا نہ ہوا بلکہ خود فرمایا اُبْلِیتُ بِقِتَالِ اَهْلِ الْقِبْلَة
یعنی مبتلا ہوا میں ساتھ قتال اہل قبلہ کے جیسا کہ شیعہ امامیہ نے اپنی کتب معتبرہ میں
بیان کیا ہے اگر امامیہ کہیں کہ مرتد منکر امامت کو کہتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ عرف
قدیم اور جدید میں مرتد اس شخص کو کہتے ہیں کہ اصل دین کا انکار کرے
اور قتال عہد حضرت امیر کا واسطے طلب اسلام کے نہ تھا بلکہ محض
واسطے انتظام امامت کے تھا اور منکر امامت کو عرف قدیم و جدید میں کافر نہیں کہتے

ذکر دوازدہم ۱۲ قصہ قرطاس ۔ شیعہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا

صلعم نے بروز پنجشنبہ چار روز پیشتر وفات اپنی سے فرمایا کہ ایتونی بقرطاس
یعنی لاؤ تم کاغذ تو میں ایک کتاب واسطے تمہارے لکھوں کہ بعد وفات
میری کے گمراہ نہو حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہمکو کلام اللہ کفایت کرتا ہے جو
ہمارے پاس موجود ہے حضرت عمرؓ نے نافرمانی جناب سرور عالمؐ کی کرے
کہ کاغذ نہ لاتے جواب جس حالتمیں آپ نے ایتونی صیغہ جمع کا فرمایا
پس جتنے اصحاب اور اہل بیت اوسوقت حجرہ میں موجود تھے سب سے
یہہ خطاب ہوا نہ فقط حضرت عمرؓ سے چنانچہ حضرت مرتضیٰ و دیگر اہل بیت
حاضر تھے اور ونے تعمیل اس ارشاد عالی کی کرے ہو جس جگہ جماعت
کثیر و اقربا وغیرہ یعنی دینی و دنیوی موجود ہوں ایک انکار حضرت عمرؓ
سے کیا ہوتا تہا اور اگر یہہ اعتراض قایم رکہا جاتو سب پر کہ اوسوقت
حاضر تھے وارد ہوتا ہے اور کتاب مستطاب تحفہ اثنا عشریہ میں اس طعن کے
بہی خوب جواب لکھے ہیں جسکو شوق ہو دیکھے اس احقر نے صرف بے
اصلی اسکی بیان کردے ذکر سیزدہم دربارہ خلافت جو شیعہ
خلافت خلفاء ثلاثہ یعنی حضرت ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ
ناحق اور براہ غصب جانتے ہیں اور یہہ بنا انکی غلط اور براہ
خباثت نفس اپنے ہے اور فی الحقیقت خلافت ہر پنج خلفاء راشدین
تا مدت تیس سال بموجب ارشاد ہدایت بنیاد مخبر صادق صلی اللہ

علیه و آله وسلم حق ہی اور شیعه جو کہتی ہین وہ مضمون خلاف حدیث
شریف کی ہی کیونکہ آپنی فرمایا ہی کہ خلافت تیس برس تک خلفاء
عادل مین رہیگی بعد اوسکی ظالمون مین چنانچہ اسی حدیث شریف کی بموجب
جناب حضرت امام حسن علیه السلام نی خلافت چہہ مہینی کرکی معاویہ کو
کئی شرطون پر چہوڑ دی تصدیق اس ترتیب خلافت کی اور فضائل
خلفاء راشدین کی اسقدر ہین کہ اس مختصر مین گنجائش اسکی نہین ہو سکتی
لیکن راقم تہوڑا سا لکہتا ہی صاحبان ناظرین ان اوراق کو مناسب
ہی کہ اسپر غور فرماوین کتاب روضة الصفا مین جسکا مصنف شیعه اور
شیعون کی نزدیک نہایت معتمد تہا لکہا ہی ابوذر غفاری سی نقل ہی
کہ جناب سرور کائنات صلعم کی حضور مین حضرت ابوبکر صدیق و
عمر و عثمان و علی رضی الله تعالی عنہم اجمعین حاضر تہی آپ نی سات
سنگریزہ اپنی دست اقدس مین اوٹہا لئی سنگریزہ تسبیح سبحان الله
والحمد لله کرنی لگی اور آواز اونکی بقدر زنبور عسل نکلتی تہی بعد اوسکی
چارون صحابیون کی ہاتہ مین بہی ویسی ہی تسبیح کرتی رہی آخر حضرت
علی نی ہمکو جب حکم آپکی میری ہاتہ مین دیتی کچہہ آواز نہ نکلی ہمنی عرض
کیا کہ یا رسول الله یہہ کیا بات ہی آپ نی فرمایا کہ یہہ اور تم کیونکر
برابر ہو سکتی ہو کتاب بدر الاخبار مین لکہا ہی کہ جناب پیغمبر خدا

صلعم نے معراج مین بہشت کی سیر فرمائی چار مکان دیکھے کہ اوپر
چارون صحابہ کے نام لکھے تہے ذکر خلافت خلیفہ اول خلیفہ اول
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ خسر جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین کتاب خلاصۃ الاخبار مین لکھا ہی کہ نام انکا پہلے اسلام سے
عبد الکعبہ تہا حضرت سرور عالم نے عبد اللہ تغیر فرمایا اور نیز آپ نے
انکی حق مین عتیق من النار فرمایا ہی یعنی آزاد کئے گئے عذاب
نار سی اسواسطے عتیق بہی کہتی ہین کتاب زبدۃ الاخبار مین لکہا ہی کہ
جب جناب سرور کائنات صلعم معراج مین عرش کے نزدیک تشریف
لیگئی تو آپکو بسبب تنہائی کی وحشت غالب تہی ناگہان آواز
ابوبکر آئی آپ نے نہایت تعجب کیے وقت کلام جناب باری تعالی مین عرض
کیا کہ کیا ابوبکر مجہسے پہلے یہان آگیا ہی ارشاد ہوا کہ نہین لیکن تمکو
جو اپنی مصاحب سی نہایت انس ہی اسلیئے مین نے ایک فرشتہ
بصورت ابوبکر خاص اسوقت کی واسطے کہ جب تم معراج مین آؤ تو
ابوبکر کی آواز سی پکاری اور تسلی تمہاری ہو پیدا کیا ہی اور اسی
طور پر مین نے موسی کو عصا کی ذکر سی تسکین دی تہی اور نیز لکہا ہی کہ جب آنحضرت
حضرت صلعم نے عرض کیا کہ یا جناب باری میری معراج کی
تصدیق کون کریگا حکم ہوا کہ ابوبکر چنانچہ انہون نے اول تصدیق

کی اور صدیق لقب پایا حدیقة الاقالیم میں لکھا ہی کہ سنہ ۹ ہجری
میں سب مہاجر و انصار نے مال اپنا براہ خدا جلشانہ حسب الامر
جناب سرور ہر دو جہان صلعم بیچ ساختگی مہمات کی خرچ کیا
حضرت ابوبکر نے کل مال اپنا روبرو حضرت صلعم کی لاتی آپ نے
فرمایا کہ واسطے اپنی اہل و اطفال کی کیا رکھا ہے عرض کیا کہ خدا و
رسول خدا کی سوا کچھ نہیں پر ایک دفعہ اور اتفاق ہوا کہ سب نے مال اپنا
روبرو حضرت صلعم کی رکھا اور حضرت صدیق اکبر کی پاس سوا
ے بار غلہ جو اور کچھ نہ تہا اور ایک کمبل پہنا ہوا اور بجای سوئی تہے
اور وہ لیف خرما سی سلا ہوا تہا اور سینہ میں جو گوشت مندگی سے
چھپایا ہوا تہی اس عرصہ میں حضرت جبرئیل نے تشریف لاکر
جناب سرور عالم صلعم سی عرض کیا کہ حضرت احدیت کا حکم
ہی کہ اپنی دوست سی پوچھو کہ مجھسی راضی ہی اور کچھ اوسکی پاس
ہی اس مال کی ڈھیر پر ڈال دی تا کہ یہہ سب مال پاک ہو جاے
جناب پیغمبر خدا صلعم نے پوچھا تو ان پر ایک حالت ہو گئی
اور فرمایا کہ میں راضی ہوں خوشی سے اور ظاہر ہی کہ ابوبکر کسقدر دولتمند
تہی سارا مال بعوض حضرت بلال کی دیدیا اور اوسوقت اونکو
آزاد کیا روضة الصفا میں لکھا ہی کہ آپ نے اکثر وقت انتقال

سے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ بعد انتقال و تجہیز و تکفین میرے تابوت
کو پاس روضہ حضرت رسالت پناہ صلعم کی لیجا کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ
ابو بکر اجازت چاہتا ہے اگر اجازت ہو تو مجھکو برابر قبر منور کی دفن کرنا
و علامت اجازت کی یہہ ہے کہ دروازہ روضہ کا خود بخود کہل جاوے
اور اگر اجازت نہو تو گورستان بقیع میں دفن کرنا بعد انتقال کے ویسے
ایسا ہی کیا دروازہ خود بخود کہل گیا کتاب خلاصۃ الاخبار میں لکہا ہے
کہ جناب سرور عالم اواخر اوقات بیماری تین روز مکان سے باہر
تشریف نہ لاسکے اون دنوں میں بحکم جناب صلعم ایکے صدیق اکبر امامت فرماتے
تہے چنانچہ سترہ وقت نماز جماعت جناب سرور کائنات صلعم سے
فوت ہوئی اور اسقدر عرصہ تک ایکی زندگی میں انہون نے امامت کی
پس اس دلیل سے اول خلیفہ ہونا صدیق اکبر کا پایا جاتا ہے کہ جناب پیغمبر خدا
صلعم نے اپنی زندگی میں آپکو امامت پر قایم فرمایا اور کتاب کنوز و
روضۃ الصفا میں لکہا ہے کہ بعد انتقال جناب سید ابرار صلعم مردمان
انصار جمع ہوکے سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرین یہہ خبر سنکر صدیق اکبر
و فاروق اعظم و ابو عبیدہ جراح اوس مقام پر تشریف لیگئے
اور دونو طرف سے بحث مفاخر و مناقب فریقین کی گفتگو
ہوئی غرض آخر کو جمیع اصحاب بخلافت ابوبکر صدیق اوسی دلیل سے

کہ جناب سرور کائنات صلعم نے انکو نماز مین خلیفہ فرمایا راضی ہوئی اور سب
نے بیعت کی اور لکہا ہے کہ جب حضرت علیؑ نے سنا کہ مسلمانون نے ابوبکر
صدیق سے بیعت کی بہ تعجیل تمام گہر مین سے باہر تشریف لائی
او سوقت سوای پیرہن کے اور کوی کپڑا بدن مبارک پر نہ تہا از انجا
چادر ابوسفیان حضرت معاویہ کے باپ نے کہا کہ ای علیؑ تم راضی ہوئے ہو کہ
ایک شخص بنی تمیم سے متصدی کار حکومت ہو بخدا سوگند اگر اجازت
ہو اس میدان کو سوار و پیادہ سے موجود کردون علیؑ نے فرمایا کہ ای ابوسفیان
تو ہمیشہ ایام جاہلیت مین فتنہ و فساد اوٹہاتا تہا اب اسلام مین بہی فتنہ
اوٹہایا چاہتا ہے ہم ابوبکر کو شایستہ اس کام خطیر کے جانتے ہین اور مجلس
ابوبکر مین جاکر بیعت کی اور ایک دم بہی بجلبر کتری سنکوا کہ بہی اب
ناظرین رسالہ ہذا انکی فضیلت اور سبب خلافت پر نظر انصاف
و غور سے دیکہین کہ ایسی شخص خلافت اور باغ فدک کو غصب کرینگی
کہ جسکو ہرگز جب ہے بنا کی نہ تہی اور دلایل حق ہونے خلافت خلیفہ
اول کہ شیعہ جسکو براہ غصب و تغلب جانتے ہین اول یہہ کہ حق تعالی
نے جماعہ صحابہ کو کہ بیچ وقت انعقاد خلافت ابوبکرؓ حاضر تہے اور
امور خلافت مین انکے ممد و معاون و مددگار تہے چند القاب سے
ملقب فرمایا ؛ قولہ تعالی ؛ اولئک ہم الفائزون ؛ قولہ تعالی

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ❊ اور ایک جگہ بشارت درجات عالیات
و رحمت و رضوان کا انکو فرماتی ہیں پس اجتماع ایسی شخصوں کا امر باطل پر کہ
صریح مخالف نص و رسول اللہ صلعم سی ہو محال ہی اور نہیں تو بشارت
کتاب اللہ مین کذب لازم آوی اور یہہ محال ہی دوسری کلام اللہ
مین اللہ تعالی نی وصف صحابہ کرام اسطور پر فرماتی ہین ❊ قولہ تعالی
حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم و کرہ الیکم الکفر و الفسوق و العصیان ❊
پس جس جماعت کی حق مین اللہ تعالی اسطرح کرامت فرماوین پہر کفر و
فسوق و عصیان کا وہان کیا دخل تیسری کلام اللہ مین اللہ تعالی
یہہ آیہ تقسیم کی فرماتی ہین جو بیچ ذکر فقراء مہاجرین کی قولہ تعالی اولئک
ہم الصادقون پس جمیع مہاجرین ابوبکر کو خلیفہ رسول اللہ صلعم کا
کہتی ہی پس اگر وہ خلیفہ بحق نہوتی تو وہ صادق نہوتے اور یہہ خلاف
کلام اللہ کی ہی چہارم جس جماعت نی کہ بیعت ابوبکر صدیق سے کی وہ
لوگ تہی کہ انکو بیچ مقدمہ دین کی پاس پسران و پدران و برادران
و اقارب اپنی کا نہ تہا بلکہ انکو براہ دین قتل کیا اور لڑائی اور
اور پر مشقت ہای جہاد کی صبر کیا و محنت ہا کہینچین چنانچہ حضرت
امیر المومنین نی بہی شہادت انکی اپنی خطبوں مین فرمائی ہے نظم
سہیل و صدیق اگر جائز بود بیدہ ❊ اقتلونی نزد کی جا برگزیدے

مال دختر کرد برجا تا نثار ٭ ظلم نکند اینچنین کس شرم دار ٭ اور
تفسیر اقیلونی کی یہہ ہی کہ آپ نے درحالت خلافت اپنی فرمایا تھا
کہ اگر مجھسی ناحق صادر ہو تو مجکو قتل کرڈالیو اسسی صاف ظاہر ہی کہ جو
حق تھا سو ہوا یہہ سب ناحق الزام تراش بیہودلی ایمان کی ہی اور اگر
موافق قول شیعونکی تہی تو حضرت علی نے کیون اسقدر جلد جا کر بیعت
کی کہ کپڑی پہنی کی دیر نکی اور ابوسفیان کو جھڑک دیا اگر چاہتی تو
اوسی روز لڑتی لیکن چونکہ امر حق تھا کیونکر بیعت سی انکار کرتے

ذکر خلافت خلیفہ دوم خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ

خسر جناب رسول خدا صلعم ہین اور نیز داماد جناب علی مرتضی
خلاصۃ الاخبار و روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ ششم بعث جناب
خیر البشر صلعم سی باتفاق جمہور اہل تاریخ حضرت عمر مشرف
باسلام ہوئی اس سبب سی ارباب توحید مستظہر وقوی خاطر ہوگئے
و مشرکان دل شکستہ اور انہون نے اوسی روز جناب نبوی صلعم
مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مناسب نہین کہ کفار لات و عزی
کو آشکارا پرستش کرین اور مسلمان قادر مطلق کی پوشیدہ
پرستش کرین حضرت سرور عالم صلعم باتفاق صحابہ مسجد الحرام
مین تشریف لیگئی اور نماز پڑہی آیۃ کریمہ یا ایہا النبی حسبک

حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسپر نازل ہوئی تھی اور جناب رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو فاروق لقب فرمایا حدیث شریف

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ هُوَ الْفَارُوْقُ فَرَّقَ اللّٰهُ بِهٖ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
خلاصۃ الاخبار میں لکھا ہی کہ بیچ ۲۳ سنہ ہجری کی سلدیہ بن رسم لغیر مان حضرت
عمرؓ بالشکر فرخندہ اثر واسطے تسخیر دار الجرد فارس کی گئی وقت لڑائی کے مسلمان اُن
پر بسبب گھر جانی چاروں طرف سے بیچ کفار کی نہایت سختی واقع ہوئی اتفاقًا
اوس روز جمعہ تھا اور حضرت عمرؓ مسجد مدینہ میں خطبہ پڑھتے تھے حال اُن دونو
لشکر کا عالم باطن میں آپ پر منکشف ہوا ہمتی ہمت تقویت مجاہدین کے
مصروف فرمائی اور ندا کی یا ساریہ الجبل حق عز وعلا نی یہہ آواز بگوش
ساریہ اور سپاہ پہونچائی پس موجب بمودہ خلیفہ کی اونہوں نی اپنی
اپنی کو دامن کوہ میں کھینچا اور فتح حاصل ہوئی اگر یہہ ایسی ہوتی جیسا کہ شیعہ جانتے
ہیں تو یہہ باب ہرگز حاصل نہوتی اور کتب ہای تواریخ سے ظاہر ہی کہ کسقدر ملک
ان حضرت کی عہد خلافت میں فتح ہوئی اور قوت شوکت دین محمدی صلعم
کی بمرتبہ بلند پہونچی اور تخمینا چودہ ہزار شہر معہ توابع فتح ہوئے اور ثابت ہی کہ
نو کڑور آدمی مشرف باسلام ہوئی اسواسطے اُنکو مفتاح الامصار کہتے
ہیں اور چار ہزار مسجد تعمیر فرمائیں اور عبد الرحمن اُنکی لڑکی یعنی بیٹے نے
شراب پی تھی حکم حد یعنی درہ لگنی کا نافذ فرمایا مشہور ہی کہ تھلی

تمام ہونی حدسی عبد الرحمن نی انتقال کیا سو یہہ بات محققین کی تردید

غلط ہی اور مسطور سیر ہی کہ جب اشتداد درد لگ چکی تو اپکو حالت غشی

جاری ہوئی لوگون نی جانا کہ انتقال کیا خلیفہ نی بدریافت حالت غشی

جلد جلد حد تمام فرمائی چنانچہ بعد تمام ہونی حد کی عبد الرحمن نی

انتقال کیا روضۃ الصفا مین دربارہ اپکی خلافت نی لکہا ہی کہ عثمان

نی وقت اشتداد مرض ابوبکر حسب الحکم خلیفہ اول یہہ کلمہ لکہا کہ خلیفہ

بعد ابوبکر بعد اوسکی خلیفہ بیہوش ہو گئی حضرت عثمانؓ نی لمحہ توقف

فرما کر لکہا کہ عمر ہونگی جب حضرت ابوبکرؓ کو ہوش ایا تو کاغذ ہاتہہ مین

لیکر فرمایا کہ نام عمر کا کیسی لکہا حضرت عثمانؓ نی جواب دیا کہ مینی

لکہا ابوبکرؓ نی فرمایا جزاک اللہ خیرا و رحمک اللہ اگر نام اپنا بہی لکہتی

تو مضایقہ نہ تہا علی المرتضیؓ نی فرمایا کہ ہم سوای عمر کی راضی نہین ہین

کہ خلیفہ ہو ابوبکر دربارہ حضرت علیؓ دعای خیر زبان پر لائی اور

لکہا ہی کہ پہلی وصیت سی اعیان روزگار کہ اوسجکہ جمع تہی گمان

کرتی تہی کہ حضرت ابوبکرؓ بباعث قرب قرابت کی مسند خلافت

طلحہ کو عنایت فرماوینگی اور لوگون نی کہا کہ ای خلیفہ اس امر خطیر مین

تامل فرمائی کسواسطہ کہ قیامت مین خلفاء کو حال رعایا سی سوال ہوگا

حضرت علیؓ نی فرمایا کہ ہم سوای عمر کی کسی کی اطاعت نہین کرینگی

بخدا اسو گند کہ متحمل اس بار گران کا سوای عمرؓ کی ہم کسیکو نہین جانتی ہین
اور اوصاف حضرت عمرؓ کی بیان فرما کر حضرت ابوبکرؓ نے طرف دیکھا
یعنی توجہ کر کی کہا کہ ای خلیفہ پسندیدہ تمہارا پسندیدہ ہمارا ہے پہر سب
رخصت ہوی بعد تھوڑی دیر کی ایک جماعت مسلمانونکی آئی اور عرض
کیا کہ ہمنی سنا ہی کہ آپ نی عمر کو خلیفہ کیا ہی وہ تند خو و سخت گو ہین
قیامت کی دن جب خدا تعالی عتاب کریگا تو کیا جواب دوگی اور کونسا
عذر پیش کروگی ابوبکرؓ ان باتونسی بمرتبہ نہایت غضبناک ہوی اور فرمایا
کہ مین نی ہرگز اونکو اسطرح نہین دیکھا اور جبکہ غصہ فرو ہوا تو فرمایا کہ اگر
خدا تعالی مجھسی پوچھیگا کہ کسکو میری بندون پر خلیفہ کیا عرض کرونگا
کہ بہترین امم و متقی ترین آدم کو تیری بندون پر خلیفہ کیا اور وہ شخص
کہ جو رضای تیری اوپر رضای عالم کی مقدم رکھی اور اسقدر اوصاف
حمیدہ و اخلاق پسندیدہ عمرؓ کی بیان فرمای کہ وہ جماعت بھی ثنا
و ستایش کر کی برغبت تمام اونکی خلافت پر راضی ہوگئی اور سب نی
بلا تکرار بیعت کی کتاب روضۃ الصفا و خلاصۃ الاخبار مین لکھا ہی
کہ بیچ سنہ ۱۵ ہجری کی عمرو عاص نی بموجب حکم ابوعبیدۃ بن الجراح
سپہ سالار حضرت عمرؓ کی بیت المقدس کو محاصرہ کیا ارطبون لشکر
نی کہ ہرقل بادشاہ روم کیطرف سی حاکم تہا پیغام بھیجا کہ تمکو فتح اس شہر کا

کی میسر نہین ہوگی کسواسطے کہ مجکو معلوم ہوا کہ تم مین وہ اوصاف نہین
ہین کہ جو بیت المقدس فتح کرونگی وہ شخص اور ہے پس مناسب ہی کہ اپنی آپکو
اور تمکو ناحق رنج دینا کیا ضرور ہی جہانسی آئی ہو چلی جاؤ عمرو عاص نے سنکے
جواب ان باتونکا لکہہ کر ہاتہہ اوس شخص کے کہ جو زبان رومی سی
واقف تہا بہیجا اور حکم دیا کہ اونکو ظاہر نہو کہ یہہ شخص زبان رومی
جانتا ہی غرضکہ جب قاصد گیا تو ایک شخص نصاری نی ارطیون سے
پوچہا کہ اوس شخص کے کہ جو اس شہر کو فتح کریگا کیا اوصاف ہین او
کہا کہ اوسکی نام مین تین حرف ہین اور اوسکی نام مین کہ عمرو عاص ہی زیادہ حرف
ہین غرض قاصد یہہ بات سنکر چلا آیا پہر عمرو عاص نے عرضی اس مضمون
کی لکہہ کر حضور حضرت عمرؓ کی روانہ کی اور درخواست کی کہ آپ تشریف
لاوین کہ اپکی نام مین تین حرف ہین یقین ہے کہ بیت المقدس فتح
ہو جاوے بعد دریافت اس حال کی حضرت عمرؓ بیت المقدس کو روانہ
ہوئی اور حضرت علی المرتضی کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کر گئی اور جب قریب
بیت المقدس کی پہونچی تو ابو عبیدہ سپہ سالار نی ایک اسپ عمدہ
سازدار اور کپڑی واسطے نذر خلیفہ کی لیکر استقبال کیا تو کیا دیکہتی
ہین کہ حضرت عمرؓ شتر کی مہار پکڑی ہوئی پیدل چلی آتی ہین اور غلام انکا
شتر پر سوار ہی بجواب سوال کی فرمایا کہ تہوڑی دور مین سوار ہوتا ہی

غلام پیدل چلتا ہے پہر اسی سوار کرتا ہون مین پیدل چلتا ہون پہر انہون
نے گہوڑا اور پارچہ پیش کئے آپ کپڑے پہنکر گہوڑی پر سوار ہوئے گہوڑی دور
چلی تہی کہ گہوڑی پر سے اوتر کر کپڑے اوتارے اور اپنے پہلے کپڑے کہ جو پہٹے
یعنی پوشیدہ اور میلے تہے پہن لئے اور اسی طرح شتر کی مہار پکڑکر
چلے ہر چند سب نے عرض کیا کہ آپ یہہ کپڑے نہ اوتارین کہ اسسے مسند
خلافت کو زیب و زینت ہوگی نمانا اور فرمایا کہ جب مین نے یہہ کپڑے پہنے اور
گہوڑی پر سوار ہوا تو مجہکو کچہہ غرور آگیا اس سبب سے میرے وہی کپڑے کہ
جنسے میرا خدا راضی ہے اچہے ہین ارطیون نصارا آپکی تشریف لانے
کی خبر سنکر بہاگ گیا اور شہر مسلمانونکے ہاتہہ آیا اور جبتک حضرت
عمرؓ بیت المقدس سے مصر کو فتح کرتے ہوئے واپس تشریف لائے حضرت
علیؓ نے کار خلافت کیا بر وقت آنے خلیفہ کے خلافت سپرد حضرت عمرؓ
کی فرمائے اپ خیال کرنا چاہئے کہ آپکے کسقدر عمدہ فضائل موجود ہین
اور خلیفہ ہونا انکا حضرت علیؓ کے اقرار بلکہ اصرار سے ثابت اور اہل تواریخ
جو بیان کرتے ہین وہ بہی مذہب شیعہ رکہتے تہے اور موافقت باہم گر
واضح اگر یہہ موافقت بقول اہل تشیع براہ تقیہ تہی تو بہی نہایت
عمدہ موقع واسطہ متصرف ہونے خلافت پر ہاتہہ لگا تہا یعنی بہر حضرت
عمرؓ کو دخل نہ دیتے اور کتب تواریخ مین ہزارون حالات اسطرح

کی موجود ہین کہ دیکھنی اور پڑہنی سی معلوم ہوتی ہین اور ایسی شخصون پر کہ
جنکو مطلق نفسانیت یا رغبت طرف دنیا دون نہ تہی اتہام غصب
خلافت یا باغ فدک کا کرنا شیعونکی بی عقلی کی دلیل ہی اور خلافت
حضرت عمر کا یہہ حال ہی حضرت فرید الدین عطار قدس اللہ سرہ العزیز
فرماتی ہین **قطعہ** چون عمر پیش اویس آمد بجوش ✣ گفت کافکندم خلافت
را زدوش ✣ گر خلافت را خریداری بود ✣ میفروشم گر بدیناری بود ✣
پند بہرم را بجو بر دوشستی ✣ میشدی در شہر رہ میخواستی ✣ سرکہ بودی با نمک بر خوان او ✣
نہ زبیت المال بودی نان او ✣

ذکر خلافت خلیفہ سوم

خلیفہ سوم
حضرت عثمان غنی داماد جناب پیغمبر خدا صلعم کی ہین کتاب بدء الاخبار
و بحر العلوم مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نی معراج مین ساتون
آسمانون پر حضرت عثمان کو دیکھا آپ نی ارشاد فرمایا کہ مین نی پہلی
آسمان پر پوچھا کہ تم یہان کیونکر آئی جواب دیا کہ بسبب شب بیداری
دوسری پر ورد مدام سورہ اخلاص سی تیسری پر صحبت آپکی دختر
سی چوتہی پر آپکی صحبت سی پانچوین پر آپکی مسجد کی شرف سی چہٹی پر احتمال
محنت و رنج سی شرم کی باعث ساتوین پر بس بڑا افسوس ہی
کہ جنکا یہہ رتبہ عالی و قرابت سید الابرار صلعم ہو شیعہ اون پر تبرا
کہین اور دعوی دین محمدی صلعم اور امید دخول بہشت بالعوض

ایسی فعل مردود کی رکہنی ہین خلاصۃ الاخبار و روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ
جب فاروق اعظم ابو لؤلؤ غلام کی ہاتہہ سی زخمی ہوئی صحابہ کرام نی
امید زندگی کی منقطع کرکی واسطہ تعین خلیفہ کی عرض کیا فاروق اعظم
نی فرمایا کہ لایق اسکام کی چہہ آدمی ہین علیؓ و عثمانؓ و سعد بن ابی وقاص
و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف مناسب یہہ ہی کہ ہر شش بزرگ انمین
ایک کو خلیفہ کرین اور عبد الرحمن جس طرف ہو اوس طرف کو ترجیح ہی غرض بعد
دفن امیر المومنین عمرؓ کی عبد الرحمن نی حضرت مرتضیؓ سی پوچہا کہ آپکی
رضا کسکی خلافت پر ہی فرمایا عثمان اور عثمانؓ نی بہی یہی فرمایا کہ بخلافت
علیؓ اور درمیان طلحہ و زبیر و عبد الرحمن کی بہی ایسا ہی ہوا کہ طلحہ نی عثمانؓ
کو زبیر نی علیؓ کو اختیار کیا اور اکثر عظما دین انہین دو کی خلافت پر مائل
تہی روز چہارم انتقال خلیفہ سی بعد نماز صبح عبد الرحمن نی پہلو منبر پر
کہڑی ہو کر کہا کہ ای اصحاب شوری تقرر خلیفہ میری رای پر مفوض ہی
یا نہین سب نی اقرار کیا عبد الرحمن نی کہا کہ جسی المقدور مستحق خلافت
کو خلیفہ کرونگا بعد اسکی حضرت علیؓ کو پاس طلب کرکی کہا کہ ای علی تم
شرط کرتی ہو کہ اگر ہم تم سی بیعت کرین تو بحکم خدا و سنت مصطفی و سیرت
شیخین پر عمل کروگی آپ نی فرمایا کہ بحسب مقدور سعی کرونگا پہر حضرت
عثمانؓ کو بلا کر یہی سوال کیا اور یہی جواب پایا عبد الرحمن نی کہا ای

خدا تجکو گواہ کرتا ہون کہ مین نی عثمانؓ کو والی امر مسلمانونکا کیا بیعت
کی اور سب آدمیون نی اوٹہہ اوٹہہ کر بیعت کی لیکن علیؓ اوسیطرح اپنی جگہ
پر بیٹھی رہی عبدالرحمن نی کہا کہ یا علیؓ من نکث فانما ینکث علی نفسہ
تو حضرت علیؓ نی بہی اوٹہہ کر بیعت کی لیس اس قسیطرح کی ناراضگی جناب
علی مرتضیٰ کی اور غصب کرنا خلافت کا عثمانؓ کی طرفسی نہین پایا جاتا
بلکہ حضرت علیؓ نی خود عثمانؓ کی خلافت کو کہا اور عمل کرنیکا سیرت شیخین
پر جو اقرار کیا تو بخوبی واضح ہوا کہ سیرت شیخین کی بجا اور درست تہی ذکر
خلافت خلیفہ چہارم خلاصۃ الاخبار مین لکہا ہی کہ جس زمان
مصری قصد و فساد اوٹہاتی امیر المومنین عثمانؓ حضرت علیؓ سی صلاح کرتی
تہی اسکی موافقت دو لوگونکی ظاہر آخر کو اوباشون مصری حضرت
عثمانؓ کی گہر کو محاصرہ کیا تب علی المرتضیٰ نی چند مشک آب بہت کوشش
سی اپکی گہر مین بہجوائین اور واسطہ رفع اس شورش کی کوشش بلیغ فرمائی
لیکن لوگ اندر گہر کی گہس گئی اور حضرت عثمانؓ کو شہید کیا خون
آپکا اس آیۃ شریف پر بسبب تلاوت کلام مجید کی پڑا قولہ تعالی
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ + بعد تین روز کی مصریون
نی خدمت جناب امیر المومنین علیؓ کی جاکر واسطہ خلافت کی التماس
کیا آپ نی فرمایا اس بات مین مہاجر و انصار کو اختیار رہی مصریون نی

بجد

بخدمت اکابر صحاب جاکر عرض کیا سب نے انکو متفق اللفظ واسطہ خلافت
کی کہا فرمایا کہ بغیر حضوری طلحہ و زبیر کی نہیں ہو سکتا بعد اوسکی یہہ
دونو بھی حسب الطلب آئی آپ نے فرمایا کہ مجھکو خلافت منظور نہیں
تم میں سے جسکو رغبت ہو میں متابعت کرون دونو نے کہا کہ باوجود ہونے
آپ کے ہمکو تمنا اس امر کی نہیں اول طلحہ نے بیعت کی پہر سب نے بیعت کی

ذکر خلافت خلیفہ پنجم حضرت امام حسن علیہ السلام بعد شہید

ہونے حضرت علی المرتضی کے سب بزرگون نے آپ سے بیعت کی آپ نے
چہہ مہینے خلافت کر کے معاویہ کو کئی شرطون پر چہوڑ دیئے بموجب حدیث
شریف سرور کائنات صلعم پس اس سے معلوم ہوا کہ خلافت خلفاء ثلاثہ بموجب
ارشاد عالی مخبر صادق صلعم حق تہی اور یہہ ہی دلیل واسطہ رد تقریرات
بے سرو پا شیعون کی کافی ہے لیکن شیعہ باوصف جاننے ان سب باتوں کے
یہہ بھی کہتے ہیں کہ حضرات موصوفہ نے خلافت غصب کی صاحبان ناظرین اس
رسالہ کی نظر انصاف سے ملاحظہ فرماوین کہ ان بزرگوارون کیطرف
سے کوئی امر نا موزون نہیں ہوا اور اگر حق حضرت علی المرتضی اسد اللہ الغالب
کا تلف ہوتا تو صرف جناب پیغمبر خدا صلعم نے انتقال فرمایا تہا بعد
ارکین اسلام یعنی صحابہ و مہاجرین و انصار کہ انکو ہرگز طمع دنیا دروغ
ورعایت کسی اپنی یا بیگانی کی نہ تہی اور یہہ بات ثابت ہے ہر گاہ جو دے

اگر خلفاء ثلاثہ یعنی شخص امر باطل پر قایم ہوتی تو یہہ سب جماعہ کثیر یعنی
لکہو کہا مردم کیون منحرف ہو جاتی اور ظاہر ہی کہ ریاست بدون
اتفاق کل و رضامندی خاص و عام نہین ہو سکتی علاوہ اسکی آپ علیکی
توکری گوہا تہہ نہ آیا مثل فدک کہ جناب سیدۃ النساء فاطمہ نے دعوے
اپنی حق کا فرمایا اور بعد دریافت ہونے اوس دعوی خلافت پیچ سے دست
بردار ہی فرما گئے اور شیعہ جو تاویلات اسمقدمہ مین کرتی ہین ممکن نہین جو
آپ اسکو ناحق جانکر چپ ہو رہتی اور دعوی نفرمالی اور کوئی ساتہہ
آپکا نہ دیتا اور آپ بیعت خلیفہ ثلاثہ کہ ناحق تہے فرماتی جیسا کہ معاویہ سے
جناب علی و امام حسن و حسین نے یزید سے بیعت نکی اور واسطہ طلب
خلافت کی جنگ ہائی دلیرانہ کین و اکثر اماموں نے واسطہ طلب خلافت
کی جسکا ذکر طویل ہی خلفاء بنی امیہ و عباسیہ سے لڑائیان کین ہین ایسے ہی
حضرت علی بہی خلفاء ثلاثہ سے کرتی جو کہ یہہ امر نہین ہوا اور بکمال اتفاق
ان کا مذکورہ بالا سے ظاہر تو ثابت ہی کہ خلافت خلفاء ثلاثہ
حق تہی اور آیات و احادیث دالہ اوپر فضایل جناب حضرت امیر
و اہل بیت کہ اہل سنت و جماعت نے چہانٹ کر مقابلہ مین خوارج
و نواصبت کی کہ جناب حضرت امیر المومنین و اہل بیت کو لعن و طعن
کرکی وغیرہ شقاوت کا واسطہ اپنی جمع کرتی تہی تحریر فرماکی

نہیں غرض تو شیعہ براہ سادہ لوحی اپنی ادلہ و دلایل کو چوری کرکے بمقابلہ
اہل سنت و جماعت میں واسطہ ثابت کرنے دعوی امامت حضرت امیر کی
وارد کرتے ہیں خلاصۃ الاخبار میں لکھا ہے کہ اوسی عصر سے تبرا کہنا اور حضرت
علی و اہل بیت کی خطبہ میں عہد خلفاء مروانیہ میں چلا آتا تہا خلیفہ عمر عبدالعزیز
مروانی نے چاہا کہ اس امر شنیع کو موقوف کرے خلیفہ موصوف نے
نہایت دانائی سے ایک یہود کو چند باتیں فہمائش کیں اسپر یہود
مذکور نے دربار میں آکر حسب ایماء خلیفہ درخواست شادی کی دختر خلیفہ
سے کی خلیفہ نے جواب دیا کہ یہہ امر نہیں ہو سکتا کسواسطہ کہ تو دین اسلام
سے بیگانہ ہے یہودی نے کہا اسمین کچہہ قباحت نہیں کسواسطہ کہ تمہارے
پیغمبر نے بہی علی ابن ابی طالب سے اپنی دختر کی شادی کی تہی خلیفہ
نے فرمایا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ از جملہ عظماے ملت محمدی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم تہے یہودی نے کہا اگر یہہ بات ہے تو اونکو برا کیون کہتے
ہو خلیفہ نے سب ارکان سلطنت کی طرف دیکہا اور فرمایا کہ
اسکا جواب دو سب نادم ہوئے تب خلیفہ نے فرمایا کہ آپ سے کوئی
شخص ایسے حرکت نکرے لیکن یہہ رسم برا کہنے حضرت علی و اہل
بیت کی اب بہی قوم خوارج و نواصب مین جاری ہے مگر خلیفہ نے خطبہ سے
اور اکثر لوگونکی زبان سے یہہ امر موقوف کیا اور نیکنامی دارین

حاصل کی وعلی ہذا القیاس ایسا ہی حال حضرت عثمانؓ کا سمجھنا چاہیے
بلکہ انکا دو صاحبزادیونسی نکاح ہوا اور اگر حضرت عمرؓ ایسی تہی جیسے
شیعہ جانتی ہین تو حضرت علیؓ نے کیون شادی انکی اپنی دختر سے کی
تہی اگر شیعہ یہہ جواب دین کہ اونکو یہہ حال معلوم نہ تہا لاعلمی سے یہہ
امر واقع ہوا تو ہم کہتی ہین کہ یہہ عذر انکا غلط ہی کس واسطے کہ
شیعونکی نزدیک علم کان وما یکون کا یعنی کل حال حال واستقبال
امامونکو حاصل ہوتا ہی اور آپ تو سردفتر کل فرقہ امامونکی تہی بلکہ نزدیک
شیعہ غلاۃ خدا تہی اور واضح ہی کہ بزرگون کو خلافت سی کیا فایدہ
تہا کہ در حالت خلافت اپنی ہاتہہ سی محنت مزدوری کرکی کہاتی پیتی
اور موافق عام لوگونکی رہتی تہی یہہ جاہ وحشم مثل سلاطین دنیا
دوست نہ تہا چنانچہ نقل حضرت عمرؓ مشہور ہی کہ کبہی کام گلکاری
کا کرتی تہی اور کبہی لکڑی جنگل سی کاٹ کر بوجہہ سر پر رکہہ کر
سر بازار لاکر فروخت کرکی کہاتی تہی اور بہت نقلین اسطرح
کی ہین اونکا باعث طول ہی اور جو شیعہ دلیل بغض بعض امور سے
کہ اوسی آزردگی فیما بین ان بزرگان دینی کی باہمی جانشین کہتی
ہین لاتی ہین فی الحقیقت جیسا آدمی آپ ہوتا ہی ویسا ہی اورونکو
جانتا ہی حالانکہ یہہ بزرگ خلاصہ موجودات تہی ان توہمات خیالی

فاسد کا وہان کیا کام اور قطع نظر اسکی اکثر آزردگی درمیان بزرگان باعتبار
امور دنیا واقتضای بشریت بہت ہوتی ہین درود و طرف بسبب اس
آزردگی کے اپنی درجہ سی نگذری اور مستحق تحقیر واہانت کی نہوئی چنانچہ در
میان حضرت یوسف علیہ السلام وبرادران اونکی آزردگی ہوتی اور
درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام وحضرت ہارون علیہ السلام کہ بروقت
گوسالہ پرستی امت کی حضرت موسیٰ نی ریش حضرت ہارونؑ کی کہ برادر
کلان تہی پکڑی اور بال سر کی کہینچی کہ دونو حال کلام مجید مین موجود ہین
کتاب بحر المناقب مین کہ معتبر کتاب شیعہ کی ہی لکہا ہی کہ جناب رسالت
پناہ صلعم بخانہ حضرت فاطمۃ الزہرا تشریف لیگئی حضرت علیؑ کو نہ دیکہا فرمایا
کہ ابن عم میرا کہان ہی حضرت فاطمہ نی عرض کیا کہ درمیان میری او
اونکی مغاضبہ یعنی ناخوشی ہوگئی اس سبب سی باہر گئی اور اس جگہ قیلولہ
کیا بعد اسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئی دیکہا
کہ جناب مرتضی زمین پر لیٹی ہوئی ہین اور موہنہ وسر آپکا خاک مین بہرا ہوا تہا
فرمایا قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب **چوتہی** ابو مخنف لوط ابن یحیی کہ
عمدہ پیشوای شیعہ امامیہ کا ہی لکہتا ہی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی
جو صلح معاویہ سی کی ہی اسکو حضرت امام حسینؑ مکروہ جانتی تہی پس
ظہور ان امور کا باقتضای بشریت ہی ہرگز موجب فسق یا طعن کا نہین ہی

ہوتا اور عصمت میں خلل نہیں آتا اور ایسی ہی بعض بعض اماموں میں بھی
دعوی امامت پر باہم تکرار ہوتی اور نوبت ارتکاب کبائر کی پہونچی کہ سابق ہو
لکھا گیا اور سنی و شیعہ کی نزدیک ان بزرگان کی ذمہ پر یہی الزام
نہیں رکھتی اور مناقشہ جو فیما بین حضرت امام جعفر صادق و عبداللہ بن حسن
مثنی واقع ہوتی کتابوں شیعہ امامیہ اثنا عشریہ میں بھی موجود ہیں ملا محمد
رفیع واعظ شیعہ نی بھی ابواب الجنان کی کلینی سی نقل کی ہی اور
صحابہ کرام کو کہ ساتھہ حضرت امیر و حضرت فاطمہ کی باب فدک وغیرہ پر رد
واقع ہوتی نہیں اسی قبیل سی تہیں اور فرقہ شیعہ کی کل اقوال سب مقدموں میں
ایسی ہی ہیں چنانچہ کہتی ہیں کہ بعد وفات جناب پیغمبر صلعم وحی جناب علی
مرتضی کی طرف آتی تہی اور حضرت فاطمۃ الزہرا کی طرف بھی
وحی آتی تہی اور قران فاطمہ مشہور ہی اور ایک نسخہ بھی اوس وحی یا
قران فاطمہ سی شیعوں کی پاس موجود نہیں ہے اور صاف دروغگوئی ایسی
ظاہر ہی **اول** احکام الٰہی کا فر کہنا صحابہ و خلفا ثلثہ و چند
امہات المومنین کہ احتساب ازواج سوی پیغمبر صلعم نہیں جلاء العیون
لکھا ہی کہ بروز چہار شنبہ دوم شہر صفر سنہ ہجری میں بیچ گہر ام المومنین
میمونہ کی جناب سرور عالم صلعم کو درد سر ہوا اور سب ازواج مطہرات
وہاں تشریف لائیں آپ نی چند مرتبہ فرمایا کہ این انا غدا یعنی میں کل

کو کہاں رہو نگا سب امہات المومنین کی جانا کہ مقصود سید المرسلین یہہ
ہی کہ حالت بیماری مین بیچ گہر حضرت عائشہ صدیقہ کی ہین اس سبب
سی حضرت عباسؓ و علی مرتضیٰ انکو بیچ گہر حضرت عائشہ صدیقہ کی
لیگئی اور بعد انتقال کی بہی اوسی گہر مین دفن فرمایا اور ازواج مطہرات
کی حق مین اللہ تعالی فرمائی ہین قوله تعالی النبی اولی بالمومنین من انفسہم
وازواجہ امہاتہم **دوم** تفضیل یعنی عشرہ کہ داماد حضرت علیؓ کی
ہین اور نیز ذکر اللہ جلشانہ کی باوجودیکہ کلام مجید مین فرمایا ہے الذکر
اللہ اکبر **سوم** طعن اعظم مہاجرین و انصار و خلفاء ثلاثہ و اکثر عشرہ
مبشرہ مثل طلحہ و زبیر و عائشہ و حفصہ بعد نماز پنجگانہ واجب جانتے
ہین شیعہ جس حالت مین سوئے اختفا در جناب خالق جلشانہ رکہتی
ہون اور حضرت آدم علیہ السلام و جملہ انبیاء و بعضی جناب محمد
الرسول اللہ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کو اور ملائکہ مقربین کو برا کہتی ہین
خلفاء الراشدین و ازواج مطہرات پر کیا موقوف ہی جو چاہین سو کہہ دیں
چہارم مقرر کرنا عید غدیر کا ہی یعنی ہجدہم ذی الحجہ اور
اس عید کو افضل عید الفطر و عید الضحی سی جانتی ہین اور نام
اسکا عید اکبر رکہتی ہین کہ خلاف شرع ہی **پنجم** مقرر کرنا عید
بابا شجاع الدین کہ نزدیک اونکی نام لولو کہ مخبوس سے نائل

حضرت عمرؓ کا ہی یعنی روز نہم ربیع الاول اور روایت کی ہی علی
ابن مطاہر الواسطی نی احمد بن اسحاق سی کہا کہ آجکی دن یوم عید اکبر اور
مفاخرہ اور یوم زکاۃ عظمی اور یوم برکت ہی اور ہی احمد بن اسحاق
اول وہ شخص ہی کہ جس نی بیچ اسلام کی عید نئی پیدا کی پیچہی اور لوگ
تابع اوسکی ہونی پہر اس عید کو بہی قتل دیگر اخبارات واہی نسبت
ساتھہ اماموں کی کہا اور در اصل یہہ عید مجوسیوں کی ہی کہ باستماع خبر قتل
حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ مجوسی کی ہاتھہ سی کمال فرحت اور شادمانی
اور انکو خبر قتل کی اس تاریخ پہونچی تھی والا قتل حضرت عمرؓ ۲۶ ذی الحجہ
اور دفن آپکا غرہ محرم اور آیۃ شریفہ اعنی قولہ تعالی من کان عدوا لله
وملائکتہ ورسلہ وجبرئیل ومیکائیل فان الله عدو للکافرین مین یہہ
بات ہی کہ قوم یہود حضرت جبرئیلؑ سی دشمنی رکھتی تھی وجہ اسکی کئی ہین
لیکن جس حالتمین ملائکہ کا لفظ آچکا تھا پہر کچہہ چندان ضرورت ذکر
نام حضرت جبرئیل ومیکائیل کی نہ تھی لیکن ذکر انکا بنظر ترتب منزلت انکی
کہ مرتبہ انکو نہایت بلند ہی اور یہہ کہ بالخصوص دشمنی انکی موجب دشمنی خدا
کا ہوتا ہی لیکن ذکر فرمانا نام میکائیلؑ کا اگرچہ یہود کو ساتھہ انکی
دشمنی تہی اسمین ایک نکتہ ہی کہ جبرئیلؑ ومیکائیلؑ باہم بیچ اتحاد
مرضی واطاعت پروردگار اپنی کی حکم یکجان ودو قالب کا

رکھتی ہین کہ میکائیل اشارہ فرمایا ہے اور اثبات کی کہ عداوت جبرئیل لعینہا عداوت میکائیل کی ہی اگرچہ ساتھہ زبان کی نہ کی اور اپنی آپکو دوست میکائیل کا جانتی ہین مثل فرقہ روافض کہ عداوت خلفاء ثلاثہ سی رکھتی ہین اور زبان سی اپنی آپکو دوستدار خلیفہ چہارم کا جانتی ہین حال آنکہ عداوت تینون خلیفہ کی لعینہا عداوت خلیفہ چہارم کی ہی چنانچہ کسو بزرگ نی فرمایا ہی

رباعی

ربط خلفاء اربعہ ہست ازلی ✣ گفتن ز خلاف شان شود شرک جلی ✣ اندر این نکتہ طفل ابجد خوان ہم ✣ گز وصل سہ منفرد نست ترکیب علی ✣

حسن صباح شیعہ حمیری

فی سنہ ہجری مین خروج کرکی قلعہ الموت پر قبضہ کیا اور جہاں اعتبار شاقہ مردمان قزوین و طبریہ و کوہستان کو دام زور مین لایا کہ معتقد اوسکی ہوئی اور سنی مذہب تنزار یہ ظاہر کیا اور ردی پہلی ابتدا مسلمین اہل سنت و جماعت کی ہوئی اور تشیع اپنونکو کہا کہ شہرون اسلام مین جاکر علماء و امراء وغیرہ اہل سنت و جماعت کو جس حیلہ سی ہوسکی مار ولیں کوئی طالب علم اور خدمتگار بنا اور جماعت کثیر علماء و امرا اہل سنت و جماعت کو قتل کیا سبب اوسکی یہ تھی اجل کی مسمی کیا کو خلیفہ اپنا کرکی واصل جہنم ہوا

نظم منطق الطیر

و رکھنی تکذیب اصحاب رسول ✣ بقول پیغمبر نگردی قبول ✣ گفت ہر یاریم نجم رہ و شن است

بهترین قرنها قرن من هست + بهترین خلق یاران من اند + اقربا و دوستداران
من اند + بهترین چون نزد تو باشد تبر + کی توان گفتن ترا صاحب نظر +
اور ذات جناب علی مرتضی کی وه تهی + چونکه آن بدبخت آخر از قضا
ناگهان زخمی بزد بر مرتضی + مرتضی را شربتی کردند راست + مرتضی گفتا
که خونی من کجاست + شربت او را ده نخست آنگه مرا + زانکه او خواهد
بدان بهره مرا + شربتش بردند گفت انیست قهر + حیدر اینجا خواهدم کشتن بزور
مرتضی گفتا بحق کردگار + گر نخوردی شربتم آن نابکار + من نخوردمی
لب او بهم + پیش حق در جنت الماوی قدم + مرتضی را چون نگشت آن غم ز دل
مرتضی بی او نخواهد شد در بهشت + آنکه چندین نیش غم دشمن بود + با چنین دشمن بجز
چون طمع بود + چند گوئی مرتضی مظلوم بود + در خلافت راندن محروم
بود + چون علی شیر حق هست و تاج سر + ظلم نتوان کرد بر شیر
ای پسر +

ذکر چهاردهم در بیان متعه شیعه

متعه کو فرض اور افضل عبادات کا ساری خیال سی جانتی هین اور وه
کیا هی مثلاً ایک عورت کی ساتهه ایک رات یا زیاده کا متعه کر لیا
اور خرچی اوسکی دیدی تو اس فعل کو حلال مثل نکاح سمجهتی هین اور صورت
متعه دوریه کی شیعونکی یهان درست هی یعنی ایک جماعت مجتمع هوکر
کی ایک عورت سی متعه کری اور سب آدمی اوس عورت کی پاس بطور

دورہ جاوین تو وہ عورت سبکی واسطے حلال ہی اگرچہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ
اس زمانہ کی اس طرز کا انکار کرتی ہین لیکن محققین انکی لکھتی ہین
فی الحقیقت حیا وغیرت کا کیا کام یہہ مقام داخل خارج فرقہ ہای شیعو نکا
ہی گویا دفتر کلکڑی ہی علاوہ اسکی شرع شریف مین وطی کرنا موطوء
پدر و پسر بہ متعہ یا نکاح و وطی خسر و دختر دختر و دختر پسر و خواہر و
دختر خواہر سوای اسکی جو اور اس قسم کی عورتین حرام مین اور ظاہر
ہی کہ ایک مہینی تک بلکہ زیادہ اس سی حال حمل کا معلوم نہین ہوتا
خصوصاً جو متعہ سفر مین واقع ہوا اور سفر بہی دراز ہوا اور ہر منزل
یا اکثر مین اتفاق متعہ جدید کا ہوا اور اس عرصہ مین عورت حاملہ
ہوتی تو یہہ معلوم نہین ہوسکتا کہ حمل کسکا ہی اگر دختر پیدا ہوئی
اور حمل او سکا نہ پدر کو نہ دختر کو بہر بعد شش سال وہ شخص مالک اوسکا
یا برادر اونہین متعہ لو نمین آوتی اور حسب الحکم مذہب اپنی مکرر مرتکب
متعہ یا نکاح کا ہو تو کیا خوب تماشا ہی وہ ہی دختر وہی جورو قطع نظر
اسکی متعہ زنان کی واسطے بہترین عبادات اور افضل اطاعات
جانتی ہین میر فتح اللہ شیرازی نی تفسیر مین نیچی اس آیہ شریفہ

قولہ تعالی فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً
ابن بابویہ پیشوای شیعہ سی نقل ہی کہ وہ حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام سی روایت کرتا ہی کہ اگر کوئی کسو عورت کی ساتھہ
متعہ خالصاً لوجہ اللہ کری تو حق عزوجل تمام گناہ اوسکی معاف
فرماوین اور جو غسل کری اللہ تعالی بعدد ہر موئی تن کہ پانی اوسپر
گذری مغفرت و رحمت عطا فرماوین اور اسی تفسیر مین جناب
سرور کائنات صلعم سی روایت کرتا ہی کہ جو شخص دنیا سی باہر
جاوی اور متعہ نہ کیا ہو او روز قیامت کو بدہیئت و بدشکل یعنی
بینی بریدہ ہو گا پس بموجب اس روایت کی معاذ اللہ حضرت
انبیاء علیہم السلام و کل امام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین لی بیچ
نزدیک یعنی کل فرقون اہل اسلام کی نزدیک ثابت ہی
کہ انہون لی متعہ نہین کیا اس فضیحت مین شامل ہون اور نیز
تفسیر مذکور مین جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت
کرتا ہی کہ جس شخص لی ایک دفعہ متعہ کیا درجہ اوسکا حضرت امام حسین کا اور جسنی
دو بار کیا درجہ اوس کا حضرت امام حسن کا اور جسنی تین بار متعہ کیا درجہ اوسکا مثل حضرت
علی مرتضی کی برابر اور یہہ بھی تماشا ہی کہ کل انبیاء علیہم السلام
کا درجہ جناب علی مرتضی کی برابر نہو اور تین متعہ یعنی تین حرام
کرکی درجہ آپکی برابر ہو جاوی دروغ گو را حافظہ نباشد اور
جسنی چار متعہ کیتی درجہ اوسکا جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا کہ خاتم المرسلین اور سید المرسلین حاصل ہو جو فرقہ گمراہ شیعہ ہیں یہہ فعل شنیع انمین
جاری ہی اور اکثر اس فرقہ کی لوگ اس بلا میں مبتلا ہیں ایسی ہی ظاہر ہوتا ہی
کہ یہہ ان حضرات کے مقرر نہیں فرقہ شیعون میں بطفیل اس فعل متعہ کی بہت
محمد رسول اللہ اور بہت علی مرتضیٰ اور بہت امام حسن اور بہت امام حسین ہوتے
اور جو قرب قیامت کا ہوتا جاتا ہے اور فسق فجور کی زیادتی ہوتی جاتی ہے تو
یقین ہی کہ اب اس رتبہ کی لوگ بنسبت زمانہ سابق زیادہ پیدا ہونگی تو قوم
شیعہ میں بڑی رونق ہو جاوی گی ایک شخص افغان ظریف نی کہا جاتا ہے
کہ تو اب پانچ بار متعہ کرنی کا مرتبہ خدای کا قرار دیتی ہو یہہ عاصی عرض کرتا ہے
کہ اگر متعہ ایسی عمدہ چیز ہی کہ جیسا یہہ فرقہ واسطہ حلال کرنی حرام اور زنا
روای اپنی قوم کی لکھا ہی تو کیا ضرور تہا جو اللہ تعالی نی واسطہ نکاح ایسے
شی عمدہ چہوڑ کر حکم فرمایا اور واضح ہی کہ جب سے جہان پیدا ہوا اب تک
سوای نکاح کی متعہ کا حکم کسو شریعت میں یا دیگر مذاہب میں نہیں جاری
نہیں ہوا البتہ یہہ بات تو ہی کہ ہر روز سے آفرینش سے تا ہنوز کل اقوام بنی نوع
انسان میں طور نکاح جاری ہے نہ متعہ تعجب ہی کہ اگر شیعونکی نزدیک
متعہ فرض اور ایسی افضل عبادات ادا کا ہی تو مرد واسطہ اپنی نفس کی لیتے
ہین بہن واسطہ مستورات متعلق اپنی اس نعمت عظمی وثواب سی محروم
رکہتی ہیں اور بزرگون نی کہا ہی **قول** انچہ بر خود نہ پسندی بر دیگر مپسند

ذکر باب پانزدہم در مسایل شیعہ فقہ شیعو کی عجب تماشہ کی ہی
سچ ہی جیسا مونہہ ویسی اپات چند مسایل بطور نمونہ لکھی جاتی ہین **مسئلہ**
اگر آدمی نماز مین ہو اور پاد یعنی گوز اوسکا نکل جاوے تو نماز نہین جاتی **مسئلہ**
اگر آدمی نماز پڑہتا ہو اور اوسکا گوشت وغیرہ کوئی جنگلی جانور کہاتا
جاتا ہو تو نماز ٹوٹتی نہین بفاصلہ دس قدم چلا جاوے اور سنگو اگر نماز مین آجاوے
تو نماز مین کچہہ خلل نہین آتا **مسئلہ** اگر آدمی بالکل برہنہ ہو صرف تہوڑی مٹی
شرمگاہ اور فوطون پر لگائی تو نماز درست ہی حالانکہ ستر عورت فرض ہی
مسئلہ اگر حج مین زنا واقع ہو تو حج مین نقصان نہین آتا **مسئلہ** نماز نفل مین جس
طرف چاہی مونہہ کرکی نماز پڑہی کچہہ قبلہ کی طرف ضرور نہین
لیکن یہ مسئلہ سوار و سفر کا بموجب حدیث جناب پیغمبر صلعم آئی علحدہ ہی
نہ کہ بلا عذر **مسئلہ** اگر کسی مکان مین نجاست انسان کی خشک
پڑی ہو کہ کپڑی و بدن پر لگی نماز بعین جگہ درست ہی حالانکہ طہارت مکان
بہی نماز مین شرط ہی **مسئلہ** اگر کوئی شخص دونو ہاتہ تازہ اور دونو
ہاتہہ بلکہ بدن جو کچہہ پاخانہ مین غوطہ دی کہ اوسمین پاخانہ و پیشاب انسان کا
ہوتا ہی جو کچہہ بدن پر لگجاوی اوسکو بدون دہونی کی دور کردی نماز
جائز ہی اور ظاہر ہی کہ اللہ تعالی نی پانی کو ایسی ہی کامونکی
واسطہ پیدا کیا ہی **مسئلہ** اگر کوئی شخص نماز پڑہ چکی پہر اوسکو معلوم

ہو گر گوہ خشک انسان یا جانور یا منی و خون و مثل اسکے بہمین لگ رہا ہی نماز
جایز ہی **مسئلہ** اگر پیشاب کرکی تین دفعہ ذکر یعنی شرمگاہ کو مرد اپنی جہٹکے
دی اور پہر قطرہ آجاوی تو پاک ہی **مسئلہ** شیعونکی نزدیک وضو ہونا
تمام موتہہ کا وضومین ضرور نہین اور شرط نہین حالانکہ کلام مجید مین
اللہ تعالی نی فرمایا ہی فاغسلوا وجوہکم یعنی دہوؤ منہ اپنا اور دہونی کی مقرر کیا
ہی کہ جو کچہہ درمیان سر انگشت یعنی انگوٹہا اور انگشت میانہ جسکو بیچکی
انگلی کہتی ہین آدمی پیشانی سی نیچی تک پہنچی اور امام موسی نی روایت کر لی
ہین **مسئلہ** بیچال مرغ پاک ہی **مسئلہ** نماز مین اگر تشنگی لگی تو پانی
پینی جایز ہی **مسئلہ** اگر نماز مین عورت خوبصورت کو بغل مین کہینچی اور شرم
گاہ اپنی عورت کی شرمگاہ سی مقابل کری اور مذی جاری ہو
تو بہی نماز جایز ہی سند اسکی یہہ ہی کہ ذکر کیا اسکو طوسی ابو جعفر
وغیرہ پیشوایان شیعہ نی **مسئلہ** اگر نماز پڑہنی والا حالت نماز
مین اپنی خایہ و ذکر سی بازی کری کہ لعوظ ہوا اور مذی بہی جاری
ہو نماز مین کچہہ خلل نہین آتا **مسئلہ** اگر کسو آدمی کو کام ہو اور اسکو پانچون
وقت کی نماز اکہٹی پڑہ لی معلوم ہو کہ قضا نہین ہوتی چنانچہ
قوله تعالی ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا
مسئلہ اگر کوئی شخص روپیہ بہت رکہتا ہی آخر سال مین ادا اپنی

زیور یا ظروف یعنی برتن بناوی تو زکاۃ نہین آتی مسئلہ روزہ مین نہانا
پوست جانورون کا دہر کی رکہنا درست ہی اور ایسی ہی اگر لونڈی کی
ساتہہ اغلام کری اور بغیر جماع براہ دبر و قبل یعنی شرمگاہ عورتسی روزہ
مین خلل آتا مسئلہ جماع کرنا منکوحہ اپنی سی دبر مین درست ہی مسئلہ
شیعہ کو اہل سنت جماعت سی اغلام کرانا بدین خیال کہ رفتہ رفتہ شہوت
سنی کی جاتی رہیگی اسطور تمدن قطع نسل اہل سنت کی متصور ہی ثواب
عظیم ہی اور مسایل شیعہ غلاۃ کیسانیہ کی معلوم نہین ہوتی کسواسطہ کہ
علما و کتابین انکی ہندوستان سی مفقود ہین لیکن مختار بن ابی عبیدہ شیعہ نی
اپنی طرف سی بہت باتین شریعت مین مقرر کین اور دعوی کرتا
تہا کہ حضرت جبرئیل میری پاس آتی تہی اور وحی لاتی تہی اور علماء
دیگر فرقہ شیعہ نی بہت احکام خلاف شرع اپنی طرف سی احداث
یعنی گہڑی ہین کتابین او… انکی اکثر بلاد مین ملتی ہین اور کتاب
الاحکام انکی مشہور ہی افسوس یہہ ہی کہ ان سب مسایل کی بہی نسبت
اہونکی طرف کرتی ہین

فرگ شانزدہم در مطاعن خلفاء ثلاثہ و دیگر صحابہ کرام و ازواج مطہرات

اور شیعہ ان مطاعن کو اپنی زعم مین کتابون اہل سنت و جماعت
سی ثابت کرتی ہین لیکن یہہ بات بہت بدیہی ہی ر فسم کچہہ ہوا

ذکر مجملاً اسکا ان اوراق مین لکھتا ہی واضح ہو کہ تمام عالم مین ایسا کوئی
نہین ہی کہ زبان بدگویان و عیب جویان سی بچی اور اوسکی حق مین
طعن و قدح جاری نہو بلکہ جناب کبریا جلشانہ خالق ارض و سما و ما بینہما
مین بہی تامل ہی اور فرقہ معتزلہ انکار عصمت کل انبیا و رسل علیہم السلام
کرتی ہین اور نسبت گناہان صغیرہ و کبیرہ کی اونکی طرف کرتی ہین اور سب
باتونکو آیات و احادیث سی ثابت کیا چاہتی ہین تو بہی کل اہل اسلام کی
نزدیک غلط ہی اور فی الحقیقت غلط ہی اور بالکل غلط ہی کسواسطے کہ
معصوم ہونا کل انبیا علیہم السلام کا کہ خاص الخاص بندہ پروردگار
جلشانہ کی اور برگزیدہ مخلوقات عالم کی ہین ثابت و متحقق ہی اور ایسی ہی
فرقہ یہود انکار عصمت ملائکہ کا کرتی ہین اور خارجی اور ناصبی نی
بیچ جناب حضرت علی المرتضی و اہل بیت کی بہی و تبیرہ بکا ہی اور اہل التشیع
نی بجناب صحابہ کرام و ازواج مطہرات لیکن اوپر عقلمند و نیکی اور
مردمان ہدایت نصیب کی پوشیدہ نہین کہ یہہ سب غوغو سگان
نسبت بتو افشانی ماہ کی ہی ہرگز کچہہ نقصان منزلت ان بزرگان کا
نہین کرتی ایک ادنی بزرگی منجملہ بزرگیہای صحابہ کرام و ام المومنین
ازواج مطہرات یہہ ہی کہ فرقہ بدگویان نی باوجود کمال عناد و نہایت
دشمنی باوصف تلاش بی شمار اسقدر عرصہ دراز تک یہہ ہی حیلہ

شبہ اول سی انکی ہاتہہ آتی ہین اور ظاہر ہی جو شخص اونکی ریاست
ایک خانہ کی بہی کہتا ہی اوسی ہو رہا نگی مین اگر ہر روز ایک خطا واقع ہو
اور باقی امور صواب ہون ایسا آدمی بہی غنیمت اور نادر ہی چہ جا کہ ریاست عام
اور معاملات گوناگون ساتہہ خلق اللہ کی رکہتا ہو یہہ صرف انعام الٰہی ہی کہ
خطا سی بچتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی حق مین بیس عدد
طعن مثل فدک وغیرہ کرتی ہین اور فدک کا سب مین اعلی طعن ہی اوسکا حال
گذرا اور یہہ مختصر متحمل بیان کل کا اور جواب اونکی کا نہین ہو سکتا جن صاحبکو
شوق ہو تحفہ اثنا عشریہ کو دیکہین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ
کی حق مین گیارہ طعن ہین عمدہ اومین قصہ قرطاس کا ہی حال اوسکا بہی گذرا
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی حق مین دس طعن ہین اور حق حضرت
عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ محبوبہ مطہرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی حق مین دس طعن ہین منجملہ اونکی بڑا طعن قصہ جمل ہی اور وہ یہہ
کہ حضرت عایشہ نی واسطہ طلب خون حضرت عثمان کی سفر فرمایا حالانکہ یہہ
وارثہ عثمان کی نہین اور اسباب مین کئی طعن ہین آخر مقابلہ لشکر
امیر المومنین عایشہ و علی کا ہوا **جواب** حضرت عایشہ ام المومنین
اور محرم محرم جناب پیغمبر خدا صلعم ہین جاری کرنا احکام الٰہی کا کہ عمدہ
اونکا قصاص ہی خصوصاً قصاص ایسی مظلوم کا کہ باوجود

خلیفہ ماری گئی کسو واسطہ کوشش نفرمائین لیکن جانتا کہ عائشہؓ کو
بغض علی یا علی کو بغض عائشہ رضی اللہ عنہما کا نہ تہا چنانچہ فضایل و مناقب
باہمدگر روایت کی گئی ہین اور جو حضرت عثمانؓ کو مردم کوفہ و مصر کی ہمیشہ کہا
حضرت علی کی نسبب مصلحت وقت کی اونسی تعرض نفرمایا انقصاری مذکور
نی اس فعل شنیع سی فخر اور برا کہنا حضرت عثمانؓ کا شروع کیا جماعہ کثیر
صحابہ عظام مثل طلحہ و زبیر و نعمان بن بشیر و کعب بن عجرہ وغیرہ اور
قتل حضرت عثمانؓ کی افسوس کرتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ حادثہ بیچ اثر
امت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سخت شنیع واقع ہوا اگر ہم
جانتی کہ یہہ بلوہ اس حد تک پہونچیگا تو ہم پہلی سی منع کرتی الغرض
وہ مظلوم ماری گئی اور حق پر تہی جو یہہ باتین صحابہ کی قاتلان حضرت
عثمانؓ کی کان مین پہونچین اونہون نی چاہا کہ ان صحابہ کو بہی قتل کرین
مردم مخلصین اس ارادہ فاسد پر مطلع ہو کر مکہ معظمہ کو روانہ
ہوئی اور وہان ام المومنین حضرت عائشہؓ واسطہ حج کی تشریف
لیگئی تہین پہونچی اور عرض کیا کہ ہم تمہاری پناہ مین آئی ہین کسواسطہ
کہ تم مادر مسلمانان کی ہو اور جسوقت طفل کسو خیر سی خوف
کرتا ہی دامن مادر مین پناہ پکڑتا ہی لازم ہی کہ شر و غوغا عجب
کا ہماری سر سی دفع کرو اور علی لسبب مصلحت وقت کی

دفع شر اونکی سی سکوت فرمائی ہین اور وہ اشقیا بسبب سکوت امیر المومنین کی
خیرہ ہو گرہا تہہ اور زبان ظلم و تعدی دراز کرتی ہین جب تک قصاص عثمان رض
واجبی نکیا جائیگا یہہ لوگ خون ریزی اور ظلم مین دلیر ہونگی اور ہمکو
ہرگز اطمینان حاصل نہوگی حضرت عائشہ نی فرمایا کہ صلاح یہہ ہی
جبتک وہ اشقیا بیچ مدینہ منورہ کی ہین اور دربار امیر المومنین کو پکڑی
ہوئی ہین اور امیر کو مجبور اپنا کیا ہی تم مدینہ مین مت جاؤ اور دوسری
جگہ امن و اطمینان کی قرار پکڑو اور علی کو اوس جماعت سی بحیلہ و تدبیر جدا
کرکی اپنی جماعت مین لو جو خلیفہ تمہارا تہہ آوی اور رفیق تمہارا ہووی تو
فکر بنیہ اور سیاست اور لینی قصاص خلیفہ مقتول کا کرو کہ آیندہ
اوروں کو عبرت ہو اور اس قسم کام بزرگ کو سہل مت جانو سب صحابہ
نی صلاح صواب دید آپکو پسند کیا اور اطراف عراق و بصرہ مین
اوسوقت لشکر اسلام جمع تہا تجویز رہنیکی کری اور حضرت عائشہ
سی عرض کیا اور باعث ہوئی کہ جبتک فتنہ رفع نہو اور حصول
امن و درستی امور خلافت اور تعلقات ہمارے امیر خلیفہ وقت
کی نہو تب تک آپ ہی ہمارے ساتہہ رہین کیا پس آداب تمہارے کی کہ مادر
مسلمانان و حرم محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور جملہ ازواج
سی محبوب تر اور مقرب تر آپ ہین اشقیا قصد ہمارا نکرین اور ہمکو تلف

کرکے جو طلحہ شوہر ام کلثوم ہمشیرہ حقیقی حضرت عائشہؓ و زبیر ہمشیرزادہ
حقیقی حضرت عائشہؓ کی تھی یعنی محرم ساتھ تھے ناچار بقصد اصلاح و انتظام
امور امت و حفظ جان چندے صحابۂ عظام جناب سرور عالم صلعم
کے رشتہ دار قریب تھے قبول فرمایا اور طرف بصرہ کی حرکت
کی حضرت امیر المومنین علیؓ کو قاتلان حضرت عثمانؓ نے کہ بیچ تمام گروہ
خلافت کی دخل پا گئی تھی اس نسبت کو دوسری طرح بدل کر
عرض کیا اور باعث ہوئی کہ خواہ مخواہ تعاقب و تنبیہ کا قصد کرنا چاہیے
اور حضرت امام حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن عباس
علیہم السلام نے ہر چند اس امر سے منع کیا لیکن بسبب غلبہ ان اشقیا
کے کارگر نہوا آخر حضرت امیر المومنین نے عازم کیا اور نزدیک
بصرہ کی پہونچی و مسمی قعقاع کو پاس ام المومنین و طلحہ و زبیر کی واسطے
اس بات کی بھیجا کہ مقصد انکا دریافت کرکی عرض کرے قعقاع نے جا کر
حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ ارادہ اصلاح کا ہے اور سکون فتنہ
پھر بحضور خلیفہ عرض حال کیا تیسری روز ان سبکی شام کو یہ
بات ٹھہری کہ صبح کو ملاقات امیر المومنین و طلحہ و زبیر کی ہوگی اور
قاتلان عثمانؓ اوس صحبت میں حاضر نہوں یہ بات اون
اشقیا کو بری معلوم ہوئی حیران و سراسیمہ ہو کر عبد اللہ بن سبا یہودی

بلی ایمان اپنی استاد کی پاس پہونچی اور علاج خراب کرنی اس صلح
کا پوچھا ہودی مردود نی کہا کہ اب اور کچھہ علاج نہیں لیکن تم
آنکو قتل اور جنگ شروع کرو اور امیر المومنین سی ظاہر کرو کہ پہلی
شروع لڑائی یعنی جنگ کا ام المومنین کیطرفسی ہوا چنانچہ پچھلی رات
اس فوج نی لشکر ام المومنین پر حملہ کیا جب دیکھا کہ آتش قتال بہڑکی اور
مر اور رہا بہہ لوگونکی کٹنی لگی ناچار لڑی اور جو ہونا تھا سو ہوا قرطبی اور
کل مورخان اہل سنت اس واقع کو اسطور پر لکھتی ہین اور نیز کتاب
خلاصۃ الاخبار مین لکھا ہی کہ جسوقت صلح قرار پا گئی اور مع جب اور ایک
مسمی علی بن حاتم طائی و مالک اشتر با جمعی دیگر کہ بیچ قتل حضرت
عثمان کی شریک تھی بفرمان حضرت علی مرتضی کی لشکر
سی جدا ہوئی گوشہ مین آپسمین گفتگو کرنی لگی مناسب ہے کہ کوئی حیلہ
اوٹھاوین کہ با ہمدگر فتنہ پیدا ہو بعد مشورہ وقت رات کی اوپر سپاہ طلحہ
و زبیر کی پہونچی اور غل مچایا کہ علی شبخون لائی لاچار طلحہ و زبیر بدر ستی
لشکر مشغول ہوئی اور اہل تدبیر فاسد یعنی خلل انداز وہانسی لشکر
حضرت علی مین پہونچی اور ایسا ہی بیان کیا کہ طلحہ و زبیر شبخون لائی
لاچار لشکریان امیر المومنین بہی مستعد جنگ ہوئی اور قاتلان
حضرت عثمان کہ مایہ اس فساد کی تہوئی اسلاف یعنی باپ دادی

فرقہ شیعہ کی بہکائی ہوئی عبد اللہ بن سبا یہودی کی تہی بعد
اسکے معاویہؓ و اہل شام سے بہی عناد ہوا کہ وہ قاتلان حضرت عثمانؓ
کو جانتے تہے کہ سپرد ہمارے کردو اور قصاص اور سیاست کردو اور حضرت امیر المومنین
علی مرتضیٰ کی طرف سے بسبب شوکت و غلبہ اشقیاء مذکور یہہ امر نہوا اور اپنی
مدعا کی اونکا قبول نفرمایا امیر معاویہ و اہل شام بدگمان ہوے اور انکار
خلافت امیر المومنینؑ کا کیا اور یہی باعث اس کام اور جہگڑا کہنا شروع
کیا اور واسطہ لڑائی کی اوٹہی حضرت علیؑ نے جو ان اشقیاء کی حق مین فرمایا
کتاب نہج البلاغت شیعہ مین موجود ہے اگرچہ شیعہ اس قسم کی روایت سے
بسبب قایم رہنی مذہب کی احتراز کرتی ہین لیکن برہان الہی ہے کہ ایکدو
عبارت ہوتی ہی سی انکی کتابونمین ملتی ہی اور اہل سنت و جماعت اصل
بیان کرتی ہین کچہہ طرفداری کسو جانب کی و تغلب و تصرف نہین کرتے
ناصبون و خارجیون نے یہہ الزام بذمہ حضرت امیر المومنین علیؑ کی
رکہا اور مردود ہوے اور شیعون نے بہی اوسکی یہہ الزام بذمہ حضرت امیر
المومنینؑ کی رکہا اور فی الحقیقت یہہ امر اتفاقی تہا کہ ہو گیا کچہہ قصور
کسو جانب مین نہین اور ایسی ہی دشنام و طعن بحق جملہ صحابہ کبار و بلا
تخصیص نام عمداً کہ ایسی کوئی فرد خالی نہین رہ سکتا ہے جیسے کہ

مقدمہ ہفتم در بیان خواص مذہب شیعہ

اور وہ کئی ہین **اول اوہام** اور وہ یہہ ہی کہ غلطی بیچ فکر عقل کی اکثر ہو جانی ہی لیکن حسب قوم کی اوپر اوہم غالب ہوتی ہین اونکی عقل کا اعتبار نہین رہتا مانند طفلان اور عورتان اونکی معاملہ ہوتی ہین جیسا کہ طفلان اسپ چوبی کو دوندہ اور شیر قالین کو درندہ جانتی ہین اور عورتین ترک کرنا رسوم مقررہ کا بیچ شادی غمی کی حرام جانتی ہین اسواسطہ عقل شیعہ کا اعتماد جاتا رہا کہ انکی فعل بہی مثل شگون نیک و بد و استخارہ و فال کہ انکو مانند وحی جانتی ہین مثل طفلان عورتان کی ہین مثلاً جیسی طفلان کہیلی مین بادشاہ و وزیر و کوتوال و چور اکسمین بناتی ہین اسیطرح شیعہ بہی ایام عاشورہ محرم مین کسو کو یزید اور کسو کو شمر اور بعضی عورتون کو مستورات اہل بیت سی مقرر کرکی وہ معاملات کرتی ہین جو اونکی ساتہہ کرنی چاہئین اور واقع ہوتی اور ان امور کی بطلان بیچ کلام اللہ تعالیٰ کی ہی قولہ تعالیٰ اِنْ ہِیَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْہَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنْ سُلْطَانٍ اور اسی پہلی لوگون نی کہا ہی **قول** اَلتَّشَیُّعُ خُنْثٰی ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ یعنی شیعہ اس امت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خنثین ہین **دوم عادات** اور وہ یہہ ہی جو کوئی بات کہ خاص و عام اس قوم شیعہ مین شہرت تمام رکہتی ہی علماء انکی اپنی کتابون مین کہہ تصریح اسکی نہین کرتی مثلاً انکار خوارق

اولیاء ہند اور ماتم و نوحہ و شیون و تصویر سازی و نوبت نوازی
ایام عاشورہ محرم میں اور اوسکو عبادت جاننا اور بیچ عید بابا شجاع
الدین لقب ابو لولو گبر مجوسی کی ایک تصویر حضرت عمرؓ آرد یعنی آٹی
سی بنا کر شکم میں شہد بہرنا اور پہر چہوری مار کر اوسکو پینا اور یوم دوشنبہ
کو نحس جاننا و علی ہذا القیاس اور جو انکی علما سی پوچہی تو انکار کرینگی
اور خلاف کتاب کی تبلاوینگی پس طعن بہی انکی اسی قسم کی ہین کر
ساری قوم مین جاری ہین اور کچہہ اصل نہین اور جمعہ و جماعت کا
ترک کرنا اور مسح قدمونکا بیچ وضو کی اور ترک کرنا مسح کا موزہ پر اور
ترک نماز سنت تراویح رمضان المبارک اور اغلام کرنا اور متعہ کرنا
کہ نا کارہ ترین اعمال دین و دنیا کی ہین افضل عبادات انکا جاننا

سوم ہفوہ اور وہ یہہ ہے کہ واسطے بچاؤ اپنی مذہب کی اور
شکست دینی مخالف اپنی کی وہ باتین کہ وہم و قیاس عقل مین نہون
اختیار کرتی ہین اور معنی ہفوہ کی لغت مین اوڑان جانور کی ہی یہہ
فرقہ بہی تقریر و تحریر مین اوڑان اوڑاتا ہی **چہارم غلو**
اور وہ یہہ ہے کہ جو چیز اپنی نزدیک ثابت نہین ہی از راہ کمال محبت
و اعتقاد بیچ حق محبوبان اپنی کی ثابت کرتی ہین اور جو بات اپنی نزدیک
ثابت ہی بیچ حق اونکی نی انکار کرتی ہین **پنجم تعصب** اور وہ

یہہ ہی کہ انکار کرین اوس مخالف کی ایک چیز کی تشاین کر نے نیک اُنکے
ثابت ہی بدلیل قطعی اور الزام مخالف کو اوسپر اوسی چیز کی کہ
اپنی نزدیک بھی منکر ہی بدلیل قطعی اور جو مخالف بھی نفی یجھ واثبات
موافق اپنی مقابلہ مین اوسکی لاوی وہ دلیل الزامی کہلاتی ہی نہ تعصب
او حقیقت غلو کی یہہ ہی اثبات منفی و نفی ثابت کری اور شیعونکو
بیچ حق اہل بیت وصحابہ کی بلکہ بیچ حق اہل بیت و اہل سنت وجماعت کی
بہی غلطی بڑی ہی مثلاً صحابہ و اہل سنت کو بیچ بعض مسایل فقہ کہ متعلق
تعلق ساتھہ امامت و لواحق اونکی کی ہی مخالف روایت اہل بیت کے
پایا تو حکم عداوت انکی کا ساتھہ اہل بیت کی کیا حالانکہ مخالفت
کو عداوت کہنا ہرگز نزدیک عقل درست نہین آتا کسواسطے کہ اگر دو
شخص مقصد واحد کا ارادہ کرین اور بیچ طریق وصول اوس مقصد
کی مخالفت کرین تو ایک کو دشمن دوسرے کا نہین کہتی چنانچہ شاگردان
فقیہ اعظم اہل سنت وجماعت کی ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سی جیسے قاضی
ابو یوسف و محمد بن الحسن شیبانی ہین انہون نے بیچ مسایل کے بہت مخالفت
اوستاد کی ہی پس انکو دشمن اوستاد کا نہین کہا جاتا اور نیز ابو مخنف
بلکہ شیعہ روایت کرتا ہی جناب حضرت امام حسین علیہ السلام زبان
صلح کرنی حضرت امام حسن علیہ السلام با معاویہ کہ یہہ انکار اوس صلح کی

فرمائی ہی کہ حضرت امام حسنؑ نے خطا کی پس انکار و تخطیہ اگر موجب
عداوت ہو تو معاذ اللہ منہا اسی لازم آتا ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
دشمن حضرت امام حسنؑ کی ہوں اور ثابت ہوا کہ مذہب شیعہ کا ساتہہ
مذہب یہود و مجوس ہنود کی مشابہت تام رکہتا ہی جاننا چاہیی کہ یہہ
منکر عذاب و عقاب پرسش یوم حساب اور وزن اعمال اور شمار
فرقہ ناسی شیعہ کا کرتی ہیں اور ان باتونکو سوا اتنی مذہب والون اپنی
کی حق میں کہتی ہیں یہہ طریق انہون نی یہود سی سیکہا ہی چنانچہ کلام مجید
میں فرمایا ہی قولہ تعالی نحن ابناء اللہ واحباءہ و لن تمسنا النار
الا ایاما معدودۃ قولہ تعالی و لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا
او نصاری یعنی ہم بیٹی اللہ کی اور دوست اوسکی ہیں ہرگز نہ چہوئیگی
ہمکو آگ مگر دن کتنی ایک اور ہرگز نہ داخل ہوگا جنت کو مگر جو ہوگا
یہود یا نصاری اور نیز بعض صحابہ کرام اور عناد کرنا ساتہہ
محبوبان و مقربان حضرت صمدیت کی بہی یہود ہی سی سیکہا اور نصف
قران مجید کو ظاہر معنی پر سمجہا اور نصف دوسری کو کہ بیچ مدح صحابہ
و مہاجرین و انصار کی ہی ساتہہ تاویلات باطل کی تحریف کونا
یعنی بدلنا یہہ بہی یہود سی سیکہا ہی اور شیعہ حصر امامت کا صرف
اولاد حضرت امام حسینؑ میں پر کہتی ہیں ایسی ہی یہود نبوت کو

مخصوص ساتھ اولاد حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
رکھتے ہین اور اپنی آپکو اولیاء اللہ کہنا اور بیچ مدح شیعہ علیؓ کی لم ترا انز
بہرنا اور بعضی الفاظ کلام مجید بدلنا اور جیسے یہودی کہتے ہین کہ
جبتک مسیح و دجال نآوینگی جہاد درست نہین ایسے ہی شیعہ اثنا-
عشریہ کہتے ہین کہ جب تک حضرت امام مہدی خروج نفرماوین تب
تک جہاد درست نہین جیسے شیعہ نماز مغرب مین جب تک ستارہ
نظر نہ آوے تاخیر کرتے ہین یہہ بھی بعینہ مذہب یہود کا ہے یہود کہتے
ہین کہ جو کوئی سعی و کوشش بیچ ایذا پہونچانے اور قتل کرنے مسلمانو کے
کرے اونکے واسطے ایسا ایسا ثواب ہے شیعہ امامیہ بھی کہتے ہین کہ قتل
کرنا ایک اہل سنت کا ثواب برابر عبادت ہفتاد سال کے ہے جس طور
سے مجوسیان خالق خیر کا اللہ تعالی کو اور خالق شر کا اہرمن کو
جانتے ہین ایسے رافضی خالق خیر کا اللہ تعالی کو اور خالق شر کا شیطان
کو جانتے ہین اسواسطے ائمہ اطہار نے فرقہ ہاے شیعہ کو خطاب مجوس امت
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہے اور جیسے مجوس عورتونکو مقدمہ
حرمت نہ جانتے اور بیبی عائشہؓ کی تہمت رکھتے ہین ایسے ہی رافضی بھی در
صورت متعہ وغیرہ تحلیل فرج دختران و ہمشیرہ ہاے اپنے کی رکھتے
ہین جسطور سے ہندو بہونکے ساتھ کرتے ہین اسطور سے شیعہ لوگ

محرم مین قبور ائمہ اطہار بنا کر غسل دیتی ہین اور سوار کرتی ہین اور نوبت بجاتی
ہین اور طعام سامنی رکہہ کر اوسکو تقسیم کرتی ہین اور شادی نکاح وحنابندی
حضرت امام قاسم و حضرت سکینہ عمل مین لاتی ہین جیسی ہندو مرد عورت منحصر اوپر
ذکر اور انثیین و مقعد کی رکہتی ہین اور جسطور روزہ مین بہلا کرتی ہین اوسی
طور سی شیعہ بہی کرتی ہین کہ برہنہ رہنا انکی نزدیک بحالت نماز و طواف
کعبہ مستحب ہی

ذکر عقیدہ ہشتم در معاد یعنی قیامت

اکثر فرقہ شیعہ مثل زراریہ کاملیہ منصوریہ حمیریہ باطنیہ قرامطہ
جناحیہ خطابیہ معمریہ میمونیہ مقنعہ خلفیہ حبابیہ کہتی ہین
کہ ایمان کی واسطی ہرگز قیامت نہین اور ارواح کو بہی سوای اس عالم کی
ٹہکانا نہین ہے اور دنیا مین انتقال ایک بدن سی دوسری بدن مین ہوتا ہے
اور یہہ خلاف کلام مجید کی ہی قولہ تعالی اعتدنا لمن کذب بالساعۃ
سعیرا یعنی تیار رکہا ہی ہم نی واسطے اوس شخص کی کہ جہوٹلاوے قیامت
کو دوزخ آخر مین سپارہ ۱۸ کی موجود ہی اور یہہ معتقد اون حکیمونکی
ہین کہ جو فلاسفہ نی ٹہیرا رکہی ہین دوسری شیعہ کہتی ہین کہ بعد خروج حضرت
امام مہدی کہ شیعونکی نزدیک پیدایش اونکی وقت صبح بست و
سیوم شہر شعبان ۲۵۵ھ ہجری ہی اور زندہ و تمسک قول ابو معشر
بلخی و ابو ریحان بیرونی و ماشاء اللہ مصری و ابن شادان مسیحی

دیگر اہل نجوم سے کرتے ہیں یہہ بدبیان سرائی اس قوم کی ہی جسقدر عقل سی دور
ادسیقدر جہل سی نزدیک یعنی قول نجومیو نکو اُمور اعتقاد شرعیت مین دخل
دینا کمال بی وقوفی ہی اور فی الحقیقت ممکن کا کوئی انکار نہین کرتا ہی لیکن جو
ممکن کو واقع جاننا اس قوم کا صاف مادہ مالیخولیا کا ہی اور حال اسکا
مفصل کتاب مستطاب تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی جن صاحبکو شوق ہو ملاحظہ
فرماوین اور رد و زائچہ اسمقدمہ مین لکہی ہین بسبب دلایل فلکیہ بہی اوپر طول البقا
انکی دلالت نہین کرتی بلکہ برخلاف اسکی اور تولد حضرت نوح علیہ السلام
کا باتفاق مورخین و منجمین نزدیک تحویل قران العربی اور دلایل فلکیہ بہی
اور طول البقا انکی دلالت واضح کرتی ہین اور زائچہ مین مذکور ہی اور یوشیعہ
ہین پہلی حادثہ دجال سی جناب پیغمبر خدا صلعم اور وصی یعنی علی اور
حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین و دشمن انکی یعنی خلفائے
ثلاثہ و معاویہ و یزید و مروان و دیگر امام اور قاتل اماموکی زندہ ہونگی اور تقصیر
وار ونکو عذاب دیا جائیگا پہر مار ڈالی جاوینگی اور پہر قیامت مین زندہ ہوینگے
یہہ بہی یعنی مردونکو پہلی قیامت سی زندہ ہونا اور پہر آنا دنیا کا نہین ہے
اور خلاف کلام مجید کی ہی قولہ تعالی رب ارجعون لعلی اعمل صالحا
فیما ترکت کلا انہا کلمة ہو قائلہا و من ورائہم برزخ الی یوم یبعثون
اور ثابت ہی کہ اللہ تعالی جسپر چاہین رحم فرماوین و جسپر چاہین

اور سے عذاب قوله تعالى يعذب من يشاء ويرحم من يشاء شیعہ اعتقاد
رکھتے ہیں کہ شیعہ امامیہ سے کسو کو بیچ گناہ صغیرہ یا کبیرہ بھی عذاب نہوگا نہ دن
قیامت کے نہ قبر میں اور صاحب تقویم کہ بہت بڑا فاضل امامیہ کا ہے لکھتا ہے
کہ صرف شیعوں کے ہفتاد و دو فرقہ ہوتے ہیں اونمیں سے اثنا عشریہ بہشتی ہیں
اور باقی دوزخ میں جا کر بہشت میں داخل ہونگے اور باقی فرقہ اہل اسلام کے
ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اور بابویہ ابن عباس سے کہ آپ جناب پیغمبر خدا صلعم
سے روایت کرتے ہیں کہتا ہے کہ جو شخص موحد ہوگا ہرگز اوسپر عذاب نہوگا اور ایسے ہی طبرسی
پیشوای شیعہ کتاب احتجاج میں روایت حسن بن علی سے اور کلینی کہ بڑے پیشوائے
شیعہ کے ہیں کہتے ہیں پس قول بیہودہ صاحب تقویم کا دیگر پیشوایان شیعہ
سے رد ہوا اور علاوہ اسکے حدیث شریف ہے کہ میری امت میں ہفتاد و
سہ فرقہ ہونگے کل دوزخ میں جاوینگے الا ایک فرقہ کہ میری اور صحابہ میرے کے
طریق پر ہوگا اس صورت میں ہفتاد و دو فرقہ کل شیعہ مستحق ہوئے پس اللہ تعالے
نے ایک فرقہ اہل سنت و جماعت کہ تابع طریق جناب پیغمبر صلعم اور
اصحاب آپکے ہیں انہیں کے موہنہ سے الگ کرا دیا ہو رو نگورا حافظ نیا

ذکر نوزدہم دربارہ تحریف کلام اللہ شیعہ کہتے ہیں

کہ حضرت عثمان جامع القرآن نے کلام مجید میں تحریف کی یعنی جو
آیات دربارہ فضائل حضرت علی و دیگر عترت نازل ہوئی تھیں

اونکو نکال ڈالا اور اللہ تعالی فرماتی ہین قولہ تعالی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم نی کلام اللہ نازل فرمایا اور ہم اسکی حافظین
یعنی نگہبان ہیں جس حالت مین اللہ تعالی نگہبان ہو پہر ایک کلمہ بہی نہین
جا سکتا والا اسطرح پر مذہب انکا اور جملہ اخبار انکی بذریعہ اماموںکی ان تک
پہنچی وہ آیات بہی پہونچتین اور موجود ہوتین بالبعد حضرت علی اون آیات
کو داخل کلام اللہ فرماتی اور اصل یہہ بات ہی کہ معجزہ کلام اللہ کا ہی کہ
ایک آیتہ بہی مثل اوسکی بشر سی نہین ہوسکتی اگر ایسا نہوتا تو بی شک شیعہ مثل دیگر
احادیث وغیرہ آیات بہی گہڑ گہڑ اگر دلیل پکڑتی لیکن لاچاری ہی کہ
ہو نہین سکتا اسواسطے اسی بالکل گریزی صرف زبانی لفظ تحریف
باقی ہی اور معنی عترت کی لغت مین اقارب ہی **ذکر لنتیم دربیان**
تعصب فرقہ ہای شیعہ بحق اہل سنت وجماعت اور رد
پچتیس ہین منجملہ اونکی پچتیسوان تعصب یہہ ہی کہ جناب پیغمبر صلعم نی طلاق
جمیع ازواج اپنی کو تفویض حضرت علیؑ کی فرمائی تہی جسوقت چاہین
طلاق دین حالانکہ اللہ تعالی نی جناب پیغمبر صلعم کو بہی مالک طلاق
ان ازواج کا نہ کہا تہا تو ساتہہ تفویض دوسری کی کیا پہونچ سکتا ہی
قولہ تعالی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ

عورتین بھی ایسی اور نہ یہہ کہ تبدیل کریں تو اونکو ازواج سی اگرچہ تعجب
مین ڈالی تجکو حسن اونکا کلام مجید مین موجود ہی اور یہہ فضیلت ازواج
مطہرات کو ایسی حاصل ہوئے کہ انہون نی دنیا کو چھوڑ دیا اور آخرت
اختیار فرمائی اور صحبت جناب پیغمبر خدا صلعم کو اوپر متاع زندگانی
و عیش و کامرانی کی اختیار فرمایا اللہ تعالی نی چاہا کہ انکی تئین پیغمبر صلعم
سی دنیا و آخرت مین جدا نکری اور تیزی و تلخی طلاق کی نچکھاوی چنانچہ
تفصیل اس آیۃ شریفہ کی کتب شیعہ مین ثابت ہے لیکن طور انکا
یہہ ہی خود غلط انشا غلط مضمون غلط **ذکر غیبت امام و بیان**
مقرر ہونی سفیر یعنی وکیل درمیان فرقہ شیعہ و امام مخفی
واضح ہو کہ شیعہ اعتقاد رکھتی ہین کہ حضرت امام مہدی وقت صبح بست
سوم شہر شعبان ۲۵۵ھ ہجری کو پیدا ہوتی اور پوشیدہ ہین خلقت
سی جو شیعونکی نزدیک امام کو علم ما کان و ما یکون یعنی حال اگلی اور پچھلی زمانہ
کا معلوم ہوتا ہی اور نیز امام کو اپنی موت کا بھی حال دریافت ہوتا ہے
کہ فلانی وقت اور فلانی کی ہاتہہ سی ہوگی پھر بھی تعجب ہی کہ امام خوف
دشمنان سی پوشیدہ ہین اور وجہ پوشیدہ رہنی امام کی اسقدر
مدت دراز تک نا موجود سکی کہ محبان یعنی دوستان کی بھی بات
گذشتہ ہی چنانچہ تمام ولایت ایران و دیگر مقامات اور اگر ایسا خوف

ہوتا تو یقین تہا کہ وجود فرقہ ہای شیعہ بہی دنیا مین ظاہر و رایج ہونا علاوہ
اسکی وجود انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام و اماموںکا محض واسطہ اصلاح دین
کی ہوتا ہی نہ واسطہ چہپ بیٹہنے کی اور ظاہر ہی کہ انبیاء علیہم السلام پیدا ہوے اور ساتہہ
منصب نبوت یا رسالت کی مشرف ہوتی سارا جہان اونکا دشمن ہوتا تہا
اور کوئی کچہہ نکر سکا کہ ثابت ہی پہر یہہ خوف فقط حضرت امام مہدی کی
حصہ مین کیونکر آگیا اور جس حالت مین کہ ہزارون برس بعد پیدا ہونیکی
پوشیدہ رہے تو پیدا ہونی سی کیا فایدہ اور نیز لفظ پیدا ظاہر کو کہتی ہین
اگر وہ ظاہر نہوتی تو لفظ پیدا کا حضرت امام مہدی کی نسبت کسطرح
درست نہین آتا قطع نظر اسکی کتاب مستطاب تحفہ اثنا عشریہ مین در رد نجوم
علم نجوم سی لکہی ہین اوس علم کی قاعدہ سی جو ساعت قرار داد منجوں
مین پیدا ہو وہ شخص زیادہ زندہ نہین رہ سکتا واہ واہ کیا مذہب ہی
کہ جسمین سوای گوڑنگی اور کچہہ پیدا ہوا ہی نہین حاصل کلام ۲۶۶ سنہ ہجری
مین یعنے بعد گیارہ برس پیدایش حضرت امام مہدی سی ایک شخص
شیعہ نی دعوی کیا کہ مین وکالت درمیان امام غایب و فرقہ امامیہ
اثنا عشریہ کی کرتا ہون اور یہہ سلسلہ وکالت کا جاری رہا جب
سفیر اپنی وکیل مرتا تہا دوسری کو عہدہ وکالت پر قایم کر جاتا تہا
سنہ ۳۲۶ ہجری مین علی بن محمد سفیر ہوا اور وہ خاتم السفرا ہوا یعنی

بعد اوسکی پہر کوئی سفیر نہوا اور علی بن محمد سمری یعنی سلسلہ وکالت کا
ششہ مین مر گیا ہم کہتی ہین اگر یہہ بات سچ تہی تو وکالت موقوف
کیون ہوئی کیا امام غایب کی نزدیک کوئی مومن امامیہ اثنا عشریہ
بعد ششہ ہجری باقی نرہا لوگ گمراہ باقی رہی کہ وکالت موقوف
ہوگئی اور اگر جہوٹ تہا تو یہہ جاری کیون ہوا تہا پس واضح ہی کہ
سب امور اس قوم کی ایسی ہی ہین اور طرفہ تر یہہ ہی کہ بعضی دعاۃ
انکی یعنی بہکانی والی لوگونکی کہ بہکا کر اپنی مذہب مین لاوتی دعوی حفظ کتابت
کا امام غایب سی ظاہر کرتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ بخط امام ہین کہ ہماری
عرایض کی جواب مین لکہتی ہین اور آپ جعلی بنا لیتی تہی اور اسپر کیا
موقوف ہی اس قوم کا دستور یہہ ہی کہ جہوٹی خواب بنا کر اپنی ہم مذہب
لوگون مین بیٹہہ کر بیان کیا کرتی ہین مطلب اس کارسازی بیہودہ
کا معلوم نہین ہوتا **ذکر لسب دویم دربیان مکاید**
فرقہ ہای شیعہ کہ جس ہوکی سی لوگون محروم الہدایت کو بہکاتی
ہین اور وہ یکصد و ہفت ہین منجملہ اونکی تہوری سی لکہی جاتی ہین **اول**
شیعہ طعن کرتی ہین کہ جناب حضرت عائشہ صدیقہ بیچ گہر جناب رسول اللہ
صلعم بنات یعنی گوڑیون سی لعب فرماتی تہین یعنی کہیلتی تہین اور صورت
مجسمہ بناتی تہین اور گہر عبادت گاہ اور مہبط وحی اور روح الامین

ملایکہ کا نہانا اور اہل سنت کی یہان مسئلہ ہی کہ ایسی گہر مین نماز جایز نہین
جواب لفظ نبات کا محمول اوپر تصویر یا تمثال یا صورت کی نہین
بلکہ اوسوقت اور اب بہی عرب مین دستور ہی کہ ایک کپڑا لیکی یا پارچہ مثل دایرہ
کی کاٹ کر دوسرا پارچہ گول کر کی اندر اوس مدور کی رکہہ کر نیچی
اوسکی تاگی سی مضبوط باندہتی تہی اور وہ گول مانند سر کی
ہو جاتی تہی اونچی اوسکی مانند سر کی ہو جاتی تہی اور نیچی اوسکی مانند
بدن انسان بغیر اسکی کہ صورت دست و پا و دیگر اعضا ظاہر ہو بعد
اوسکی کرتہ پہناتی تہی اور یہہ واسطی کہیلنی دختران کی رسم تہی جیسا
کہ سارے جہان مین جاری ہی لیکن عرب کی لوگو مین اب تک بہی صورت
ہی و دیگر اعضا انسان مثل ہندوستان وغیرہ نہین بناتی اور
یہہ طریق واسطہ دختران کی نظر تعلیم امور خانگی اونکی قطع و دوخت
ہی جیسی طفلان کی واسطہ اسپ چوبی و تیر و کمان و نیزہ ہوتا ہی اور
علاوہ اسکی یہہ قصہ متصل ہجرت کی ہی اور جب عمر حضرت عائشہ
کی نو برس کی تہی اور آپ مکلف نہ تہین مکلف اوسی کہتی ہین کہ جسپر
حد شرع شریف کی واقع ہو اور آٹہہ برس پیشتر محو کرنی تصویرات
اور تمثال کی صورت ہای کعبہ معظمہ سی زمانہ بعد واقع ہونے
تحریم تصویرات اور جو باتین کہ پہلی حرام ہوئی سی جاری تہین مثل

شراب پینا حضرت امیر حمزہ دسود لینا روپیہ پر حضرت عباسؓ عم یعنی چچا جناب پیمبر خدا صلعم محل طعن کا نہیں ہو سکتا سبحان اللہ کیا مسلمانی فرقہ شیعہ کی ہی مسلمان صدہا دیتی ہین اور یہہ لوگ بالعموض اوسکی یہہ تحفہ افترای جہوٹا ازواج مطہرات سرور کائنات صلعم کی تلاش کرکی گذرانتی ہین در علاوہ اسکی اللہ تعالی خالق جہان نے جنکو با در مسلمانان فرمایا ہی **کید دوم** شیعہ اہل سنت پر طعن کرتی ہین کہ انہون نی اوپر پوست یعنی چمڑہ سگ کی نماز جایز رکھی ہی **جواب** ثابت ہوا امام ابو حنیفہ اوپر چمڑہ سگ جو مذبوح ہو کہ رطوبت اوسکی دوائی و مصالح سی بالکل جاتی رہی ہو بموجب حدیث شریف کہ شیعہ و اہل سنت کی نزدیک صحیح ہی درست رکھی ہی *

قول علیہ السلام * دباغ الجلد طہورہ * قول علیہ السلام * وایما اہاب دبغ فقد طہر * یعنی پوست جانور دباغت کیا ہوا پاک ہی اور عقل بہی اسپر دلالت کرتی ہی کسواسطہ کہ ہاتہہ پہونچانی سی پوست جانوران حرام مثل شیر و گرگ وغیرہ بحالت زندگی مین علی الخصوص کہ رطوبت بدن کی اوسپر نہو نجاست نہین ہوتی بلکہ جناب پیمبر خدا صلعم اکثر اطہار سی ثابت ہی کہ آپ نی اس قسم کی جانوران پر ہاتہہ پہیرا ہی اور سوار ہوی ہین خر و خچر ثابت بعد مرنیکی جو حکم نجاست کا لیا ہی محض واسطے

رطوبت بدنی و خون و چربی و گوشت کی گیا ہی جس حالت مین اسکا مصالح
اور دوائی سی صاف کیا اور خشک ہوا حالت اصلی پر اپنی آگیا
اور کپڑا جو نجاست مین بھر جاوی بعد دہونی اور خشک ہونی کی پاک
ہو جاتا ہی لیکن خنزیر یعنی سؤر اس عموم سی خارج ہی بدلیل
حکم خدا عز و جل تمام اجزا اوسکی ناپاک ہین اور حکم سگ حکم
خنزیر کا نہین ہو سکتا اور کسو شرع مین نہین ہی چنانچہ کلام مجید
مین شکار سگ کا حلال فرمایا ہی اور سب اہل سنت و شیعہ کہاتی
ہین اور ظاہر ہی کہ در حالت شکار دہان کہ محل لعاب ہی شکار سی آلودہ
ہوتا ہی چہ جائی پوست اور اگر اسکا حکم خنزیر کا ہوتا تو شکار اسکا
کیون حلال ہوتا اور شیعونکی نزدیک گوہ یعنی براز خشک انسان
کا کہ بالاجماع نجس العین ہی اور کسو تدبیر سی پاک نہین ہو سکتا اگر کسو جگہ
مفروش یعنی بچہا ہوا ہو اور گوہ خشک ہو نماز جایز ہی چنانچہ
شیخ حلی نی بیچ ارشاد کی اور ابو القاسم نی بیچ شرایع کی اور ابو جعفر
طوسی نی کہ پیشوای شیعہ کی ہین لکھتا ہی پس اگر شیعہ گوہ کو پامال
جا کر اوسپر نماز پڑہین اور مسئلہ پوست مدبوغ کا ناپاک بیان
کرین تو بڑا تعجب ہی **کید سوم** علمای شیعہ مثل مرتضی و ابن
مطہر حلی اور شاگرد اوسکا کہ محقق مشہور ہی و محمد بن الحسن طوسی نے

اور لوانہ وسکا کہ نام اونکا ابن طاوس مشہور ہی و ابن شہر آشوب سروی
مازندرانی وغیرہ بعضی کتابین اور رسالہ محض واسطہ طعن اہل سنت
وجماعت براہ خباثت نفس اپنی عیب اسلاف اہل سنت وصحابہ کرام و تابعین
عظام افترا و بہتان کرکی لکہتی ہین پس جو شخص کہ اس حال سی واقف
نہین ہی وہ یہہ تلبیس سنکر مذہب اہل سنت کو باطل جانکر مذہب شیعہ کی
طرف میل کرتا ہی اور اوسی واسطہ یہہ تدبیر ہی **کید چہارم**
مثل ابو القاسم سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف الشعری وغیرہ علماء
شیعہ نی ایک فریب واسطہ خراب کرنی لوگونکی یہہ کیا ہی کہ اپنی
آپکو محدث اہل سنت ظاہر کیا اور علماء اہل سنت سی علم حاصل کیا
اور صحیح احادیث بیان کرتی لگی اوسمین ایک دو حدیثین اپنی گہڑی ہوئی
یعنی موضوعات اپنی سی کہ موافق مذہب انکی تہی ملاکر بیان کردی
اور بہت لوگون نی اسمین دہوکا کہایا لیکن جو عنایت الہی شامل
علماء اہل سنت کی ہی اس فریب کی اطلاع ہوئی اور ایک گروہ شیعہ
نی اوسکی وضع پر اقرار کیا اور وہ احادیث ذلیہ و سایر ہین
کید پنجم نام و لقب مردمان معتبرین اہل سنت کی نظر کرتی ہین
اور بعض اپنی لوگونکو دیکہتی ہین جو کسو کا نام یا لقب مطابق پاتی ہین
تو اوسکی نام سی حدیث نقل کرتی ہین **کید ششم** بعضی کلمات

کلام مجید کو موافق خواہش اپنی کی بہی و دلالت لغت و عرف تفسیر
کرتی ہین **کید ہفتم** ایک کتاب متضمن طعن اصحاب و بطلان مذہب
اہل سنت و جماعت تصنیف کرکی اوسکو ساتہہ کسو بزرگ اہل سنت کے
نسبت کرتی ہین اور اول مین اوس کتاب کی خطبہ لکہتی ہین کہ اوسمین وصیت
پوشیدہ رکہنی عہد یعنی سر کی کرتی ہین اور اوسمین عوام طالب علم غوطہ
کہاتی ہین اور اس قسم کی کتابین بہت تصنیف ہوئی ہین **کید ہشتم**
اور نیز مطاعن صحابہ کرام اور مبطل مذہب اہل سنت سی بعضی کتابون اہل
سنت سی نقل کرتی ہین اور وہ کتابین دستیاب نہین ہوتین کم یاب ہین اسکے
واسطے کہ بالفعل ایک حجت ہی واسطے قایل کرنی کی اور کتابین ملتی
کی نہین کہ قلعی کہیلے اور اگر ہاتہہ آجاوین تو اون باتونکا اونمین کچہہ
نشان نہین ہی **کید نہم** بعضی احمق سی ایک حکایت بیچ مقدمہ
محبت اہل بیت کی بیان کرین تا کہ سنی والا متوحش ہو جاوی حالانکہ اہل
سنت کی نزدیک محبت اہل بیت کلہم فرض و لازم ہی اور داخل
ارکان دین **کید دہم** کہتی ہین کہ حضرت عمر نی خانہ جناب
فاطمۃ الزہرا اور اوسمین حسنین و حضرت امیر و سادات بنی ہاشم
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین جمیع تہی جلا دیا اور ابوبکر اور تمامی
صحابہ اوس سی راضی ہوتی اور قصہ شمشیر اپنی کا اوپر بہیلی

جناب زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی مار اگر اونسے موجب اسقاط
حمل کا ہوا یہہ سب افترای محض واسطے راغب کرنی لوگونکی اپنی مذہب
کیطرف ایسی باتین ظاہر کرتی ہین ورنہ درحقیقت اسکی کچھہ اصل نہین ہی

کید یازدہم بعضی علمای شیعہ ایک کتاب علم
فقہ مین تصنیف کرکی اوسمین وہ باتین لکھتی ہین جو موجب طعن مذہب اہل
سنت کے ہون اور اوس کتاب کو نسبت ساتھہ ایک امام اہل سنت
کی کیا چنانچہ کسو شیعہ نی کتاب مختصر تصنیف کرکی حضرت امام مالک
کی نام سی اوسکو مشہور کیا اور اوسمین مثلاً ایک مسئلہ لکھا ہی کہ جو
مالک ہو اوسکو اغلام کرنا غلام کی ساتھہ درست ہی بدلیل قولہ تعالے
وما ملکت ایمانکم اور یہہ تدبیر واسطے رفع خجالت و الزام اپنی
کی ہی کہ انکی یہان اغلام اپنی مذہب والونسی بنظر حصول لذت اور
اہل سنت سی بنظر نامرد کرنی اوسکی اور قطع نسل اوسکی درست
رکھتی ہین کی ہی اور ایک شخص معتبر نی نقل کی کہ مین نی اس قسم کی
کتاب اصفہان مین دیکھی کہ اوسکی نسبت ساتھہ امام ابی حنیفہ کی کری
ہی اور اوسمین بہت بری بری مسئلہ لکھتی ہین اور اس سبب سی
فریب انکا چلتا ہی کہ مغرب کی زمین مین مسلمان مذہب حضرت
امام مالک کی ہین وہان نسبت ساتھہ نام ابو حنیفہ کی کرتی ہین او

ہندوستان و توران مین نسبت ساتھہ نام امام مالک کی کرتی ہین اور اعظم
کہ جس مذہب کے لوگ کم ہوتی ہین اوسکی مسائل کو جانتی ہین نہ دوسری
مذہب کے جو مسئلہ اچنبھی سنتی تو اپنی دلین کہتین کہ شاید ہو چنانچہ اسی کید
مین اعظم علماء اہل سنت گرفتار ہوئی اور کتب تواریخ کا بہی یہہ ہے
حال ہی اور حال مین بہی کئی برس کا عرصہ ہوا کہ مردمان مذہب
شیعہ ساکنان شاہجہان آباد نی باوجود مشہورہ کرکی تفسیر
مولوی عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ متوطن شاہجہان آباد کہ محدث
و مفسر و مستند اہل سنت و جماعت و برادر حقیقی جناب مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و نور اللہ مرقدہ کی کہ زبان اردو
مین مشہور و معروف ہی اسیطرح تحریف کراکی اور چہاپہ کراکی ملکو مین
منتشر کی بعضی باتین اوسمین موافق اپنی مذہب کی درج کین کہ بالفعل جو
اہل سنت و جماعت تفسیر مولوی عبد القادر صاحب سمجھہ کر مطالعہ
کرین وہ خراب ہون اور ثانی الحال واسطہ قایل کرنی اہل سنت کی لیے
دلیل ہو کہ تمہاری فلانی تفسیر مین یون لکہا ہی نہین تو ظاہر ہے
کہ سنیونکو غش کرنی اور ردیہ جسیج کرنی سی کتاب اہل
سنت پر کیا مطلب یہہ غرض فرقہ ہی شیعہ کا آبائے
واجدادی ہی کہ اب بہی جاری ہی

کید دوازدہم

علماء شیعہ نی جو دیکہا کہ بعضی باتین ہماری کتابون مین بہت
بری یعنی نزبون ہین اور اونکا جواب ہمسی نہین ہو سکتا اور مات
ہوتی ہین اون باتونکو نکال ڈالا **کید سیزدہم** ایک دو بیت
تصنیف کرکی شعراءسی قدماء وکبراء اہل سنت مین ملادین کہ مفید
مطلب اپنی ہون چنانچہ بسبب ہونی زبان عربی اکثر تو
نہین لکہین **کید چہاردہم** کتابون مین احادیث
موضوعات چند روایت کرتی ہین اس مضمون کی کہ باری تعالی
ہمیشہ وحی جناب پیغمبر خدا صلعم پر بہیجتی تہی کہ مجہسے دعا
مانگ کہ تجکو ہدایت کرون ساتہ محبت علی ابن ابیطالب کی
کید پانزدہم ایک گروہ علماء شیعہ نی اور فریب
کیا ہی کہ اپنی آپکو مذہب اربعہ اہل سنت مین بظاہر داخل کیا
اور اسقدر اوس مذہب مین اپنی آپکو مستحکم کیا کہ لوگ
اونکو مقتدا اپنی یعنی مستند مذہب اپنی کا گمان کرنی لگی جو نزدیک
مرگ کی پہونچی تو بیان کیا کہ مجکو مذہب شیعہ کا حق معلوم ہوا
اور وصیت غسل وغیرہ بطور شیعہ کری بہت لوگ طالب
علم وغیرہ اس دہوکہ مین خراب ہوتی چنانچہ حسن ابن مطہر حلی
پیشواے شیعہ نی کتاب منہج الکرامت مین لکہا ہی اگر مذہب

شافعی مذہب ہمارے وقت کی ایسی ہوئی چنانچہ عمر بن ابراہیم العلوی کوفی و ابا القاسم محمد بن علی بن عبد الرحمن علوی ابن عساکر ابن سمعانی وغیرہ **کید ششاز دہم** علماے شیعہ نے لکہا ہے کہ اکثر مشایخ اہل سنت اور علما انکی مذہب امامیہ تہی اور ظاہر میں پردہ داری کرتی تہی یہہ ایک بوکا ہی **کید ہفدہم** شیعہ کہتی ہین کہ جناب امیر المومنین نے تسبیح وتہلیل ملائکہ یعنی فرشتون کو تعلیم فرماتی ہی یہہ بہی انکا قول بے حقیقت ہی تسبیح وتقدیس فرشتونکی بموجب کلام مجید پہلے پیدا ہونے حضرت آدم علیہ السلام سی ثابت ہی قولہ تعالی نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ **کید ہیجدہم** شیعہ اہل سنت پر طعن کرتی ہین کہ یہہ مذہب ابوحنیفہ وشافعی ومالک واحمد اختیار کرتی ہین مذہب ائمہ اختیار نہین کرتی **جواب** غرض علم فقہ اہل سنت ابوحنیفہ سے فیض ہین اور سوای انکی صاحب مذہب اور قواعد انکی حضرت ائمہ سے ہین اور شاگرد ہین اور اہل سنت کی نزدیک رتبہ ائمہ کا رتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام کا ہی کہ اتباع انکا مقصود رکہتی ہین لیکن نسبت مذہب کی ساتہہ ائمہ کے نہین کرتے اور ایسی ہی شیعہ بہی اتباع اون لوگونکا

کرتی ہین کہ اپنی مکو نسبت ساتہہ ائمہ کی کرتی ہین یہہ کہ اتباع ائمہ بلا واسطہ کرتی
ہین اعتقاد رفرق ہی کہ متبوعان اہل سنت اصول و عقاید مین مخالف ائمہ کی
نہین ہین اور ائمہ نی انکی حق مین بشارتین دین ہین بخلاف متبوعان شیعہ
مثل ہشامین و احوال طاق و ابن اعین اور مانند انکی کہ صریح بیچ عقاید
اصلیہ کی مخالف ائمہ کی گذری ہین اور ساتہہ جسم ہونی اللہ تعالی کی
و دیگر امور کفریہ کی قایل ہین اور حضرت ائمہ نی انسی تبرا کیا اور گواہی اوپر
بطلان عقاید انکی کی مفصل حال انکا کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین بیچ باب
سوم و چہارم کی لکہا ہی یہہ مختصر متحمل اوسکی بیانکا نہین ہوسکتا

کید نوزدہم شیعہ اہل سنت پر طعن کرتی ہین کہ انہون نی راگ
و مزامیر باوجود اسکی کہ منع ہی تجویز کیا ہی **جواب** یہہ طعن محض
افترا ہی اسواسطہ کہ غنا یعنی راگ معہ آلات لہو و مزامیر باجماع فقہا
اربعہ حرام ہی اور مشایخ عظام و کبرا صوفیہ نی غنا حرام
نہین سنا ہی اور نہ رغبت فرمائی ہی چنانچہ سید الطایفہ جنید بغدادی نی فرمایا
کہ انہ لبطالۃ یعنی باطل ہی اور شیخ زروق فاسی نی فرمایا ہی *
السماع حرام کالمیتۃ یعنی سماع حرام ہی مانند میت یعنی مردار
کی اور جو بزرگان اہل سنت نی سنا ہی آواز خوب قوال ساتہہ مضمون
موافق کی اوس شخص سی کہ خوف فتنہ کا اوسی نہوا اور اکثر سماع

انکا حلبش فی کرجنت نار ولنشولین لطاعات تہا اور اس قسم کے راگ کو حرام
کہنا خلاف شرع شریف کی ہی اور مذہب شیعہ مین شیخ مقتول پیشوا ہی شیعہ
کی ہیچ کتاب اندروس کی لکہا ہی قول یجوز الغناء بالشروط فی العرس
یعنی جایز ہی راگ ساتہہ شرطون کی بیچ عرس کی اور تماشا یہہ ہی کہ
شروط راگ کی شیعہ امامیہ کی نزدیک یہہ ہین گانی والی عورت ہووے مرد
اور نہووی شعر ہجا کی اور نہو دروغ یہہ شرح القواعد کتاب شیعہ
مین لکہا ہی **ذکر البت سوم اقسام دلائل شیعہ**
کی اور وہ چار ہین **اول** کتاب **دوم** خبر **سوم**
اجماع **چہارم** عقل پس کتاب مراد قران مجید سی ہی وہ انکی
نزدیک معتبر نہین کسواسطہ کہتی ہین کہ وہ قران ہی جو امام معصوم سی
ہاتہہ آوی اور وہ قران شیعہ کی پاس موجود نہین اور اس
کلام مجید کو مصحف عثمان کہتی ہین اور بہت دلایل بیہودہ
لکہتی ہین **دوسری** خبر کی خبر یہہ ہی کہ وہ حال سی خالی
نہین یا تو بیان کرنی والی خبر کی غیر شیعہ کی ہین اعتبار اونکا
انکو نہین کسواسطہ کہ پیشوا ہی اونکی شیعوں کی نزدیک مرتد و منافق اور
تحریف کرنی والہ کتاب کا تہہ اور دشمن خاندان جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین اور اگر خبر بیان کرنی والہ شیعہ ہو تو

تو اونکا حال یہہ ہی کہ آپس مین کل فرقہ شیعہ اصل امامت اور تعین امام مین جو

کہ امامت پر بنیاد اپنی مذہب کی رکہتی ہین اختلاف فاحش کرتی ہین بعضی

کہتی ہین کہ دو امام بعضی پانچ بعضی سات بعضی آٹہہ بعضی بارہ بعضی تیرہ

ہین اگر امام بہی ایک طور پر کل فرقونکی نزدیک مقرر ہوتی تو بہی اونکی

روایات کی سند درست ہوتی اور شیعہ جو اپنی آپکو امامیہ کہتی ہین اوسکا

بہی یہہ ہی حال کوئی فرقہ کسو کو امام کہتا ہی بلکہ خدا دوسرا اوسکا

انکار کرکی اوسی دوسری کو کہتا ہی حال اجماع کا یہہ ہی کہ جس حالت

مین نبوت اور شرع ثابت ہو تو اجماع بہی ثابت ہو کل فرقہ شیعہ آپس مین

اختلاف رکہتی ہین کہ گذرا حال عقل کا یہہ ہی اگر ہوتی تو کیون ایسی

نقل مشہور ہی **شعر** تو کاری زمین را نکو ساختی * کہ با آسمان نیز

پرداختی * کل فرقہ شیعہ اصول و فروع دین مین باہم سرا اختلاف

رکہتی ہین اور جو اہل سنت پر اعتراض کرین کہ حضرت ابو حنیفہ

و امام شافعی وغیرہ باہم اختلاف کہتی ہین **جواب** یہہ ہی

کہ وہ صرف فروع مین اختلاف رکہتی ہین نہ اصول مین اور ہر ایک

شی کا دستور ہی کہ جسکی اصل خراب ہوتی ہی پہر وہ قائم

نہین رہ سکتی اور واضح ہو کہ کل براہین عقلیہ ساتہہ اعتقاد

بدیہات کی قایم ہوتی ہین اور جو قوم انکار بدیہات کا کری مثلاً

ایک نصف دو کا ہی اور نفی و اثبات جمع نہین ہوسکتی ہین اور ایک
جسم دو مکان مین ہم ایک وقت کی نہین ہوسکتا اور جو چیز غایب
جو اسکی ہو اوسکا حکم حاضری کا نہین ہوسکتا اور جو ایک شی کا
نام رکھا گیا اوسکو کوئی کہی کہ یہہ شی وہ نہین ہی فقط یہہ کہو کر براہین
ثابت ہون **ذکر لست چہارم** کل فرقہ شیعہ کا اعتقاد
ہی کہ بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا فاصلہ امام جناب
امیر ہین حضرت ابوبکر غاصب تھے انہون نی ساتھہ تغلب و حیلہ کی
حضرت امیر کو منصب امامت سی دفع کیا اور آپ قایم ہوئی **جواب**
اہل سنت کہتی ہین کہ حضرت امیر جسوقت ایسی بیعت واقع ہوئے ہو اوسوقت
امام ہوتی پہلی نہ تہی لیکن استحقاق امامت کا حضور جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی رکہتی تہی جیسا کہ خلفاء ثلاثہ بہی
اس استحقاق مین شریک تہی وبعد حضرت امیر حضرت امام حسن
علیہ السلام امام ہوئی اور بعد انکی دیگر ائمہ اطہار استحقاق
امامت رکہتی تہی لیکن جو ساتھہ انکی بیعت اہل حل وعقد کی واقع
نہوئی اور اکثر ان بزرگواران نی بسبب غلبہ شغل یا علم و تعلیم
علم درخواست اس امر کی بہی نفرمائی بالفعل امام نہوئی اور
اہل سنت لفظ امامت کا واسطہ پیشوای دین کی بہی اطلاق

کرتی ہین چنانچہ امام اعظم و امام شافعی متوانی علم فقہ اور امام
غزالی و امام رازی متبوانی علم عقاید و کلام اور نافع و عاصم
علم قراٴۃ کی ہوئی ہین اور ائمہ اطہار بیچ کل ان امورونکی متبوا ہی
خصوصًا و ہدایت باطن و ارشاد طریقت کہ مخصوص ساتہہ ذات
پاک انکی کی تہی اس سبب سے اہل سنت علی الاطلاق ائمہ اطہار کو امام
جانتی ہین اور لفظ امامت مرادف یعنی ہم معنی خلافت کی نہیں
ہی کسواسطے کہ خلافت مین اہل سنت کے نزدیک تصرف در زمین بوجہ حیف
استحقاق امامت و غلبہ و شوکت و نفاذ حکم ضروری ہی اسواسطے
خلافت مختص ساتہہ ابو بکر و حضرت عمر و عثمان و علی المرتضی و
امام حسن رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین پانچ شخص کی کہتی ہین اور مصنف
کتاب روضۃ الصفا نے کہ شیعہ ہی لکہا ہی کہ خلیفہ ممدوح باوصاف
محمودہ پانچ شخص ہوتی ہین حضرات ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ
تعالی عنہم پانچوین خلیفہ عمر عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اوصاف
فضایل خلیفہ عمر عبد العزیز کی کتب تواریخ مین بہت مندرج ہین
چنانچہ ایک حال اونکا یعنی موقوف کرنا سب علی بمنبر لکہا گیا اور
کبہی لفظ امامت کا بمعنی بادشاہت بہی اطلاق کرتی ہین ہر چند اوسکا
شیوہ سیرت نہو لیکن بیچ بعض امور دین کی مثل جہاد و تقسیم

عنایتم واقامت جمعہ و دیگر احکام شرعیہ کو شش کرتا ہو اور شیخ فرید الدین عطار
قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین کتاب منطق الطیر مین **نظم** ؛
ای گرفتار تعصب آمدی ؛ دایما در بغض و در حب آمدی ؛ گر تو لاف از عقل و از لب میزنی
پس چرا دم در تعصب میزنی ؛ در خلافت نیست میل ای بیخبر ؛ میل کی آید ز بوبکر و عمر
میل اگر بودی در آن دو مقتدا ؛ هر دو کردندی پسر را پیشوا ؛ چون نکردندی تا آنش شد قبول
ثانی اثنین او بود بعد از رسول ؛ بلکہ حق صدیق امام المؤمنین ؛ چند بر سوال دین حجت بکین ؛
للہ الحمد چون بدیدند آن جنگ شود ؛ دفع کردن قوم را حیدر نبشد ؛ آنکہ با دختر تواند جنگ کرد
داند او سوی پدر آہنگ کرد ؛ ای تو بی بہرہ ز بی نشانی از علی ؛ حین یار و کلام دانی از علی
گر نہ باحق بود صدیق عجب ؛ او چو بر حق بود چون کردی طلب ؛ بود دین شہ خدائی مر رسول
دست کوتہ کن ازین ربع فضول ؛ از تولا و تبرا پاک شو ؛ تو کعب خاکی درین خاک شو

خاتمہ کتاب جو فرقہ شیعہ اعتقاد جناب کبریا خالق عالم
جل شانہ اور ملایکہ مقربین اور انبیا و رسول علیہم الصلوۃ والسلام
اور جس دین مین ہونیکا دعوی کرتی ہین اوس دین کی پیغمبر صلعم کی
ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کی ساتھہ جیسا کہ رکھتی ہین بیان
اوسکا ہی گندا اور نیز فقہ یعنی مسایل انکی اور عقیدہ معاد یعنی قیامت
جو رکھتی ہین وہ بھی گندہ اسبحان اللہ کیا دعوی مسلمانی بجز بانی
و سخن سراسر لایعنی جان لو جیسہ کراتا کافی ازراہ بی ایمانی

ونادانی واغوای شیطانی تا زندگانی درین جہان تالی وروز جزا مغضوب
رحمانی حاصل خسرانی وپشیمانی مذہب کیا ہی گویا کلمہ نہای کا تماشا
ہی کہ بقدر خلقت کثیر کچہہ زیادہ بارہ سو برس سی ایک تار روز عبد اللہ
بن سبا یہودی لعین سی گرہی اور پڑی تا جینی ہی قولہ تعالی مَنْ کَانَ
عَدُوًّا لِّلّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجِبْرِیْلَ وَمِیْکَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ

قولہ تعالی وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ * اور واضح ہو
کہ دو برادر حقیقی کلان شیعونکی ایک خارجی دوسری ناصبی کہ جنکا مذہب
دشمنی حضرت علی واہل بیت جناب سرور عالم صلعم سی لعن طعن کرنی ہین ہیں
ہی ہفتاد دو ثبت فرقہ رافضی سوای تفضیلیہ صحابہ کرام وازواج مطہرات
جناب رسول اللہ صلعم سی دشمنی رکہتی ہین اور لعن طعن کرتی ہین اور تینون
فرقہ دلایل ثبوت اپنی اپنی دعوی کی مثل فرقہ معتزلہ کہ جنکا حال
لکہا گیا و دیگر فرقہ ہای گمراہ بہی اسی طرح باتین دلایل گہڑ گہڑا کر اپنی
پاس سی جوڑ رکہتی ہین اور واقع مین کچہہ نہین سب بندش افترائی ہی
اور اپنی آپکو بہشتی اور دوسرونکو دوزخی بالیقین جانتی ہین درست
فرمایا حق جل وعلی کا قولہ تعالی کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ پس اگر
انکی اقوال ودلایل افترائی پر نظر کیجی تو مغفرت اور نصیب ہونا
رضامندی اللہ جلشانہ ورسول اللہ صلعم اور بہشتی ہونا دشمنی

اور برا کہنی اہل بیت و صحابہ کرام و ازواج مطہرات پر کہ برگزیدان
جناب کبریا عز اسمہ و خلاصہ موجودات و اقربا جناب سرور کائنات
صلعم مین موقوف ہی تو یہہ دین مبین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ممتاز
و مرتاض کل ادیان پر ہی باطل و لغو ہو جاوی اور صریح خلاف
کارخانہ الہی مین ابتدائی پیدایش جہان سے اور مثل مشہور ہی کہ بہلا کم
بہلا ہوگا یہہ طرفہ طور ہی برا کہنی مین بہلائی عاقبت کی ہو خوب
سمجہہ ہی کانٹی بونا اور امید میوہ کی رکہنا اور ظاہر ہی کہ لا انتہا مذہب
حق و باطل دنیا مین ہین اور ہمیشہ انبیا و رسل پیدا ہوتی رہی اور کتابین
نازل ہوتی رہین کسو دین یا ملت مین یہہ بات جاری نہین ہوئی کہ
جو لوگ جس دین مین ہون اوس دین کی ارکین کو برا کہنا عبادت
جانتی ہون اور گنتی ہون اور دعوی بالیقین نجات کا بطور مطلق العنان
عذاب الہی سی رکہتی ہون کبہو کوئی شخص سوای تین فرقہ خارجی
و ناصبی و رافضی سنی مین نہین آیا لیس کل تقریرین و دلایل انکی جہوٹ
اور لوچ ہین واسطہ خرابی انکی اور جو انکی دام زور مین مبتلا
ہوا اللہم احفظنا و المومنین و المومنات من کل بلاء و اغوای
الشیاطین من الجن و الانس بحق محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اور دربار
ہوا کہ جلال الدین اکبر بادشاہ کو ابو الفضل اور ابو الفیض فیضی کہ ...

تھی بہکا یا کرتی تھی اور نواب شہباز خان نے اور دیگر زمینداران اصلاح اسکی کردیا کرتی تھی ایکروز بادشاہ جم جاہ نے راجہ بیربل سے فرمایا کہ تو آدمی بہت لائق و عقلمند و ہوشیار ہی اور تجھکو دونو مذہب سنی و شیعہ سے کچھہ کام نہیں کسواسطہ کہ قوم ہنود ہی ہم چھہ مہینے کی مہلت دیتے ہیں تو فریقین کی کتابین دیکھہ خوب دیکھکر اور سمجھہ کر عرض کر کہ کون سا مذہب حق ہی اول بیربل نے عذر کیا پر جبر قبول کیا اور بعد چھہ مہینے کے تمامی کتب عطیتہ یہہ رباعی عرض کی رباعی

از روز نشو و حکایت شب معلوم ٭ واز شب گرد شجاع کوکب معلوم ٭ بادشاہ ہمہ ہیچ باشد طاعت ٭ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ٭

اور اسی عاصی نے سنا ہی کہ بمرور عرصہ تخمیناً بیس سال یا کچھہ زیادہ مرزا الٰہی بخش بیگ متوطن قصبہ سنبھل ضلع مرادآباد ضلع میرٹھہ مین ڈاک منشی مذہب اہل سنت و جماعت تھی اور عقاید مین بہت متعصب تھی شوق تحصیل علم مولوی مفتی محمد قلی سابق صدر الصدور ضلع میرٹھہ مذہب اہل التشیع سے شروع کیا اور بسبب اختلاف مذہب باہم اکثر بحث رہتی تھی ایکروز استاد نے کہا کہ تم شاہ عبدالعزیز کو لکھو کہ وہ ایسی خبر بتلاویں کہ ہم اور تم دونو اوسکو پڑہکر سووین اور حال خواب مین معلوم ہو جاوے جو بات حق ثابت ہو اوسکو قبول کرین مرزا الٰہی بخش بیگ نے عرضی بحضور جناب مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی

لکھی اور بموجب رسنا داَئی دولو عمل ہین لاتی پھر کو دونون نی کلام اللہ ہاتہہ مین بموجب شرط لیکر اپنا خواب بیان کیا **خواب مرزا انجبر بیگ** انہون نی دیکہا کہ ایک میدان ہین لاشین مقتولونکی پڑی ہین اور ایک بزرگ اور اونکی ساتہہ کئی آدمی لاشونکو دیکہتی پہرتی ہین آخر ایک لاش متبرک اون لاشونمین سی نکالی اور نماز جنازہ ادا کر کی دفن فرمایا مرزا نی ایک ہمراہی انکی سی پوچھا کہ یہہ کون بزرگ ہین اونہون نی جواب دیا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہین اور یہہ لاش جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کیتہی کہ جسکی نماز ہم نی ادا کی ہے بعد اوسکی مرزا نی آگی بڑہ کر آداب بجا لا کر عرض کیا کہ مذہب حق کونسا ہی انہی فرمایا کہ اگر یہہ مذہب حق نہوتا تو تم اس معرکہ اور نماز مین شامل نہوتی **خواب مولوی محمد قلی** انہون نی دیکہا کہ مین بازار شہر میرٹھہ متصل کوتوالی ہون اور شر برپا ہی اور لوگ کہتی ہین کہ جناب امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مسجد گذری شہر میرٹھہ مین تشریف رکہتی ہین ہرچند مولوی محمد قلی نی چاہا کہ مین وہان جاؤن لیکن لوگون نی جانی نہ دیا بعد اسکی شاگردون نی کہا کہ صاحب جو بات حق تہی سو کہل گئی اوستاد نی جواب دیا کہ یہہ خواب خیالی ہی اسکا کچھ اعتبار نہین دونو اپنی اپنی راہ مشغول قدم گم رکہی قول لعاب لئی

ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوۃ و لہم عذاب الیم قولہ تعالی
یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ⁂ سچ ہی ⁂ تہا شوق پیغمبر کو اسلام
نمایاں ہو ⁂ بوجہل عم اپنی کو چاہا کہ مسلمان ہو ⁂ ہرچند کری کوشش وہ
حسب امکان ⁂ ہوتا ہی وہی یار جو خواہش رحمان ہو ⁂ تقدیر کی آگی تدبیر
نہیں چلتی ⁂ اور کتاب حدیقۃ الاقالیم مین لکہا ہی کہ بیچ شہر سبزوار کی کہ
سلطنت ایران مین واقع ہی سب آدمی مذہب تشیع رکہتی ہین ایک شخص سبزواری
نی سنا کہ وقت رات کی علی فلانی منار پر تشریف لاتی ہین اور نماز عشا تک
رہتی ہین سبزواری اوس منار پر پہونچا اور بیٹھ رہا تہوڑی دیر
ہوی ایک شخص منار سی اوترا سبزواری نی دوڑکر سلام کیا اور پوچہا
کہ آپکا کیا نام ہی اونہون نی کہا کہ ابوبکر اسنی کہا تو وہ شخص ہی کہ حق
علی کا تلف کیا ابوبکر نی اسکی کئی جوتہ یعنی کفش ماری اور چلتی گئی
تہوڑی دیر مین ایک اور شخص منار سی اوترا اسنی نام پوچہا اونہون
نی کہا کہ عمر اسنی پہر ویسی ہی تقریر کی اور عمر نی اسکو مارا اور چلتی
گئی اسطرح تیسری شخص عثمان آئی ویسی ہی ایسا ہی ہوا چوتہی
شخص علی آئی سبزواری قدمون مین گرا اور اصحاب ثلاثہ کی شکایت کی
علی نی چاقو سی اوسکی ناک کاٹ لی اور چلتی گئی سبزواری
روتا ہوا اپنی گہر آیا یار اوسکی یہہ حال سنکر آئی اس نی سب حقیقت

اپنی بیان کی اس عرصہ مین ایک یار اوسکا بولا کہ ابوبکر و عمر و عثمان رضی
مجھسی ایسا کیا اگر وہان علیؓ نہ ہی اوسنی ناک اپنی دکہائی کہ یہ خانہ خراب کے
کسنی کی یعنی علیؓ نی کی **تتمہ خاتمہ در بیان دلایل** کہ
جسنی مذہب اہل سنت و جماعت کا حق ہوتا ثابت **اول** آیات
کلام مجید اور وہ بارہ ہین **آیتہ اول** محمد رسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من
اللہ و رضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ۞ اس آیتہ سی صحیح
معلوم ہوا کہ مذہب حق وہ ہی مذہب ہی کہ اوپر طریق ان لوگونکی
ہین جو ہمراہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی کسواسطہ کہ موافق مذکور ممدوح
ہی **آیتہ دوم** والذین جاؤ من بعدہم یقولون ربنا اغفر
لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین
آمنوا ربنا انک رؤف الرحیم ۞ اس آیتہ سی بہی معلوم ہوا کہ مذہب
حق اون لوگونکا ہی کہ کینہ کسو مومن سی دلمین نہ رکہین اور واسطے
سابقین بیچ ایمان کی صحابہ کرام و امہات المومنین یعنی ازواج
مطہرات جناب پیغمبر خدا صلعم تہی بلکہ ذکر مہاجرین و انصار ہ ما قبل
آیتہ کہ خدا سی مغفرۃ چاہتی ہین **آیتہ سوم** و من یشاقق الرسول
من بعد ما تبین لہ الہدی و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی

وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ✚ معلوم ہوا کہ جس کسو نے خلاف راہ
مومنان اختیار کی مستحق دوزخ کا ہوا اور واضح ہوا کہ وقت نازل
ہونے اس آیت کے مومنین صحابہ تھے اور کتاب نہج البلاغہ شیعوں میں لکھا ہے
کہ جناب حضرت امیر المومنین نے بھی اسپر دلیل فرمائی آیت چہارم
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَ
مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ✚ اس آیت سے معلوم
ہوا کہ جو دین زمان خلفا میں متمکن ہوا اور قرار پکڑا وہ دین مرضی
حق ہے اور جو دین کہ اسوقت میں نہ تھا یا پوشیدہ تھا مرضی حق
نہیں ہے اور مخالف اس دین کے وکافر نعمت استخلاف کے فاسق
ہیں و خارج طاعت سے خدا کی مثل خارجی و رافضی و ناصبی ✚
آیت پنجم هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ ✚ مخاطب اس آیت کے صحابہ ہیں اور وہ جو تابع انکے ہیں
ظلمات سے نکالنے واسطے کہ جو اندھیری رات میں جاوے ساتھ
ساتھ مشعل ہو جو شخص کہ ہمراہ اوسکے جاوے اندھیرے سے خلاص ہو
جاوے آیت ششم فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ٭ معلوم ہوا کہ
کہ حاضران صلح حدیبیہ مہاجر و انصار پیچ انزال سکینہ اور اوتکی بیچ
جناب پیغمبر خدا صلعم تھی اور کلمہ تقوی انکو لازم تھا کہ جو کبھی ان
مین الگ نہین ہو سکتا اور اگر بعد وفات جناب رسول صلعم کی
تقوی انکی ہوتا معنی لزوم کی برہم ہو جاتی اور معلوم ہوا کہ یہ
جماعت یعنی صحابہ کرام حق تھی کلمہ تقوی کی اور لیاقت اسکی
رکھتی تھی پس جو کوئی کہ طالب تقوی کا ہو چاہی کہ تابع انکا ہو

آیت ہفتم لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٭ پس واضح ہو کہ
تابع فلاح پائی ہوئی کا فلاح پانی والا ہوتا ہی آیت ہشتم

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ
وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
نِعْمَةً فی الحقیقت تابع راشد کا راشد آیت نہم درحق مہاجرین اَلَّذِيْنَ
اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ جو کوئی کہ تابع اس قسم کی شخص کا ہو بی شبہ اوسنے
دین حق کی ہی آیت دہم هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ

الرسول شہیدا علیکم وتکونوا شہداء علی الناس فاقیموا الصلوٰۃ
واٰتوا الزکوٰۃ واعتصموا باللہ ہو مولٰکم فنعم المولی ونعم النصیر لیس تابع مجتبی ناجی
آیتہ یازدہم کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف
وتنہون عن المنکر معلوم ہوا یہہ امت کہ سا یہہ خیر کی صفت کی گی
وہی جماعتہ ہی کہ امر بالمعروف نہی عن المنکر شان انکی ہی نہ تقیہ
و اخفا و مداہنہ **آیتہ دوازدہم** ہو الذی ارسل رسولہ
بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ **دوم** اہل سنت و
جماعت بیت اللہ شریف و مدینہ منورہ مین ابتدای ظہور سلطنہ
حکومت اسلام و طلوع نیر احکام قایم ہین یہہ ہی دلیل قایم رہنی
انکی کی حق پر ہونی کی ہی نہین تو اللہ قوم گمراہ کو یہان کیون رکھتی اور
نقل مشہور ہی **مصرعہ** چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
سوم تمام دلایل مندرجہ بالا تابندہ تر از آفتاب بیان کی
گئی ہین **چہارم** فرقہ شیعہ مین کوئی حافظ کلام اللہ نہین
ہوتا **پنجم** فرقہ شیعہ مین کوئی ولی اللہ نہین ہوتا بلکہ یہہ فرقہ
اس سلسلہ کا منکر ہی **ششم** عقد انامل کر طریق
شمار جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی شیعہ
کو یاد نہین ہوتا جو شخص علم رکھتا ہی وہ جانتا ہی لیکن گنتی

گا بھول جائیگا ہفتم جناب حضرت علی المرتضی علیہ السلام الی منظوم
میں مذمت فرقہ شیعہ اور مدح صحابہ کرام فرمائی جسکو شیعہ براہ
تقیہ بیان کرتے ہیں ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل
علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ
لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم
الکافرین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک

یا ارحم الراحمین وآخر
دعوینا ان الحمد للہ
رب العالمین

قد تمت

شکر خدائے خالق آسمان و زمین کہ ان ایام فیض التیام میں بساعت فرحت قرین رسالہ تحفہ
المسلمین از تصنیفات نواب فیضمات مبارک علیخان بن نواب فرحت مآثر نظر علی خان
بن نواب خیر اندیش خان علیہما الرحمۃ من اصحاب العلیین تصنیف
اول ماہ ذیقعدہ سنہ ہجری
خاتم الشیعین کو ختم ہوا
تمام شد